سلام اور اسلام

یعنی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

کے شرعی احکام

مُصَنِّف

مولانا مفتی شیر عالم حقانی

مدرس ورفیق دارالافتاء

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ناشر:

موتمر المصنفین

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سلام اور اسلام

یعنی

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کے شرعی احکام

مصنف

مولانا مفتی شیر عالم حقانی

مدرس ورفیق دارالافتاء

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ناشر: موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

سلام اور اسلام

مصنف ——— حضرت مولانا مفتی شیر عالم حقانی

پروف ریڈنگ و نظر ثانی ——— مولانا مفتی غلام حسین

ضخامت ——— صفحات

تعداد ——— 1100

اشاعت اول ——— دسمبر 2016

برقی رابطہ ——— editor_alhaq@yahoo.com

———☆☆☆———

ملنے کے پتے

☆ مؤتمر المصنفین ——— جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

☆ الحق اکیڈمی ——— جامعہ دارالعلوم حقانیہ، خالق آباد نوشہرہ

☆ کتب خانہ انوار شریعت ——— جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

انتساب

شیخ الحدیث واستادی واستاد العلماء ولی کامل اور متبع سنت

مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مرحوم کے نام

جن کی شخصیت، گفتار و کردار سے اتباع سنت

کے آثار وانوار ہر وقت پھوٹتے رہے

فہرست

لفظ سلام (س، لام، میم) کی لغوی تحقیق

حرف آغاز ۳۰

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۳۴

تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۳۵

السلام علیکم: (فتحہ اور کسرہ سین کے ساتھ فرق) ۳۷

السِلام علیکم کا جواب: (سین کے کسرہ کے ساتھ) ۳۸

السُلام علیکم: (سین کے ضمہ کے ساتھ) ۳۸

السُلا می علیکم: ۳۸

لفظ سلام شرعی نظر میں ۳۸

سلام کی مشروعیت میں چند حکمتیں ۴۱

بچوں کو سلام کرنے میں چند حکمتیں ۴۳

سلام کی اقسام ۴۳

سلام کا ایک اہم ادب ۴۴

سلام کے جائز و ناجائز الفاظ ۴۴

سلام کی جگہ اھلاً و سھلاً ۴۵

سلام کی جگہ ہیلو ۴۶

سلام کی جگہ انعم صباحا ۴۶

سابقہ امتوں میں سلام کی جگہ انحناء یعنی جھکنا ۴۷

سلام کرتے وقت انداز لب ولہجہ ۴۷

السلام علیکم میں چھپی ہے دعا ۴۷
سلام میں سات چیزوں سے پناہ مانگنے کی درخواست ۴۸
سلام کے وقت یہ نیت بھی کرلیں ۴۹
سلام کے جواب میں وعلیکم السلام ۴۹
عربی زبان کے بغیر سلام ۵۰
علماء امت کا اتفاق ۵۰
سابقہ امتوں میں سلام کی جگہ سجدہ کرنا ۵۱

سلام کے بارے میں اہم واقعات

پہاڑوں کے فرشتے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کا ایک اہم واقعہ ۵۲
فاطمہ خزاعیہ کا شہداء احد پر سلام کا واقعہ ۵۳
شہداء احد پر ایک اور سلام کا واقعہ ۵۴
حضرت عبداللہ ابن سلام کا عثمانؓ پر سلام کا واقعہ ۵۴
نور نبوت کو ہاتھیوں کے سلام کا عجیب حکایت ۵۶
حضرت ابو یزید البسطامیؒ پر فرشتوں کا سلام ۵۷
حضرت جبرائیل کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۵۸
میدان عرفات میں سفیان ثوری کو اپنے استاد کا سلام ۵۹
ایک ولی اللہ کو فرشتوں کا سلام ۶۱
صحابہ کرامؓ کی نشست و برخاست سلام علیکم سے ہوا کرتی تھی ۶۲
ایک عالم پر سیاح کا سلام ۶۲
عبداللہ بن مبارک کا ایک عورت کو سلام ۶۳
حضرت موسیٰؑ کا حضرت خضرؑ کو سلام ۶۴

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کا سلام اور سلام کے بعد طائف جانے کا پیغام ٦٤
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک میں امت کا غم اور رب کی طرف سے سلام ٦٥
ایک اعرابی کا امام اصمعیؒ پر سلام کا حیرت انگیز واقعہ ٦٧
حضرت ابی ابن کعبؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ٦٨
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب کائنات آپ کو سلام پیش کرتے ہیں ٦٩
سلام کرنے سے نیت سنت کی ہو، حضرت میمون کا سلیمان ابن عبدالملک پر سلام نہ کرنے کا واقعہ ٧٠
سلام میں الف لام کی زیادتی کا راز ٧١
اسلام سے قبل ملاقات کی کیفیات ٧١
پشتو کے اشعار ٧٢
مجلس اور کلام کی ابتداء سلام سے کرنے میں حکمت ٧٢
مشرکین کا آپس میں سلام ٧٣
مجوس کا آپس میں سلام اور اہل اسلام کی ذمہ داری ٧٣
سلام سارے انبیاء اور فرشتوں کی سنت ہے ٧٤
سلام لفظ بیمار پر پڑھنے کا عجیب تاثیر ٧٤
أنا السلام کا اعلان اللہ تعالیٰ کب فرمائیگا ٧٤
دیرش نیکئی حاصلے کړہ په سلام ٧٥
سلام کے بارے میں اہم اشعار ٧٥
اشعار ٧٦

سلام کے اہم اور ضروری مسائل ٧٧

جنابت کی حالت میں سلام ٧٧

غیر مسلم استاد کو سلام کرنا ۷۷
جس کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو اسکو سلام ۷۸
ٹی وی اور ریڈیو کی نیوز ریڈر عورتوں کے سلام کا جواب ۷۸
شادی کے بعد غیر محرم عورتوں کو سلام ۷۸
گراموفون کے ذریعہ سلام اور سلام کا جواب ۷۸
سلام کے بجائے رام رام کہنا گناہ ہے ۷۹
پرچم کو سلام کرنا ۷۹
لاؤڈ اسپیکر کے سلام کا جواب دینا ۷۹
ماہواری میں سلام کرنا ۸۰
منبر جانے کے وقت لوگوں کا سلام ۸۰
نئے چاند کو دیکھ کر سلام کرنا ۸۰
جنازہ کو سلامی دینا ۸۰
سلام میں مسخرہ کرنا ۸۱
گھر سے رخصتی کے وقت سلام ۸۱
افسروں کو ہیئت متعارفہ کے موافق سلام کرنا ۸۱
صرف سلام کرنے سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا ۸۲
کسی سے سلام پہنچانے کا وعدہ کرنا ۸۲
خطوط کے اندر سلام لکھنا ۸۳
جماعت کی طرف سے ایک کا سلام ۸۳
جماعت کی طرف سے ایک کا جواب ۸۴
پوری جماعت کا سلام نہ کرنا ۸۴
خالی گھر میں سلام کرنے کا طریقہ ۸۵

سوئے ہوئے اور جاگے ہوئے لوگوں پر سلام کا طریقہ	۸۵
سلام کا جواب فوراً واجب ہے یا تأخیر سے	۸۶
صرف دل سے سلام کا جواب دینا	۸۶
صرف شہادت کے انگھوٹے سے سلام کرنا	۸۶
صلہ رحمی سلام سے ہوتا ہے	۸۷
غائب آدمی کیساتھ صلہ رحمی کرنا	۸۷
ذمی کافر کو تعظیماً سلام کرنا کفر ہے	۸۸
خرید اور فروخت کے وقت سلام	۸۸
قاری پر سلام کی تفصیل	۸۸
سلام کا جواب سلام سے بہتر ہونا چاہیے	۸۹
مجوسی کافر کا سلام کرنا	۸۹
یہودی اور نصرانی پر سھواً سلام کرنا	۹۰
غیر مقلد کو سلام	۹۰
غیر مقلد کو سلام کا جواب	۹۰
حضور صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی منڈانے کے سلام کا جواب نہیں دیتے	۹۰
راستے میں بیٹھنے کے آداب اور سلام	۹۱
چھوٹی جماعت اور بڑی جماعت ملنے کے وقت سلام کس کا حق ہے	۹۲
مسجد میں اندر جانے کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام	۹۲
حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اندر جانے کیوقت سلام کرتے تھے	۹۳
مسجد میں داخل ہوتے وقت امت کو سلام کرنے کا امر	۹۴
سلام اللہ علیکم بازار کا سلام ہے	۹۵
سلام علیکم بہتر ہے یا سلام علیک	۹۶

وعلیکم بہتر ہے یا وعلیک ۹۶

ایک سلام پر تینوں کا اجر ۹۶

ایک سلام پر تیس نیکیاں کیسے ۹۷

تیس نیکیاں دونوں کیلئے ۹۷

سائل کا سلام اور سلام کا جواب ۹۷

ایک آگے اور ایک پیچھے ۹۸

جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تھے ۹۸

حضرت ابن مسعودؓ کا ایک موقع پر سلام کا جواب نہ دینا کیوں ۹۹

سلام بات شروع کرنے سے پہلے سنت ہے ۹۹

سلام بہتر ہے یا سلام کا جواب ۱۰۰

کیا مردے زندوں کے سلام کا جواب دیتے ہیں ۱۰۰

سلام لاعلیکم ۱۰۱

زیادہ عورتوں کا ایک آدمی کو سلام ۱۰۱

اذان کے بعد امیر المومنین کو سلام اور تھویب ۱۰۲

منبر پر چڑھنے کے بعد خطیب کا سلام ۱۰۳

مشرک پر سلام ۱۰۵

سلام کے بعد خیریت دریافت کرنا ۱۰۵

اگر قوم کے بغیر اجنبی شخص سلام کا جواب دیدے ۱۰۶

کانا پر سلام کرنے کا طریقہ ۱۰۷

اگر کانا آدمی کسی کو سلام کرے ۱۰۷

داڑھی منڈانے والے کو سلام اور سلام کا جواب ۱۰۸

تاش کھیلنے والوں کو سلام ۱۰۸

گھٹنے کھلے رکھے ہوئے کو سلام ۱۰۹
شیعوں کے سلام کا جواب ۱۰۹
قادیانی کو سلام کا جواب ۱۱۰
فرقہ خاکساری کیساتھ سلام ۱۱۰
استنجاء کرتے وقت سلام ۱۱۱
ایک صاحب کا اعتراض ۱۱۲
ایک بزرگ کا حیرت انگیز قول ۱۱۲
سلام کے الفاظ کہاں تک ۱۱۳
عورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام ۱۱۴
سلام کس کیلئے برکت ۱۱۶
دہقان کو سلام ۱۱۶
دوران جنگ کافر کا سلام ۱۱۷
جاہل کو جہل کی وجہ سے سلام ۱۱۸
چھت کے اوپر شخص کو سلام ۱۱۸
سلام کیساتھ مصافحہ کرنا ۱۱۹
گھر میں اگر بیوی کیساتھ اجنبیہ عورت ہوں ۱۲۰
بڑوں پر سلام اور چھوٹوں کی طرف سے جواب ۱۲۰
تلبیہ پڑھنے والے کو سلام نہ کرے ۱۲۱
بازاروں میں سلام کا حکم ۱۲۱
حضرت ابن عمرؓ بازار میں ہر کسی کو سلام کرتے تھے ۱۲۲
صلوٰۃ اور سلام لکھنے کی جگہ عم اور صلعم لکھنے کا حکم ۱۲۲
سلام زبان سے کرنا چاہیے نہ کہ صرف ہاتھ کے اشارہ سے ۱۲۴

درود اور سلام کا شرعی حکم ۱۲۵

صلوٰۃ وسلام انبیاء کرام سے خاص ہے ۱۲۶

حضرت لقمان اور مریم علیہما السلام کہنا ۱۲۶

ایک صورت میں سلام کا جواب سلام سے کرنا ۱۲۷

ہر کسی کو سلام کا تحفہ بھیج سکتے ہیں ۱۲۷

چاند دیکھنے کے وقت سلام کا مطلب ۱۲۸

اگر ملاقات کے وقت دونوں سلام کرے ۱۲۸

وعلیکم السلام کا جواب نہیں ہے ۱۲۹

مذکورہ سوال کا نقشہ ۱۳۰

سلام کے بعد سلام ۱۳۰

پردہ کے پیچھے سلام کرنا کیسا ہے ۱۳۱

مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا ۱۳۳

جھوٹ بولنے والوں کو سلام ۱۳۴

عبث اور فضول باتیں کرنے والوں کو سلام ۱۳۵

مزاحی کو سلام کرنا ۱۳۵

گالی گلوچ کرنے والوں کو سلام ۱۳۵

بدنظری کرنے والوں کو سلام ۱۳۶

قصہ گوئی کرنے والوں کو سلام ۱۳۶

سلام کا جواب علیکم السلام سے دینا ۱۳۶

ایک مجلس میں دو دفعہ سلام کرنا ۱۳۷

شہری اور قروی کا ملنے کے وقت سلام ۱۳۷

سوار اور پیدل کا ایک دوسرے کو سلام ۱۳۸

کھڑا ہوا شخص اور بیٹھا ہوا شخص کا سلام ۱۳۸
چھوٹے اور بڑے میں سلام کس کے ذمہ ۱۳۸
لیٹے ہوئے آدمی کو سلام ۱۳۹
ٹیک لگانے والے کو سلام ۱۳۹
صرف شلوار پہنے والے کو سلام ۱۳۹
اگر شاگرد نے استاد کو سلام کیا ۱۴۰
قبرستان میں سلام کا فائدہ ۱۴۱
قبرستان میں عورتوں کا سلام ۱۴۱
بڑا گناہ کرنے والوں کو تادیباً سلام نہ کرنا ۱۴۱
بدعتی کو سلام ادباً نہیں کرنا چاہیے ۱۴۲
والدین کا نافرمان سلام سے محروم ۱۴۲
مجوسی کے سلام کا جواب ۱۴۳
یہودی یا نصرانی کو سہواً سلام کرنا ۱۴۳
جس گھر میں صرف اہل الذمہ ہوں ۱۴۴
اکٹھا جانے والوں میں کون سلام کریگا ۱۴۴
عورت کا عورت کو سلام ۱۴۴
کافر کو سلام کی جگہ دوسرا کلمہ ۱۴۵
ظالموں کو سلام ۱۴۶
کسی کو مسلمان سمجھ کر سلام کرنا ۱۴۶
کس صحابی سے سلام کا واپس لینا ثابت ہے ۱۴۷
ابتداء مجلس میں سلام کے بعد آخر مجلس میں دوبارہ سلام کرنا ۱۴۷
سلام اندر جانے کیساتھ ہے ۱۴۷

سلام اور اسلام ۱۳
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساری بیبیوں کو سلام ۱۴۸
حضرت مسروق کا عورتوں کو سلام ۱۴۸
حضرت عائشہؓ کے پاس عورتوں کا سلام کے بغیر آنا ۱۴۹
حاجی صاحب سے ملنے کے وقت سلام ۱۵۰
دو مومنوں کے درمیان ملاقات کے وقت سلام کرنے سے مغفرت ۱۵۰
جہنم میں جانے کے وقت سلام ۱۵۱
کافر لوگ قیامت کے دن رب کا سلام نہیں سنیں گے ۱۵۲
سلام کا جواب نہ دینا مسلمان کی اہانت ہے ۱۵۲
منشیات پینے والے کو سلام کا جواب دینا ۱۵۳
بچے کو سلام کا جواب دینا ۱۵۳
دیوانہ کو سلام کا جواب دینا ۱۵۳
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا زندگی اور وفات کے بعد ایک جیسا نہیں ۱۵۴
ادخلوھا بسلام کا مقصد ۱۵۵
چڑھنے والا اترنے والا کو سلام کرے گا ۱۵۵
جنت میں ملنے کے وقت سلام ۱۵۵
جنت میں سلام کا فائدہ ۱۵۶
سلام کا جواب نہ دینے کے بعد فرشتہ جواب دیتے ہیں ۱۵۷
جنت میں بس صرف سلام ۱۵۷
ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کے سلام کا جواب ۱۵۸
ترک کلام کے بعد سلام کرنا ۱۵۸
قبرستان پر کتنی دور سے سلام کرنا چاہیے ۱۵۸
السلام علیکم بطور رنگ ٹونز لگانا ۱۵۹

تین چیزوں میں بڑا چھوٹے سے زیادہ حقدار ہے ۱۵۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنے کا ایک عجیب واقعہ ۱۶۰
سلام کیساتھ کھڑا ہونا ۱۶۰
سلام کے بغیر مجلس سے جانا ۱۶۱
لیلۃ القدر کی رات عورتوں کو فرشتوں کا سلام ۱۶۱
لیلۃ القدر کی رات سلام کا مطلب ۱۶۲
اہل کتاب کے گھروں میں سلام کا طریقہ ۱۶۲
سلام کے جواب میں کمی کرنا نہیں چاہیے ۱۶۲
چوکیدار کو سلام ۱۶۳
تین چیزوں میں خالص محبت ۱۶۳
تواضع کرنا سلام میں ہے ۱۶۴
روضہ اقدس کو سلام بھیجنا ۱۶۴
روضہ رسولؐ پر سلام کی وقت چہرہ کس طرف کرنا چاہیے ۱۶۵
سلام کا اجر دعوت قبول کرنے کے اجر سے زیادہ ۱۶۶
نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کا اجر زیادہ ہے یا روضہ رسول کو سلام کا اجر ۱۶۶
صحابہ کے دور میں روضہ رسولؐ کو سلام کس طرح کیا جاتا؟ ۱۶۷
سلام نام والے صحابہ کرامؓ وتابعینؒ وغیرہ ۱۶۷
قرآنی آیتوں میں سلام کا تذکرہ ۱۶۹
گھر میں سلام سے پہلے کونسی دعا ہے ۱۷۵
پتنگ بازی اور بٹیر بازی والوں کو سلام ۱۷۵
سلام کا جواب نہ دینے والوں سے جبرئیلؑ ہٹ جاتے ہیں ۱۷۵

قاضی کو سلام کرنا ۱۷۶
قاضی پر سلام کا جواب ۱۷۶
اہل سنت اور اہل بدعت کو سلام ۱۷۷
اولیاء اللہ اور اعداء اللہ کو سلام ۱۷۷
ظالموں اور عادلوں کو سلام کرنا ۱۷۷
ایک جن کا حضرت عمرؓ کو سلام ۱۷۸
حضرت سعید ابن المسیب کا خانہ خدا کو سلام ۱۷۸
گونگا کی طرف سے سلام کا جواب ۱۷۸
بچے کو سلام کرنا ۱۷۹
بچوں کا سلام بالغوں کی طرف سے جواب ۱۷۹
نماز کے سلام کے بعد سلام کا مطلب ۱۸۰
سلام میں آواز کی مقدار ۱۸۰
لیلۃ القدر کی رات فرشتے روزہ داروں اور نمازیوں کو سلام کرتے ہیں ۱۸۱
لیلۃ القدر کی رات فرشتوں کا سلام ۱۸۱
گھروں کے اندر بندوں کو سلام ۱۸۱
لیلۃ القدر کی رات فرشتے تین بندوں کو سلام نہیں کرتے ۱۸۲
لیلۃ القدر کی رات فرشتوں کا آپس میں سلام ۱۸۲
ایک خاص جماعت کا مروجہ سلام ۱۸۲
سلام کا دروازہ سب سے بہتر ہے ۱۸۳
مسجد نبوی سے باہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ۱۸۳
بچی کو سلام کرنا ۱۸۳
فلاں پر میرا سلام کرو ۱۸۴

کافر کے قبر کو سلام کرنا ۱۸۴
عورت قبر کو سلام کر سکتی ہے ۱۸۵
سلام کا اجر صرف جواب دینے والا کیلئے ہے ۱۸۵
کافر سلام کرنے والا کا قتل جائز نہیں ۱۸۵
ذمی کافر کو سلام کے بغیر کچھ اور کلمات کہنا ۱۸۶
مفتی کو سلام کرنا ۱۸۶
ظن غالب کی وجہ سے سلام چھوڑنا نہیں ۱۸۶
سلام کے ساتھ سر جھکانا درست نہیں ۱۸۷
وعلیکم السلام واؤ کیساتھ ہے ۱۸۷
نقصان اٹھانے والا کون ۱۸۷
سب سے زیادہ بخیل کون ۱۸۸
مسجد میں حضرت ابوذرؓ کا سلام ۱۸۸
مردوں اور عورت کو سلام کرنا ۱۸۹
ایک انگلی سے سلام کرنا ۱۸۹
پہلے اجازت مانگنا ہے اور بعد میں سلام کرنا ہے ۱۸۹
صحرا میں سلام کس طرح ۱۹۰
دو مسلمانوں کے درمیان ملنے کے وقت سلام ۱۹۰
گھر کا نام دارالسلام رکھنا ۱۹۱
جنت میں سلام ۱۹۱
سلام کیلئے تیمم پر نماز جائز نہیں ۱۹۱
اقامت کرنے کے وقت سلام کا جواب ۱۹۲
سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا ۱۹۲

آیت سجدہ بار بار پڑھنے کے درمیان سلام کرنا ۱۹۲
نماز میں السلام پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ۱۹۲
نمازی پر نماز کے وقت سلام کرنا ۱۹۳
ایک مجلس میں دوبار سلام کرنا ۱۹۳
نماز میں سلام پھیرنے کے وقت کے اہم مسائل ۱۹۴
لفظ السلام کے بغیر نماز سے نکلنا ۱۹۴
نماز میں صرف السلام پڑھنا اور علیکم چھوڑنا ۱۹۵
السلام علیکم ورحمۃ اللہ پورا نہ پڑھنا ۱۹۵
نماز کے سلام میں وبرکاتہ ۱۹۵
نماز کے بعد سلام کے الفاظ ۱۹۵
امام کا سلام جہراً اور مقتدی کا سراً کیوں ۱۹۶
سلام کے تاخیر پر گناہ ۱۹۶
سلام کے بعد اعلان کرنا ۱۹۷
غلطی سے سلام بائیں جانب پھیرنا ۱۹۷
ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد سامنے سے گزرنا ۱۹۷
نماز میں سلام علیکم کا حکم ۱۹۷
دوسری رکعات پر سلام پھیرنے والے کے پیچھے اقتداء ۱۹۷
شب معراج میں رب کا سلام ۱۹۸
روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچانا ۱۹۸
نماز جنازہ کا سلام ۱۹۸

سلام کے فضائل

۱۹۹
یہود دو چیزوں پر ہمارے ساتھ حسد کرتے ہیں ۱۹۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے سلام کرنے والا کون ۱۹۹
جہنم کا خازن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۲۰۰
جہنمیوں کیلئے سلام کی برکت ۲۰۱
سیاحین فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر امتی کا سلام پہنچاتے ہیں ۲۰۲
ایک محدث کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نہ کرنا ۲۰۳
سلام کی برکت سے مجلس والوں کیساتھ اجر میں شریک ۲۰۴
حضرت کعب الاحبار کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۲۰۴
پتھروں اور درختوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۲۰۴
ایک مخصوص پتھر کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار سلام ۲۰۶
مکہ مکرمہ کے پہاڑوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۲۰۶
اللہ تعالیٰ کا سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ۲۰۷
دعوت کے مجلسوں میں ابوبکر صدیقؓ کا سلام ۲۰۸
اللہ تعالیٰ اور حضرت جبرئیلؑ دونوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۲۱۰
حضورؐ پر ایک بار سلام کہنے والے کو اللہ تعالیٰ کے دربار سے دس انعامات ۲۱۱
اللہ تعالیٰ اور رضوان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۲۱۳
حضرت ام ھانیؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۲۱۴
درود اور سلام لکھنے کی عجیب فضیلت ۲۱۵
حضرت عمران بن حصینؓ کو فرشتوں کا سلام ۲۱۶
ہر چیز کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۲۱۷

سلام حفاظت کی ضمانت ۲۱۷
سلام کا جواب نہ دینے والا اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ۲۱۷
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر درود اور سلام ۲۱۸
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ۲۱۸
درود وسلام کا مقصد ۲۱۸
درود وسلام سے شرک کا خاتمہ ۲۱۹
حضرت ابوطاہر کو حضورؐ کا جواب نہ دینا ۲۱۹
حضورؐ کی جدائی میں حضرت عثمانؓ کا حضرت عمرؓ کو سلام کا جواب نہ دینا ۲۲۰
سلام میں بخل کرنے والا سب سے بخیل ۲۲۱
شب معراج پر ہر نبی نے آپ کو سلام کیا مگر ایک کو آپؐ نے سلام کیا ۲۲۳
حضرت جبرئیل علیہ السلام کا حضرت مریم کو سلام ۲۲۴
ذکر اللہ کی وجہ سے ابوامامہؓ کو فرشتوں کا سلام ۲۲۴
قیامت کے دن پل صراط پر ہر مومن کا نعرہ یارب سلم سلم ۲۲۵
آگ جہنم کس کیلئے سلام ۲۲۵
اللہ تعالیٰ کا میدان عرفات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ۲۲۶
اللہ تعالیٰ کا سلام ازلی بھی ہے اور ابدی بھی ۲۲۷
اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کے سلام کا مطلب ۲۲۸
حضرت عائشہؓ کی باری میں آپؐ ہمیشہ سلام اور دعا کیلئے بقیع تشریف لے جاتے تھے ۲۲۹
رب ذوالجلال کا ہر مومن کو تین سلام ۲۳۰
حضرت ابورزینؓ کا سوال اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عجیب جواب ۲۳۱
میں سلام کا جواب وضو کے بغیر نہیں دیتا ہوں ۲۳۲
سلام سلام کرنے والوں کو سنانا لازم ہے ۲۳۴

حضرت عمار ابن یاسرؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں وعلیکم السلام کہا ۲۳۴
نماز میں سلام کا جواب ہاتھ کے اشارہ سے دینا منسوخ ہے ۲۳۵
حضرت عمرؓ کا اہل بقیع کو سلام اور اہل بقیع کی طرف سے عجیب جواب ۲۳۶
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر مبارک پر سلام کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں ۲۳۷
مرنے کے وقت مومن کو ملک الموت کا سلام ۲۳۹
سارے مردوں کا سلام جدا جدا ۲۴۰
صلوات اور تسلیمات فتح کی برکات دیکھیں ۲۴۱
سات سلاموں کے بیشمار فائدیں ۲۴۴
حضرت عمرؓ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو بار سلام ۲۴۴
ایک باندی کا حضرت عمرؓ پر سلام نہ کرنا ۲۴۵
سلام میں پہل کرنا چاہیے ۲۴۶
حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک قوم کو سلام ۲۴۸
چھ چیزوں میں چھ عجائبات ۲۴۸
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب کے وقت ایک آدمی کو سلام کا جواب نہ دینا ۲۵۰
حضرت جابرؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیکم السلام نہیں کہا ۲۵۱
حضرت جابرؓ کا فرمان کہ میں نے کسی پر نماز کی حالت میں سلام نہیں کیا ۲۵۲
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے براء بن عازب کو جواب نہیں دیا ۲۵۲
پتھر سلام کرتے ہیں لیکن اس دور کے مسلمان نہیں ۲۵۴
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا حضرت عمرؓ کو تین بار سلام اور اس پر گواہ کا مطالبہ ۲۵۵
میت سلام کرنے والے کو پہچانتا ہے ۲۵۷
روضہ مبارکہ کے بعد شہداء احد کو سلام کرنا ۲۵۸

مردوں کو سلام کرنے کا طریقہ ۲۵۹
صحابہ کرام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کرنے کی تعلیم ۲۵۹
کافر قیامت کے دن رب کا سلام نہیں سنیں گے ۲۶۱
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سلام آزر کو ۲۶۱
عبداللہ ابن رواحہ حضرت حمزہؓ پر روتے وقت سلام ۲۶۲
ابوجہل کو ایک وفد کا سلام ۲۶۲
ایک نبی کو تین سلام ۲۶۳
سلام علیکم میں فرشتوں کی نیت کرنے سے عذاب الٰہی ختم ۲۶۴
آسمانی فرشتوں کو ذاکر کا سلام ۲۶۵
سر جھکانے کی بجائے سلام کرو ۲۶۶
حضرت عائشہؓ کا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنیکی کہانی ۲۶۷
حضرت جبرئیل علیہ السلام کا علیؓ کو سلام کے بعد ایک عظیم خوشخبری ۲۶۸
حضرت اسماعیلؑ ذبح ہونے کے وقت اپنی ماں کو سلام کا تحفہ ۲۷۰
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچانے کیلئے فرشتوں کی ایک خاص جماعت ۲۷۱
وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کا سلام ۲۷۲
حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ہر امتی کا کے سلام کا جواب دیتے ہیں ۲۷۳
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے والا قیامت کے دن اونچا ۲۷۵
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام کرنا سب عبادتوں سے افضل ۲۷۶
درود سلام پر جنت میں ایک عجیب درخت کا ملنا ۲۷۷
حضرت ابوبکر صدیقؓ کا درود اور سلام کی شان میں فرمان ۲۷۸
قسم ہے اللہ کے ذات پر احد کے شہداء پر جو بھی سلام کرتے ہیں جواب دیتے ہیں ۲۷۹
گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کی عجیب برکت ۲۸۰

مرنے کے وقت ہر اندام ایک دوسرے کو سلام کر کے رخصت ہوتے ہیں	۲۸۱
فارسی اشعار حدیث کی وضاحت کیلئے	۲۸۲
ایک شخص نے حضرت عمرؓ کے پاس چھینک پر سلام کیا	۲۸۲
راستہ میں بیٹھ جانے والوں پر سلام کا جواب لازم	۲۸۴
تین چیزوں پر عمل کرنا ایمان کامل کی علامت ہے	۲۸۵
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرامؓ کس طرح سلام کرتے تھے	۲۸۵
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج میں ایک عجیب فرشتے کو سلام	۲۸۶
رمضان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا	۲۸۷
جہاد سے پیچھے رہنے والے تین صحابہ کرامؓ سے حضورؐ کا سلام اور جواب نہ کہنا	۲۸۸
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کس طریقہ سے	۲۸۹
صرف سر کا اشارہ سلام نہیں	۲۹۰
مقبرہ میں آپکا سلام اور اپنے بھائیوں کی تمنا	۲۹۰
مدینہ منورہ سے رخصتی کے وقت سلام اور دیگر اداب	۲۹۱
سلام سے بہتر اور بابرکت تحفہ نہیں ہے	۲۹۲
تین بندوں کے ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے	۲۹۳
مسجد میں اندر جانے کے وقت تین چیزیں سنت ہیں	۲۹۵
مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام	۲۹۶
صرف خاص لوگوں کو سلام کرنا، قیامت کی ایک نشانی	۲۹۶
قیامت کے دن شہداء کو فرشتوں کا سلام	۲۹۷
سلام کرنا سارے انبیاء پر ہونا چاہیے	۲۹۷
یہ سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی فرشتہ پہنچاتے ہیں	۲۹۸

سلام کے بعد سلام کرنے والے کے پیچھے بری بات کرنا حرام ہے ۲۹۸
سلام زمین میں امن کا پرچم ہے ۲۹۹
خندہ پیشانی کیساتھ سلام کرنا بہترین صدقہ ہے ۳۰۰
سلام زمینوں کیلئے امن کا پیغام ہے ۳۰۰
سرخ لباس والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کا جواب نہ دینا ۳۰۱
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام اور حضرت سعدؓ کا جواب نہ دینا ۳۰۱
پیارے بیٹے ابراہیم کو آپ کا سلام ۳۰۲
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں سلام ہوں ۳۰۳
ملأ لاعلیٰ میں فرشتوں کا سلام پر جھگڑا ۳۰۳
پورا اجر ملنے والا کون ۳۰۴
سلام جنتی تحیۃ ہے ۳۰۵
قیامت تک میری ہر امتی کو سلام کرو ۳۰۵
حضرت وھب ابن منبہ کو گالی دینے والے کا سلام ۳۰۶
حضرت ابوسوقہ اور حضرت میمون کا سلام ۳۰۷
رخصتی کے وقت سلام میں اہم فائدیں ۳۰۷
حضرت ابوطلحہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا تحفہ دیا ۳۰۸
کھانا پینا لانے کیساتھ فرشتوں کا سلام اور اہل جنت کا جواب ۳۰۹
مرنے کے وقت ہر مومن کو دو سلام ۳۰۹
حضرات انبیاء کرام قیامت کے دن یا سلام یا سلام کہیں گے ۳۱۰
سلام اہل جنت سے کبھی بھی ختم نہ ہوگا ۳۱۱
ھدوا الی الطیب من القول سے سلام مراد ہے ۳۱۱
سلام علیکم لا نبتغی الجاھلین کا مطلب ۳۱۲

بیت المعمور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام	۳۱۲
اہل اعراف کا اہل جنت کا سلام	۳۱۳
اللہ تعالیٰ ہمیں دارالسلام کی طرف بلاتے ہیں	۳۱۳
جنت میں سب سے بڑی نعمت	۳۱۴
اسلام سلام ہے	۳۱۴
سلام کی برکت سے ساری دنیا کی آگ بجھ گئی	۳۱۵
اگر سلام نہ ہوتا تو دنیا کی آگ ہمیشہ کیلئے ٹھنڈی ہوتی	۳۱۵
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سونے کیوقت ایک درخت کا سلام	۳۱۶
دو صحابہ کرامؓ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام	۳۱۶
ہر ملاقات اور سلام	۳۱۷
مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام افضل ہے قبر مبارک کیساتھ	۳۱۷
فرشتوں کا تعزیہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت سلام	۳۱۸
نماز جنازہ کے ساتھ لوگوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام	۳۱۸
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر ایک اور سلام	۳۱۹
سلام میں مسلموں کی عزت ہے	۳۱۹
چالیس صفات میں ایک سلام	۳۲۰
سلام میں مزاح جرم ہے	۳۲۱
ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا ہاتھ کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے	۳۲۱
افشاء السلام کا واضح مطلب	۳۲۱
سلام کی برکت سے لوگ آپکو قبر میں دعا کرے ہیں	۳۲۲
لیلۃ قدر کی رات فرشتوں کا سلام	۳۲۲
حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اللہ تعالیٰ کا سلام	۳۲۳

مسلمان کے ہر کام پر فرشتوں کا سلام ۳۲۴
لیلۃ القدر کی رات سلام کی فضیلت ۳۲۵
سلام نہ کرنے والا بخیل ہے ۳۲۵
مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بات سلام ۳۲۵
جنت میں سلام کیساتھ کون جائیگا ۳۲۶
مہاجرین حضرات کو اللہ تعالیٰ کا سلام ۳۲۷
اہل جنت ہر چیز فرشتوں سے سلام کے ذریعہ مانگتے ہیں ۳۲۷
سلام کا جواب دینا صدقہ ۳۲۷
رب کی رضا سلام میں ۳۲۸
قبیلہ حمیر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کی وجہ سے بددعا نہ دی ۳۲۸
حضرت ابن عمرؓ کا ایک پھانسی شدہ کو تین بار سلام ۳۲۹
حضرت زید ابن خارجہؓ کا مرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۳۲۹
مرنے کے بعد ایک اور میت کا سلام ۳۳۰
ایک بوڑھی عورت کو صحابہ کرامؓ کا سلام ۳۳۱
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا سلام ۳۳۱
اللہ تعالیٰ کو بندہ کی طرف سے سلام نہیں ۳۳۲
لیلۃ القدر کی رات مسجد والوں کو فرشتوں کا سلام ۳۳۲
لیلۃ القدر کا سب سے بڑا سلام ۳۳۳
بیس آدمیوں کو سلام کا اجر ۳۳۳
نابینا کو سلام نہ کرنا خیانت ہے ۳۳۳
ایک سلام پر پچاس نیکیاں ۳۳۳
حضرت عبداللہ ابن سلامؓ کی عادت ۳۳۳

مسجد میں حضرت ابو بردہ کا سلام ۳۳۴
حضرت ابو الشعثاء کا سلام ۳۳۴
حضرت حبیبؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجا ۳۳۵
وحی کے ذریعہ سلام اور موت کی خبر ۳۳۵
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے واسطے صحن میں بیٹھتے ۳۳۵
حضرت جعفرؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے قبروں پر سلام کرتے تھے ۳۳۶
ھامہ کا سلام حضرت سلیمان علیہ السلام کو ۳۳۶
حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ملنے کیوقت سلام کیا ۳۳۷
سال میں ایک بار شہداء احد کو شیخین کا سلام ۳۳۷
روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کی برکات ۳۳۸
حضرت انسؓ کا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۳۳۸
بیت اللہ شریف کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۳۳۹
سلام کا جواب نہ دینے والا جنت میں نہیں جائیگا ۳۳۹
حضرت ابن عمرؓ کا ایک اندھے غلام کو سلام ۳۴۰
حضرت ابن مسعودؓ پر ایک اعرابی کا سلام ۳۴۰
سلام کے بغیر رات تک نہیں چھوڑنا ۳۴۰
جیل میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کا یوسف علیہ السلام کو سلام ۳۴۱
حضرت یوسفؑ نے حضرت یعقوب علیہ اسلام کو مصر سے سلام بھیجا تھا ۳۴۲
شہداء احد سلام والوں کو خود وعلیکم السلام کہتے ہیں ۳۴۲
وفات نبی کے بعد دو انبیاؤں کا سلام ۳۴۳
وفات کے وقت دین میں داخل ہونے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام ۳۴۳
مرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کرنے کی وصیت ۳۴۳

مرنے کے وقت رب اور جبرئیل دونوں کا سلام ۳۴۴

ابراہیم کی ولادت پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کا سلام ۳۴۵

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اندر جانے کے وقت سلام کرتے تھے ۳۴۵

حضرت ابو الدرداءؓ کا اپنے بھائی کو سلام ۳۴۵

سلام کا جواب دینے والا سب سے بہتر انسان ہے ۳۴۶

سلام کی برکت سے دن رات عافیت ۳۴۶

حضرت فاطمہؓ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۳۴۷

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذؓ کو سلام کی وصیت کرتے ہیں ۳۴۷

سلام اور اجازت کے بغیر اندر جانے کا انجام ۳۴۸

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کا سلام ۳۴۸

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آخری کلمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلام ہے ۳۴۹

ملک الموت مرنے کے وقت سلام کرتے ہیں ۳۴۹

قرآن ابتداء سے انتہاء تک سلام ہے ۳۵۰

اہل شام کا نصاریٰ پر سلام ۳۵۱

ایک عورت کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنا ۳۵۱

سلام چابی کی حیثیت رکھتی ہے ۳۵۲

سلام سے ہر مومن کی شان بڑھ جاتی ہے ۳۵۲

سلام کرنے سے مومن کی بخشش ۳۵۲

سلام میں سلامتی کی ضمانت ۳۵۳

سلام میں سب سے آگے حضرت ابن عمرؓ ۳۵۳

حضرت جابرؓ کا حجاج پر سلام نہ کرنا ۳۵۳

بحرین سے آنے والے شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب کیوں چھوڑا ۳۵۴

سلام کے بعد ہاتھ چومنا ثابت ہے ۳۵۵
عبادت رحمٰن کا اور سلام مسلمان کا ۳۵۵
سلام کی ایک عظیم فضیلت ۳۵۶
پیشاب کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ۳۵۶
ایک چرواہے کا سلام ۳۵۷

(مختلف خطوط اور اس میں سلام) ۳۵۷

حضرت خالد بن ولید کا سلام ۳۵۷
حضرت عمرؓ کا سلام حضرت ابوعبیدہؓ کو ۳۵۷
نجاشی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنا ۳۵۸
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام نجاشی کو ۳۵۸
کسریٰ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام ۳۵۹
مقوقس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجا تھا ۳۵۹
صاحب یمامہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام بھیجنا ۳۵۹
حضرت عمرؓ کے خط میں حضرت ابوموسیٰ کو سلام ۳۶۰
حضرت عائشہؓ کا خط اور خط کے اول اور آخر میں سلام ۳۶۰
حضرت حسنؓ کے خط میں عمر بن عبدالعزیز کو سلام ۳۶۱
حضرت ابن عمرؓ کا عبدالملک کو سلام ۳۶۱
حضرت زیدؓ کا حضرت معاویہؓ کو سلام ۳۶۲
کسریٰ کو خط میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام ۳۶۲
شاہان عمان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام ۳۶۳
حضرت منذر ابن ساوی کو خط میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام ۳۶۳

حضرت معاذؓ کو خط میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام ۳۶۴
ملکہ بلقیس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اور سلام ۳۶۵
حضرت خالد ابن ولید کا خط اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ۳۶۶
ھمدان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو بار سلام کیوں ۳۶۷
مسیلمہ الکذاب کے خط میں ۳۶۸
حضرت ابن عباسؓ کے خط میں ایک یہودی کو سلام ۳۶۸
قیصر کے خط میں سلام ۳۶۹
خط کی ابتداء میں سلام تحیہ اور آخر میں دعا ہے ۳۷۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

حرف آغاز

الحمد للّٰہ الذی نزل الکلام
واکرم المؤمن بتحیة السلام
ثم الصلوٰة والسلام علی خیر الانام
واصحابہٖ الذین افشوا السلام

امابعد:

اغیار کی وضع قطع، طور طریقوں، فیشن سے مرغوب ہماری نئی نسل جس طرح نشست و برخاست، رہن سہن، لباس و پوشاک میں اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں سے بغاوت کر چکی ہے تو اسی طرح انداز گفتگو، ملنے جلنے کی طرز زندگی سے بھی کنارہ کشی کر کے غیر اسلامی تہذیب وتمدن اختیار کیئے ہوئے ہیں اور اس پر فخر اور خود کو بہت بڑا معزز، واہل، دانا وعقل سمجھنے لگے ہیں،

چودہ سو سال قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک کہ

''ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا''.....الخ (مشکوٰۃ ۲۸/۱)

آج کے دور میں من وعن سچ ثابت ہر کر ہمارے معاشرہ میں واضح نظر آ رہا ہے۔

ان کوتاہیوں میں ایک عظیم کوتاہی جو ہمارے معاشرے میں رائج ہو چکی ہے آپس میں سلام کا چھوڑنا ہے، حالانکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی کوئی مجلس، کوئی گفتگو حتی کہ حضرت جبرئیلؑ کی تشریف آوری میں بھی ایسا موقع نہیں ہے جس میں مجلس، گفتگو اور ملاقات کا آغاز سلام سے نہ ہوا ہو۔

سلام میں جس طرح دین اسلام کی طرح پیغام اَمن وسلامتی ہے تو اسی طرح دعاءِ سلامتی اور رب کریم کی معیت ونصرت کا سوال والتجاء بھی۔

صحابہ کرامؓ کی اتباع سنت کا تو حال یہ تھا کہ صرف سلام کرنے کے واسطے بازار میں جایا کرتے لوگوں کو سلام کرتے کرتے واپس ہو جاتے۔

حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کسریٰ کے دربار میں کھانا تناول فرما رہے تھے، رؤسا، امراء، معزز زمانہ اور وزراء، ارکان پارلیمنٹ دستر خوان پر موجود تھے حضرت حذیفہؓ کی ہاتھ سے ایک نوالہ گرا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس نے اٹھایا صاف کر کے کھالیا، ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ اگر ایسا نہ کرتے تو بہتر ہوتا تا کہ ان لوگوں کی نظر میں کہیں حقیر نہ لگے، اس نے ارشاد فرمایا، ''أاترك سنة رسول الله لهو لاء الحمقیٰ'' کہ کیا میں ان احمقوں کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت چھوڑوں؟ یہ کبھی نہیں ہوسکتا''۔

یہ اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول وفعل ان کو جان سے زیادہ عزیز، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز زندگی اپنے لیے کامیابی ترقی اور نجات کا راستہ اور نصب العین سمجھتے تھے، دنیا گواہ ہے کہ اس طرز زندگی ان کے اخلاق، تہذیب اور آداب سے دنیا کے سپر طاقتیں، ترقی یافتہ ممالک ومعاشرے متاثر ہو حلقہ اسلام کے کارکنان بن گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ فتنہ وفساد کے زمانہ میں میری ایک سنت کو زندہ کرنا سو(۱۰۰) شہداء کے اجر وثواب کے برابر ہے اور حضرت حسانؓ سے منقول ہے کہ جب کسی معاشرہ سے ایک سنت اُٹھ جاتی ہے اور اسکی جگہ بدعت رائج ہو جائے، تو اگر یہ سنت دوبارہ بھی اس معاشرے کا حصہ بن جائے تو بھی اس حیثیت اور برکات سے واپس نہیں ہوتی جس حیثیت اور برکات سے وہ پہلے رائج تھی (مشکوٰۃ ۳۱/۱)

ہمارے معاشرہ سے روز بروز حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طور طریقے اٹھتے جا رہے ہیں اور مسلمان خواص وعوام خواب غفلت میں گہرے نیند سوئے ہوئے ہیں، نہ اپنی اصلاح کی فکر ہے اور نہ تہذیب وتمدن، اخلاق وافکار کی درستگی کی فکر،

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے یہ ناز مدرس ورفیق دارالافتاء جامعہ ہذا، حضرت مولانا مفتی شیر عالم حقانی صاحب معاشرہ کے اس بگڑی ہوئی صورتحال پر نظر رکھتے ہوئے اپنے قلم تقریر وتحریر کا موضوع احیاء السنۃ ہی بنائے ہوئے ہیں۔ اس سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت مسواک کے فضائل ومسائل پر ایک جامع کتاب ''مسواک کیمائے سعادت'' مرتب کر کے شائع کر چکے ہیں اور اب زیر نظر کتاب (سلام اور اسلام) پایہ تکمیل کو پہنچ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اہم گزارش

زیر نظر کتاب کا بنیادی مقصد اور موضوع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت ''سلام'' کے بارے میں جو غفلت عام ہو چکی ہے اس کو ختم کر کے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت کو زندہ کرنا اس کی اہمیت، فوائد، مسائل اور واقعات اسلاف

سے اہتمام اور عظمت پر روشنی ڈالنا ہے۔

مؤلف کا مقصد نہ مضمون نگاری ہے اور نہ ادب نگاری، اس لیے اگر واقعات میں کہیں بے ترتیبی یا اُردو و الفاظ کی صحیح تعبیر نہ ہونے میں کوتاہی نظر آئے تو قارئین سے التماس ہے کہ اصل موضوع اور مقصد پر نظر رکھتے ہوئے غلطی سے مطلع فرمائیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصیح کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو ذریعہ نجات اور راہ ہدایت بنائے اور راقم الحروف کیلئے گناہوں کا کفارہ۔ آمین

مولای صل وسلم دائماً ابداً
علی حبیبك خیر الخلق کلهم

غلام حسین
رفیق دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ
۱۴ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ،
بمطابق ۱۴ دسمبر ۲۰۱۶ء

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب

مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اسلام دین امن وسلامتی ہے، حضورؐ کا ہر قول وعمل اس بات کی تائید کرتا ہے، چنانچہ حضورؐ کی مبارک سنت ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' اس کی واضح دلیل ہے۔

سلام میں پیغام امن اظہار محبت و دعویٰ محبت کے ساتھ دعا اور سلامتی بھی ہے، لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہم حضورؐ کی مبارک سنتوں کو چھوڑ کر غیر کے طریقوں پر چلنے لگے، اس لئے روز بروز رسوائی اور پریشانیوں کی دلدل میں دھنستے چلے جارہے ہیں۔

زیر نظر کتاب حضورؐ کی مبارک سنتوں کی طرف ایک داعی ہے، اللہ تعالیٰ اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔ امین

(مولانا) سمیع الحق

مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب

نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد ! اسلام امن کا مذہب ہے جیسا کہ ''اسلام'' کے نام سے ہی ظاہر ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وتحیتھم فیھا سلام، تحیۃ ملاقات کے وقت ادا ہونے والے کلمات ہوتے ہیں یہ اہل جنت کا کلام ہے جو ہر وقت سلام پر مشتمل ہوگا، دوسری اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت جو کہ تمام نعمتوں پر بھاری ہے، اور آخری نعمت ہے وہ رویت باری تعالیٰ ہے۔ اہل جنت اس نعمت سے سب سے زیادہ تلذذ حاصل کریں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے اہل جنت کو سلام فرمادیا جائے گا جیسے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں سلام قولا من رب رحیم

بہرحال اسلام کا لفظ بنا ہی امن وسلامتی کے لئے ہے، جنتوں میں سے بھی ایک جنت کا نام دارالسلام ہے، اسلام کی سلامتی حضورؐ کے قول سے بھی ثابت ہے کہ ہرقل شاہ روم کو جب اسلام میں داخل ہونے کے لئے نامہ مبارک بھیجا تو فرمایا:

اسلم تسلم یوتك الله اجرك مرتین

حضرت مولانا مفتی شیر عالم حقانی صاحب جو جامعہ حقانیہ کے جید مدرس اور قابل و لائق و فائق مایہ ناز اور نادر و نایاب موضوعات پر لکھنے والے مصنف و مولف ہیں، اس موضوع پر کافی محنت کرکے یہ گلدستہ پیش کررہے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے، اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے کہ ہمیں اسلام کی پاکیزہ دولت سے سرفراز فرمایا، اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر ثابت قدم فرمائے۔ امین

(مولانا) محمد انوار الحق

نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قال اللہ تعالیٰ: فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً (النور:٦١)

قال صلی اللہ علیہ وسلم: من سلم علیٰ عشرة من المسلمین فکا نما اعتق رقبة فان مات من یومہٖ وجبت لہٗ الجنة

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبدأ من لقی بالسلام

(ترمذی شریف)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی احدکم أخاہ فلیسلم (الحدیث)

لفظ سلام (س، لام، میم) کی لغوی تحقیق

(۱) سَلَم: کھال کو سلم درخت کے پتوں سے دباعت دینے کو کہتے ہیں۔

(۲) سالم: مصالحت کرنے کو کہتے ہیں۔

(۳) اسلم: فرمانبردار کو کہتے ہیں۔

(۴) سِلَم: صلح کرنے والا کو کہتے ہیں۔

(۵) سُلَّم: سیڑھی کو کہتے ہیں۔

(۶) سلام: اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

(۷) السلم: تابعداری کو کہتے ہیں۔

(۸) سلام ایک کڑوا درخت کو کہتے ہیں۔

(۹) سلاھۃ: عیبوں اور آفاتوں سے پاک کو کہتے ہیں۔

(۱۰) سلمیٰ: سخت زخمی کو کہتے ہیں (مصباح اللغات ص ۳۹۳)

السِلام علیکم: (فتحہ اور کسرہ سین کے ساتھ فرق)

السلام علیکم فتحہ سین کیساتھ سلامتی کو کہتے ہیں کہ اللہ آپ کو سلامت رکھے یہ دعا ہے اگر فتحہ سین کے بجائے کسرہ سین کیساتھ ادا ہو جائے تو سلامتی کا معنی چھوڑ کر پتھر کو کہتے ہیں مطلب ہوا کہ آپ پر پتھر ہو پشتو میں ہم اگر کسی کو بدعا کرتے ہیں تو اس طرح کہتے ہیں (خدائے دِ پہ تا د کانړو باران وکړے)

وقد ذهب بعض المتقدمين الىٰ أنه يرد عليهم السلام بكسر السين وهى الحجازة (زاد المعاد، ج۲، ص: ۳۹٤)

السِلام علیکم کا جواب: (سین کے کسرہ کے ساتھ)

علامہ ابن القیمؒ نے لکھا ہے کہ اگر ایک شخص آپکو السِلام علیکم کے ساتھ سلام کرے تو جواب صرف وعلیکم سے دینا چاہیے کہ آپ پر بھی پتھر ہو۔

مصباح اللغات نے لکھا ہے کہ سِلام نازک ہاتھوں اور نازک پیروں والی عورت کو کہتے ہیں اور اگر یہ الف لام کیساتھ السِلام ہو جائے تو ایک کڑوا درخت کو کہتے ہیں تو السِلام علیکم شرعی سلام نہیں ہے بلکہ مسلمان کو بددعا ہے۔

السُّلام علیکم: (سین کے ضمہ کے ساتھ)

السُّلامیٰ ھڈیوں اور ہڈیوں کے جوڑوں کو کہتے ہیں السلام علیکم میں نہ سین پر ضمہ پڑھنا ہے اور نہ میم کے بعد الف پڑھنا ہے دونوں سے بچنا چاہیے۔

السَّلامیٰ علیکم:

السَّلامیٰ علیکم بھی درست نہیں ہے میم کے بعد الف ہے بعض لوگ السلامیٰ علیکم کہتے ہیں میم کو لمبا کرتے ہیں یہ بھی شرعی سلام نہیں ہے جو لفظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارکہ سے نکلا ہے بس صرف وہ شرعی سلام ہے باقی نہیں۔ (مصباح اللغات ص ۳۹۳)

لفظ سلام شرعی نظر میں:

سلام اللہ تعالیٰ کا ایک پیارا نام ہے جو معانی کا سمندر ہے۔ سمندر کا تذکرہ کرنا اور اس پر عبور حاصل کرنا انسان کا کام نہیں۔ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکہف:۱۰۹)

وہ کلمات جو اللہ تعالیٰ کے اوصاف اور کمالات پر دلالت کرتے ہوں تو ایسے

کلمات کو لکھنے کیلئے سمندر کا پانی روشنائی کی جگہ ہو اور اس سے لکھنا شروع کرے تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائے گا اور سب باتیں اِحاطہ میں نہ آئیں گی۔ شیخ سعدیؒ نے ایک عجیب شعر کہا ہے.....

دفتر تمام گشت و پایاں رسیدہ عمر

ماہم چناں در اول وصیف تو ماندہ یم

کاغذ بھی ختم ہو گیا عمر بھی ختم لیکن میں ابھی تک رب کی پہلی صفت سے نہیں نکلا۔

د خدائے ھر نوم بے پیانه سمندر دے

ھر زنده په دغے لار کرے گرزدے

معلوم کرے چائے حد او ر سرحد ندے

عاجزی سره ددے دنیا سهر دے

(۱) سلام کا معنی ہے ہر قسم عیب اور نقصان سے پاک۔

(۲) جنت میں دوستوں پر سلام کرنے والا۔

(۳) سلامت رہنے والا۔

(۴) سلام کا معنی ہے نجات۔

(۵) سلام کا معنی ہے زیادہ ثواب دینے والا۔

(۶) سلام کا معنی ہے مغفرت اور بخشش کرنے والا۔

(۷) سلام کا معنیٰ ہے دعا قبول کرنے والا

قال فیشمل السلام الغفران واجزال الثواب والا جابة الدعاء: التحریر ج: ۳۰، ص: ٤١٥

قال و معناه السالم من النقائص و المعایسیب: (اکمال المعلم ج:۷، ص٤٢)

(۸) سلام کا معنی ہے خالص۔

(۹) سلام کا معنی ہے ہر قسم عوارض سے پاک

(۱۰) سلام کا معنی ہے امن

(۱۱) سلام کا معنی ہے صحیح (معجم وتفسیر بغوی ج:۲،ص۳۳۳)

(۱۲) سلام کا معنی ہے انقیاد

(۱۳) سلام کا معنی ہے یکجا کرنا

(۱۴) سلام کا معنی ہے اطمینان

(۱۵) سلام کا معنی ہے خیر

(۱۶) سلام کا معنی ہے ثناء

(۱۷) سلام کا معنی ہے نجات

(۱۸) سلام کا معنی ہے اچھی بات

(معترك الاقران فی اعجاز القران ج:۳، ص۱۸۵)

(۱۹) سلام کا معنٰی ہے برأت قال لان السلام فی بعض الکلام ھو للبرأۃ

(معانی القران ج:۱، ص۱۸۰)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلام کی مشروعیت میں چند حکمتیں

(۱) السلام علیکم میں محبت کا اظہار ہے دشمنی اور عداوت کو ختم کرنا ہے۔

(۲) سلام کرنے میں ایک دوسرے کے گھبراہٹ اور ڈر کو ختم کرنا ہے۔

(۳) سلام کرنے میں تواضع اور عاجزی ظاہر کرنا ہے عجب اور تکبر کو ختم کرنا ہے۔

(۴) السلام علیکم میں مسلمان کی تعظیم ہے حقارت کو ختم کرنا ہے۔

(۵) السلام علیکم میں امن اور سلامتی کا پیغام ہے، دہشتگردی اور فساد پھیلنے کا ازالہ ہے۔

(۶) السلام علیکم میں پورے انسانوں پر کمال شفقت کرنا ہے، ظلم اور بے انصافی کو دور کرنا ہے۔

قال وأيضا السلام للتودد ولان وضع السلام إنما هو لحكمة ازالة الخوف من الملقيين اذا التقيا او لمعنى التواضع المناسب لحال المؤمن او لمعنى التعظيم واستدفاع مكروه وكمال شفقته على العالمين۔

(مرقات ج:۸، ص۴۵۸)

(۷) السلام علیکم میں کافروں کے رسوائی کی جاتے ہیں۔

(۸) سلام کرنے میں ایک دوسرے کی معاونت کی جاتی ہیں۔

(۹) السلام علیکم میں نفس کی ریاضت ہوتی ہے۔

(۱۰) السلام علیکم میں اجتماعیت بین المسلمین موجود ہے۔

(۱۱) السلام علیکم سارے انبیاء کرام کا تحیۃ ہے۔

(۱۲) سلام سارے انسانوں کا تحیہ ہے۔

(۱۳) سلام میں بشاشت اور تازگی موجود ہے۔

(۱۴) السلام علیکم ایک دوسرے کیلئے سلامتی کا دعا ہے۔

(۱۵) السلام علیکم ذکر اللہ کی اشاعت اور پھیلانا ہے۔

(آداب و احکام انشاء السلام ص:۷) (حجۃ اللّٰہ البالغۃ ج:۲،ص۱۹۷)

(۱۶) السلام علیکم سے دو مسلمانوں کے درمیان حد ختم ہوتا ہے۔ (فتح السلام ص:۱۹)

(۱۷) محبت کے اسبابوں میں سب سے پہلا سبب السلام علیکم ہے۔ قال العلامۃ النووی والسلام اول اسباب التألف۔ (المادۃ الحاضرہ ج:۲، ص۲۹۹)

(۱۸) سلام مسلمانوں کا ایک امتیازی شعار ہے جو مسلمانوں کے بغیر کسی کیساتھ نہیں ہے۔قال واظہار شعارھم المیزلھم من غیر ھم

(انجام الحاج علیٰ ابن ماجہ ص۲۶۲)

(۱۹) سلام سے عناد ختم ہوتا ہے۔

(۲۰) سلام سے کاٹا ہوا تعلق بحال ہوتا ہے۔

وفیھا لطیفۃ اخریٰ وھی انھا تتضمن رفع التقاطع والتھاجر والشحناء وعناد ذاك البین للتی ھی الحالفۃ

(انجاح الحاجہ علی ابن ماجہ ص۲۶۲)

بچوں کو سلام کرنے میں چند حکمتیں

(۱) بچوں کو سلام کرنے میں پہلی حکمت یہ ہے کہ ان کو سنتوں کی تعلیم اور ان سے آشنا کرنا مقصود ہے۔

(۲) ان کو آداب شریعت سکھانا مقصود ہیں تاکہ بالغ ہونے کیساتھ اسلامی آدابوں پر مؤدب ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کیساتھ مزاح بھی کرتے اور خوش طبعی بھی، تاکہ ان چیزوں میں بچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔

(۳) بچوں پر سلام کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عظیمہ کا اظہار ہے

وسلامهٗ عليه السلام عليهم من خلقه العظيم وفيه تدريب لهم علىٰ تعليم السنن ورياضة لهم علىٰ آداب الشريعة ليبلغوا حد التكليف وهم مؤدّبون بآداب الاسلام وقد كان عليه السلام يماز حهم ويلاعبهم ليقتدىٰ به فى ذلك (التوضيح شرح الجامع الصحيح ج:۲۹، ص٦٦)

سلام کی اقسام

(۱) آقا کا سلام اپنے غلام پر آقا کی طرف سے رحمت ہے جیسا کہ والد کا سلام بچے کیلئے رحمت ہے۔

(۲) بچے کا سلام والدین پر تعظیم اور توقیر ہے یعنی بچے کے سلام سے والدین کا تعظیم کرنا مقصود ہے۔

(۳) جاہل کو سلام کرنا متارکہ اور موادعہ ہے یعنی چھوڑنے کیلئے ہے جیسا کہ لوگ کسی شخص کو کہے معاف کرو۔

(۴) مردوں کو سلام کرنا مردوں کیلئے رحمت ہے۔

قال وسلام السيد المالك علىٰ عبدهٖ رحمة منه كسلام الوالد على ولده وأما سلام الولد علىٰ ابويه فتوقير لهٗ وتعظيم ومن انواع السلام سلام الموادعه والمتاركة وهو السلام على الجاهل وسلام الرحمة السلام علىٰ الموتىٰ فى قبورهم۔ (نكت وتنسيهات فى تفسير القرآن ج:۳،ص٤٥٧)

سلام کا ایک اہم ادب

سلام میں ایک اہم ادب یہ ہے کہ سلام کرنے والا سلام کے وقت خندہ پیشانی سے ہو چنانچہ اس کو افضل ایمان قرار دیا ہے۔

قال ومن آداب السلام ان يكون المسلم منسبط الوجه وقال النبى صلى الله عليه وسلم افضل الايمان ان تلقاهٗ بوجه طلوع ۔

سلام کرنا سنت ہے مگر خندہ پیشانی کیساتھ اگر کیا جائے تو سنت بھی ادا ہوگا اور آدب بھی ادا ہوگا۔(گزاریو کوی او لگی دوه)

سلام کے جائز اور ناجائز الفاظ

(۱) سلام الف لام کیساتھ درست ہے جیسے (السلام علیکم)

(۲) سلام الف لام کے بغیر بھی درست ہے جیسے (سلام علیکم)

قال اما ان يدخل الألف والام فيقول السلام عليكم ورحمة الله وبركاته او يحذ فهما فيقول سلام عليكم ورحمة الله وبركاته ولا يزيد علىٰ ذلك (الغنية ج:۱، ص۳۸)

علامہ شامیؒ کہتے ہیں کہ سلام السلام علیکم ہے یا سلام علیکم ان دونوں کے علاوہ جاہل لوگوں کا سلام ہے۔

قال و لفظ السلام السلام علیکم او سلام علیکم بالتنوین وبدون هذین کما یقول الجهال لا یکون سلاما

(ردالمختارر، ج:۱، ص٤٥٧)

(۳) اگر سلام کرنے والا صرف یہ کہے (سلام) یہ سنت سلام نہیں ہے جب سنت نہیں ہے تو اسکا جواب دینا بھی واجب نہیں ہے۔

وان قال مسلم لمسلم سلام لم یجبه ویر فه انه لیس بتحیة للاسلام لانة لیس بکلام تام (الغنیة ، ج:۱،ص۳۹)

سلام کی جگہ اهلاً و سهلاً

دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام مشروع ہے اهلاً و سهلاً و مرحباً و کیف حالك سلام کا قائم مقام نہیں ہوسکتا سلام کے جگہوں میں سلام کرنا چاہیے اور اهلاً و سهلاً ------ کے جگہوں میں اهلا وسهلا وغیرہ بولنا چاہیے۔ تفسیر عثیمین میں ہے المشروع هوالسلام علیکم واما اهلاً و سهلاً و مرحبا و کیف حالك لیس بمشروع (تفسیر العثیمین ج:۱، ص۱٤۳)

اهلاً و سهلاً و مرحبا للقائه
والسلام علیکم ورحمة الله لمصطفائه
اهلا و سهلاً و مرحبا لاصد قائه
اذا ذالك احد فا ستمع

فکن من اھلِ و سھلِ وسلام الھذہ

فسلم واستمع جواب سلمٍ من مسلمٍ

فسلام لك فجراب سلام لھَذہٖ

سلام کی جگہ ہیلو

کسی سے ملاقات کے وقت سلام کی جگہ ہیلو کہہ دینا یہودیوں کا شعار ہے اس لئے اس لفظ سے نہ دنیا کا کوئی فائدہ ہے اور نہ آخرت کا، البتہ مؤاخذہ کا خطرہ ہے کہ سلام سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ یہودوں کا شعار اپنایا۔

(اسلام اور ہماری زندگی، ج:۷، ص۱۷۴)

یہ حکم تب ہوگا جب سلام کی جگہ صرف ہیلو کو اپنا شعار بنائے۔ لیکن اگر لفظ ہیلو صرف کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے کہے اور اس کے بعد سلام کہہ دیں تو کوئی گناہ یا قباحت نہ ہوگا۔

سلام کی جگہ انعم صباحا

حضرت حارث بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر خدمت ہوا اور میں نے سلام کی جگہ عرب مروجہ طریقہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انعم صباحا کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ہرگز اس وقت کامل مؤمن نہیں ہوگا جب تک تمہیں آپس میں دوستی اور محبت نہ کریں کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤ جسے تم کرو تو آپس میں محبت پیدا ہوگی وہ یہ ہے آپس میں زیادہ سے زیادہ سلام پھیلائیں۔ (کنزل العمال، ج:۱۰، ص۷۴)

سابقہ امتوں میں سلام کی جگہ انحناء یعنی جھکنا

سابقہ امتوں میں سلام کی جگہ ملنے کے وقت انحناء کا رواج تھا رب ذوالجلال نے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت والوں کا تحفہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دیا، یہ ہے رب کریم کا احسان عظیم امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ سلام میں مشقت نہیں ہے البتہ اجر اور ثواب بہت زیادہ ہے۔ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اعطیت السلام وھی تحیۃ اھل الجنۃ وکانت الامم السابقۃ اذا لقی بعضھم بعضا انحنی لہ بدل السلام وفیہ مؤنۃ فأعطینا تحیۃ اھل الجنۃ فیا لھا من منۃ

(فیض القدیر ج:۱، ص٥٦٦)

سلام کرتے وقت انداز لب ولہجہ

(۱) سلام پیغام امن ومحبت ہے اس لئے چھوٹے بڑوں کے سامنے دبی ہوئی نیاز مندانہ لہجہ میں سلام کہنا چاہیے۔

(۲) باپ کو بیٹا ایسے لہجے میں سلام کرے کہ سلام کے لہجے سے معلوم ہو جائے کہ سلام کرنے والا بیٹا ہے۔

(۳) بعض لوگ کچھ ایسی اداء سے اور ایسے لب ولہجہ سے سلام کرتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا محبت بلکی جارہی ہے اور اس کا ایک سلام عمر بھر کی محبت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ (اسلام تہذیب ص ۵۸)

السلام علیکم میں چھپی ہے دعا

(۱) دوسرے مذاہب کے لوگ جب آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو کوئی ہیلو کہتا

ہے کوئی گڈ نائیٹ اور کوئی گڈ مارننگ اور کوئی آداب، مختلف لوگوں نے ملاقات کے وقت دوسرے کو مخاطب کرنے کیلئے مختلف الفاظ اختیار کر رکھے ہیں لیکن اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ جب دوسرے سے ملاقات کرو تو کہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں کیونکہ اس میں چھپی ہے مخاطب کیلئے تین اہم دعائیں۔

(۱) تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو۔

(۲) تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔

(۳) تم پر اللہ تعالیٰ کی برکت نازل ہو۔

اگر ایک مرتبہ کا سلام بھی دوسرے مسلمان کے حق میں اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو جائے تو ساری زندگی کا بیڑہ پار ہو جائے گا سلام میں صرف اظہار محبت ہی نہیں بلکہ ساتھ ساتھ ادائے حق محبت بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ آپکو تمام آفات اور بلیات سے سلامت رکھیں کلمہ سلام ایک عبادت بھی ہے اور اپنے بھائی کو خدا تعالیٰ کی یاد دلانے کا ذریعہ بھی اسلامی تحیہ ایک عالم گیر جامعیت رکھتا ہے۔

سلام میں سات چیزوں سے پناہ مانگنے کی درخواست

(۱) اے اللہ اسے ہر آفت سے محفوظ رکھیں۔

(۲) اے اللہ ہر قسم بیماری سے نجات دلائیں۔

(۳) اے اللہ جنون وغیرہ سے اسکو بچائیں۔

(۴) اے اللہ لوگوں کے شر سے اپنی حفاظت میں رکھیں۔

(۵) اے اللہ ہر قسم نافرمانی سے اسے بچائیں۔

(۶) اے اللہ دل کی بیماریوں سے اسے بچائیں۔

(۷) اے اللہ جہنم کی آگ سے سلامت رکھیں۔

فاذا قلت لشخص السلام علیك انك تدعولهٗ بان اللّٰه سلمه من كل آفة سلمة من المرض والجنون سلمة من شر الناس سلمة من المعاصی وامر اض القلوب سلمةمن النار

(شرح ریاض الصالحین ، ج:٤، ص ٣٨٠)

سلام کے وقت یہ نیت بھی کرلیں

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو کلمہ تلقین فرمایا وہ ہے السلام علیکم تم پر سلامتی ہو اس لئے جب تم کسی کو سلام کرو تو سلام کرتے وقت یہ نیت بھی کرلو کہ میں تین افراد کو سلام کرتا ہوں دو فرشتے جو اسکے ساتھ ہیں اور ایک مخاطب تو آپکو ایک سلام پر تین افراد کو سلام کرنے کا اجر ملے گا اور جب تم فرشتوں کو سلام کرو گے تو فرشتے تمہارے سلام کا ضرور جواب دیں گے اور ان فرشتوں ں کی دعائیں تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔

(اسلام اور ہماری زندگی، ج:۷،ص ۱۷۶)

سلام کے جواب میں وعلیکم السلام

سلام کرنے کے بعد جواب میں وعلیکم السلام بہتر ہے۔ حضرت معاویہ ابن قرۃ کہتے ہیں کہ مجھے اپنے والد نے یہ وصیت کی کہ جب بھی آپکو کسی کی طرف سے سلام ہو جائے تو آپ وعلیک نہ کہو بلکہ وعلیکم کہو اس لئے کہ اسکے ساتھ فرشتے بھی ہیں تا کہ وہ فرشتے بھی جواب میں شامل ہو جائے۔

عن معاولة بن قرة قال او صانی ابی قال اذا سلم علیك

فلا تقل وعليك قل وعليكم فانه معة ملائكه

(مصنف ج:۵، ص۲۴۳)

فائدہ: علیک اور علیکم میں صرف ایک میم کا فرق ہے ایک میم زیادہ کرنے سے آپکا سلام ایک کی جگہ تین افراد کو شامل ہوا یعنی تین بندوں کو سلام کرنے کا اجر آپکو ایک میم کی وجہ سے مل گیا اور ایک میم چھوڑنے سے سلام صرف ایک بندہ کو ہوگا اس طرح جواب میں میم زیادہ کرنے سے اجر زیادہ ہوگا۔

عربی زبان کے بغیر سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عربی نبی ہے سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی زبان میں تعلیم فرمایا ہے جسکو عربی زبان میں سلام بولنا اور ادا کرنا دشوار نہ ہو اس پر عربی زبان میں سلام کرنا لازم ہے تاہم سلام دعا ہے اور تحیۃ ہے اگر عربی زبان کے بغیر ادا ہو جائے تو بعض علماء کرام نے صحیح اور جائز قرار دیا ہے۔

قال الحافظ ابن ـــــ فی ذلك ثلاثة اقوال العلماء ثالثها يجب لمن يحسن العربية قال بن دقيق العبد الذى يظهر أن التحية بغير لفظ۔

علماء امت کا اتفاق

علمائے امت نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ سلام عربی زبان کیساتھ خاص ہے عربی زبان کے بغیر سلام درست نہیں ہے۔

قال اشار بهذه الاية الكريمة الىٰ أن عموم الأمر بالتحية مخصوص بلفظ السلام وعليه اتفاق العلماء

(عمدة القارى، ج:۲۲، ص۲۳۳)

سابقہ امتوں میں سلام کی جگہ سجدہ کرنا

(وترُوالہ سجدا) کے تحت حضرت امام مالکؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ سابقہ امتوں میں سلام کی جگہ سجدہ کرنا تھا اسلام آنے کے بعد رب ذوالجلال نے اسے منسوخ کر کے سلام کو رائج کیا اور سجدہ کو ختم کیا۔

قال المخزومی سمعت مالکا یقول کان یعظم بعضهم بعضاً بالسجود قال القاضی .....ما قالهٗ جمیع العلماء من أن هٰذا کان سلام من تقدم ثم نسخه اللّٰه ذلك بالاسلام فجعل السلام قولا لا فعلاً

(القبس فی شرح موطاء مالك، ج:۱ ص۱۰۶)

سلام کے بارے میں اہم واقعات

پہاڑوں کے فرشتے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کا ایک اہم واقعہ

حضرت عائشہؓ نے ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر احد کے دن سے کوئی دن سخت گزرا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ایک دن حضرت جبرئیلؑ نے میرے پاس آکر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے درمیان ہوتے ہوئے باتوں کو سنا اس لئے رب نے غصے کی وجہ سے پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی خدمت میں بھیج دیا اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتے نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ میں آپ کے خدمت میں اس قوم کو عذاب دینے کی خاطر آیا ہوں۔ (بخاری شریف، ج:۱، ص:۴۵۸)

فائدہ: پہاڑی فرشتہ عذاب دینے کے واسطہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہے عذاب غصہ کی وجہ سے دینا ہے رب بھی غصہ ہے فرشتہ بھی غصہ ہے لیکن غصہ کے باوجود پہاڑی فرشتہ سب سے پہلے کیا کہتے ہیں السلام علیک یا رسول اللہ کہتے ہیں۔

اس میں یہ ہمارے لیے سبق ہے کہ ہم غصہ کی حالت میں سلام کرتے ہیں یا گالی دیتے ہیں یا کسی کا گریبان پکڑ کر بے عزتی کرتے ہیں۔ اب تک ہم نے کسی کو غصہ کی حالت میں سلام کرنے (والا) نہیں دیکھا ہم اگر غصہ کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی یہ طریقہ اپنائے کہ جس پر غصہ ہو اسکو سب سے پہلے السلام علیکم کہے انشاء اللہ ساری زندگی میں کسی کیساتھ جھگڑا نہیں ہوگا۔

حالت غصہ میں ہم نے گالی سیکھی ہے مارنا سیکھا ہے گریبان پکڑنا سیکھا جو

شیطان کی تعلیم ہے لیکن افسوس اس بات پر کہ ہم نے سلام علیکم نہیں سیکھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔

شیطان کی تعلیم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عداوت اور دشمنی کا سبب بنتی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہمیشہ کیلئے نجات اور کامیابی کا سبب بنتی ہے۔

مگر ہم دنیا میں السلام علیکم والی زندگی اپنائے۔ انشاء اللہ جنت میں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت کہیں گے۔ سلام قولا من رب رحیم۔

فاطمہ خزاعیہ کا شہداء احد پر سلام کا واقعہ

فاطمہ خزاعیہ کہتی ہیں کہ میں نے سید الشہداء حضرت حمزہؓ کے قبر کی زیارت کی اور زیارت کرنے کے بعد کہا (السلام علیک یا رسول اللہ) اے اللہ کے رسول کے چچا محترم آپ کو سلام کہتی ہوں۔ تو میں نے اس کے جواب میں سنا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فائدہ: صحابہ کرامؓ اگر قبر سے مرنے کے بعد سلام کا جواب دیتے ہیں تو پورا جواب دیتے ہیں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (الخصائل الکبریٰ ج۱، ص۳۵۰)

اور ہم زندہ ہیں صرف وعلیکم یا علیکم السلام کہتے ہیں۔

دوسرا یہ کہ فاطمہ خزاعیہ عورت ذات ہے، عورت نے سید الشہداء کو سلام کیا ہے اگر (خواتین) قبرستان جائے تو جس طرح مرد قبرستان والوں کو السلام علیکم یا اہل القبور کہتے ہیں اسی طرح اگر عورت قبرستان جائے تو السلام علیکم یا اھل القبور کہنا عورت کیلئے بھی سنت ہے۔

تیسرا یہ کہ قبر میں میت السلام علیکم یا اھل القبر سنت ہی ہیں اور جواب بھی

دیتے ہیں جس طرح حضرت حمزہؓ نے فاطمہ خزاعیہ کو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

موجودہ دور کی عورتیں قبرستان جانا جانتی ہیں لیکن ساری خواتیں السلام علیکم یا اہل القبور نہیں جانتی۔

شہداء احد پر ایک اور سلام کا واقعہ

حضرت عطاءؒ کہتے ہیں مجھ کو میری خالہ نے بیان کیا کہ انہوں نے شہداء احد کے قبروں کی زیارت کی انہوں نے فرمایا کہ میرے ہمراہ صرف دو غلام تھے جو سواری کی حفاظت کر رہے تھے میں نے شہداء احد کو سلام کیا سلام کے بعد قبروں سے وعلیکم السلام سنا اور پھر آواز آئی ہم تم کو اسی طرح پہنچانتے ہیں جس طرح ہم آپس میں ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ (الخصائل الکبریٰ، ج:۱، ص۳۵۰)

حضرت عبداللہ ابن سلام کا عثمانؓ پر سلام کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس سلام کرنے کی خاطر آیا اور اس وقت حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے محصور کر رکھا تھا پس میں اندر گیا حضرت عثمانؓ نے مجھے مرحبا کہا مرحبا کے بعد حضرت عثمانؓ نے مجھے ایک عجیب خواب بیان کیا خواب یہ تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے اس کونے میں دیکھا دیکھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عثمان باغیوں نے آپکو محاصرے میں رکھا ہے میں نے کہا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باغیوں نے آپ کو پیاسا رکھا ہے میں نے کہا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول مجھے عنایت فرمایا پس میں نے اس ڈول سے سیر ہونے تک پانی پیا یہاں تک کہ پانی کی ٹھنڈک میں نے سینہ کے اندر اور کندھوں کے درمیان محسوس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہا اگر آپ کی مرضی ہے میں آپکی مدد کرونگا اور اگر آپ کی مرضی ہے تو آپ افطاری ہمارے ساتھ کریں گے میں نے یہ غور کیا کہ افطاری آپ کیساتھ کرونگا پھر اسی دن حضرت عثمانؓ شہید ہوگئے۔ (المنامات لا بن ابی الدنیا، ج:۱،ص٦٦)

فائدہ: حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے قتل کرنے کیلئے محصور اور بند کیا، اس کے باوجود حضرت عبداللہ ابن سلام صرف السلام علیکم کیلئے اسکے پاس جاتے ہیں، یہ ہے سلام کی محبت، صحابہ کرامؓ کے دلوں میں کہ سلام کیلئے جائے قتل کو بھی جاتے ہیں اور جائے امن کو بھی جاتے ہیں لیکن سلام نہیں چھوڑتے ہیں۔

ہم اگر ایسے خطرناک اور حیرت انگیز جگہوں میں کبھی جائے تو السلام علیکم کرنا تو دور کی بات ہم اسی وقت گفتگو بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ عبداللہ بن سلامؓ جائے قتل میں اندر جا کر سب سے پہلے یہ کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عن عبدالله بن سلام قال أتيت أخي عثمان لأ سلّم عليه وهو محصور فدخلت عليه فقال مرحبا يا أخي رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الخوخة قال وخوخةفي البيت فقال يا عثمان حصروك قلت نعم قال عطشوك قلت نعم فادلىٰ دلوا فيه ماء فشربت حتىٰ رويت حتى يلي لا جد بردة بين ثديي و بين كتفي وقال لي ان شئت نصرت عليهم وان شئت افطرت عندنا فا خترت ان افطر عندهم فقتل ذلك اليوم۔ (المنامات، ج:۱، ص٦٦)

ہم اگر کسی کیساتھ جاتے ہیں تو چائے پینے کیلئے یا کھانا کھانے کیلئے جاتے ہیں مگر صحابہ کرامؓ سلام کرنے کیلئے جاتے ہیں نہ کہ کھانا کھانے کیلئے۔

نور نبوت کو ہاتھیوں کے سلام کا عجیب حکایت

حبشی زبان میں ابرہ سفید چہرے والے کو کہتے ہیں ابرھہ نے خانہ خدا کو ختم کرنے کی خاطر ہاتھیوں کیساتھ مجاز مقدس میں قدم رکھا، وادی محسر کیساتھ عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد اونٹوں کی تلاش میں تھے کہ ابرہہ کے ہاتھوں نے عبدالمطلب کے چہرے کی طرف دیکھا تو نور نبوت دیکھ کر سب ہاتھی ایک دم اونٹوں کی طرح چاروں ٹانگوں پر بیٹھ گئے اور عبدالمطلب کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے دین قدرت سے ان ہاتھیوں کو بولنے کی قوت اور طاقت دے دی ہاتھیوں نے کہا اے عبدالمطلب اس نور کو ہمارا سلام ہے جو تمہارے چہرہ اور پیشانی میں روشن ہے۔

(ام السیر، ج:۲، ص۲۰۱)

فائدہ: ہاتھی کو اگر بولنے کی توفیق مل جائے وہ سب سے پہلے اپنی زبان پر کیا کہتے ہیں سلام کہتے ہیں مسلمان کی زبان کہی ہے زبان میں اللہ تعالیٰ نے بولنے کی طاقت بھی رکھی ہے مگر سلام نہیں کرتے ہیں۔

ہاتھیوں نے نور نبوت کو سجدہ کرنے کے بعد سلام کیا اور ہم نے نور نبوت والے نبی پر ایمان لائے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کلمہ اور محبوب کلمہ جو سلام ہے نہیں کرتے ہیں۔

ابرھہ کے جتنے ہاتھی تھے سب نے اکٹھا اور یکجا سلام کیا اور مسلمان جتنے بھی ہیں سب نے سلام چھوڑا ہے صرف ہیلو، کیسے ہوں۔ یہ آجکل کے مسلمانوں نے اپنے لیے ایک کلمہ گفتگو بنالیا ہے۔

ہاتھی ایک جانور ہے وحشی ہے مگر سلام جانتا ہے اور سلام کرنا بھی جانتا ہے۔ مسلمان

مسلمان ہے انسان ہے پہلے تو سلام نہیں جانتے اگر جانتے ہیں تو کرتے نہیں۔
سلام چھوڑنا جانور کا کام نہیں تو مسلمان کا کام کیسا بنا۔

حضرت ابو یزید البسطامیؒ پر فرشتوں کا سلام

حضرت ابو یزید البسطامیؒ کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا خواب میں چوتھے آسمان میں تھے پس میرے استقبال کیلئے ایسے فرشتے آئے کہ ان سے نور ٹپکتا تھا اور سارے آسمان ان کے نور اور روشنی سے چمکتا رہا۔ ان سب فرشتوں نے مجھے السلام علیکم کہا میں نے ان کو سلام کا جواب دیا۔

قال ابو یزید البسطامیؒ رأیتنی فی المنام کانی فی السماء الرابعه فاستقبل ملائکة یقطر منهم النور تمق منه السمٰوت فسلموا علی فرددت علیهم السلام ثم استمع نذر شوقنی الی ربی (نزهة المجالس، ج:۱، ص ۵۰)

فائدہ: حضرت ابو یزید البسطامیؒ نے نیند کی حالت میں فرشتوں سے ملاقات کی تو فرشتوں نے ملاقات کے وقت السلام علیکم نہیں چھوڑا اور ابو یزید البسطامیؒ نے وعلیکم السلام نہیں چھوڑا اگر جاگنے کے وقت ہر کسی کو سلام کرنے کی عادت اپنائی جائے تو خواب کی حالت میں بھی سلام کی سنت زندہ ہو جائیگی۔ غور کرو کہ نیند میں ملاقات بھی سلام سے خالی نہیں ہے تو جاگنے کا کیا کہنا ہم تو جاگنے کے وقت سلام نہیں کرتے تو خواب کی حالت میں کیا سلام کریں گے۔ فرشتوں نے سلام کی تعلیم رب کائنات سے سیکھی ہے اور ابو یزید البسطامیؒ نے سلام کی تعلیم نبی کے وارثوں سے سیکھی ہے اللہ تعالیٰ سے سلام کی تعلیم سیکھنے والے فرشتہ کسی بھی وقت میں سلام چھوڑنے والے نہیں ہیں۔

(حضرت جبرئیل علیہ السلام سر پر زرد پٹی باندھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کا سلام پیش کرتے ہیں)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی حالت میں آئے کہ سر مبارک پر زرد پٹی باندھی ہے۔ اور چہرہ مبارک غبار آلود ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم کے غبار پر ہاتھ پھیر کر فرمایا یہ کیا ہے حضرت جبرئیل علیہ والسلام نے جواب دیا کہ کروبیین فرشتوں نے رب ذو الجلال سے اجازت مانگی کہ ہم بیت اللہ شریف کی زیارت کریں گے رب ذوالجلال نے ان کو اجازت دیدی تو بیت اللہ شریف کی زیارت کے وقت کثرت ازدھام کی وجہ سے غبار آلود ہوا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اس لئے آیا ہوں کہ اپنے رب سے درخواست کرو کہ آپکی امت کو بھی کروبیین فرشتوں کی نیک دعاؤں میں شریک فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رب سے سوال کیا کہ اے رب میری امت کو بھی کروبیین فرشتوں کی دعاؤں میں شریک فرما۔ دعا کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام تیزی سے واپس آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکا رب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا ہے اور سلام کے بعد فرماتے ہیں کہ آپکی امت جب بھی بیت اللہ شریف کی زیارت کرے گی ان کو آسمان اور زمین میں فرشتوں کے برابر اجر دونگا اور بیت اللہ سے بخشا ہوا واپس کرونگا۔

قال ابن عباسؓ جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ عصبابة صفراء وفی وجهه غبار فمسه النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ما هذا قال ان الکروبیین استاذ نواربهم فی زیارت البیت الحرام فاذن لهم فازدحموا و هذا الغبار من

اجنحتم یا محمد سل ربك ان یشرك امتك فی صالح دعائهم فسأل ربه فرجع جبرئیل سریعا وقال یا محمد برح یقرتك السلام و یقول من حج هذا البیت من أمتك فله ثواب ملائكة السماء والارض ولایرجع الا مغفور اله۔

(نزهة المجالس، ج:۱، ص۱۸٤)

فائدہ: حضرت جبرئیل علیہ السلام جتنا بھی جلدی میں ہو مگر رب کا سلام جلدی کی وجہ سے نہیں چھوڑتے ہیں ہم پر اگر تھوڑی سی بھی جلدی ہو اپنی بات کر کے سلام کے بغیر واپس جاتے ہیں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سلام پیش کرنے میں ہمیں اس بات کی تعلیم ہے کہ کسی چیز کے چھوڑنے میں اتنا نقصان نہیں مگر سلام چھوڑنے میں خیر کثیر سے محرومی ہے۔

میدان عرفات میں سفیان ثوری کو اپنے استاد کا سلام

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ ایک سال میں نے حج کیا اور حج کے دوران عرفات کے میدان میں میں نے یہ نیت کی کہ آئندہ حج کی نیت سے نہیں آؤنگا بس یہ کیا ہوا حج کافی ہے اچانک میں نے اپنے استاد کو دیکھا دیکھنے کے بعد فوراً استاد نے کہا السلام علیکم سلام کے بعد حضرت نے فرمایا آپ نے جو نیت کی ہے اس سے باز رہو میں نے پوچھا آپ کو کس نے بتایا حضرت نے فرمایا مجھے رب ذوالجلال نے بتایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر میں نے کسی سال حج کے موقعہ پر خواب میں قیامت کو برپا ہوا دیکھا اور میں نے جنت اور میزان اور پل صراط اور جہنم کو دیکھا سب یہ کہتے ہیں کہ

اے اللہ حاجیوں کو ہمارے گرمی اور سردی سے بچا جہنم کو کسی نے کہا اس کے علاوہ کوئی اور سوال بھی کرو بس اچانک میں نیند سے بیدار ہوا تو میں نے اپنے ہاتھ پر یہ لکھا ہوا دیکھا جو عرفات کے میدان میں حج کی نیت سے کھڑا ہو کر بیت اللہ شریف کی زیارت کی میں اس حاجی کی سفارش ستر رشتہ داروں کے حق میں قبول کرونگا۔

قال سفیان الثوریؒ حججت فی بعض السنین فنویت علیٰ عرفات آن لا اعود فرأیت شیخنا فسلم علی وقال ارجع عن نیتك فقلت من این عرفت نیتی قال الهمنی ربی فو اللّٰه لقد رأیت فی بعض السنین ههنا فی منامی کان القیامة قد قامت ورأیت الجنةوالمیزان والصراط والناروسمعتها تقول اللهم ق الحجاج حری و بردی فقیل لها یا نارسلی غیر هم فانهم ذاقوا عطش البادیة وطر عرفان فانتبهت فوجدته علیٰ کفی مکتوباً من وقف بعرفات وزارالبیت شفعته فی سبعین من أهل بیته۔ (نزهة المجالس، ج:۱، ص٦٤)

فائدہ: ایک عظیم استاد جو صاحب کرامت ہے اپنے شاگرد کیساتھ میدان عرفات میں بات شروع کرنے سے پہلے شاگرد کو السلام علیکم کہتے ہیں اور سلام کے بعد باقی گفتگو کرتے ہیں گفتگو جتنی بھی اہم ہو سلام سے اہم نہیں ہے موجودہ دور میں اساتذہ کرام اپنے شاگردوں کو سلام نہیں کرتے ہیں۔ اس لئے کہ میں استاد ہوں اور یہ شاگرد ہے۔ شاگرد استاد کو سلام کریگا ایسا نہ ایسا لازم نہیں ہے استاد جتنا بھی بڑا ہے اللہ تعالیٰ سے بڑا نہیں ہے رب اتنی عظمت کیساتھ نبی کو بھی سلام کرتے ہیں صحابی کو بھی سلام کرتے ہیں ولی کو بھی سلام کرتے ہیں استاد جتنا بھی بڑا ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے بڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی جسکو دیکھے جس کے ساتھ مل جائے اسکو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں سلام میں سبقت کرنے والا کبر سے پاک ہے۔ کتنی عظیم خوشخبری ہے کہ سلام ایک ایسا نبوی نسخہ ہے کہ کبر کی بیماری کو دل سے نکال کر تواضع اور عاجزی پیدا کر دیتا ہے کبر کی بیماری ایمان کو برباد کرتی ہے نبی کے علاوہ کسی حاکم کے پاس کبر کا علاج نہیں ہے مگر سلام ایک عجیب نسخہ ہے کہ ہمیشہ کیلئے سلام میں پہل کرنے والا اس مہلک ترین بیماری سے نجات پائیگا۔

ایک ولی اللہ کو فرشتوں کا سلام

ابو فارس کہتے ہیں کہ ایک ولی اللہ بہت نمازی تھے تہجد کرنے کے وقت اسکو فرشتے پرندوں کی شکل میں آتے تھے اور اسکو سلام کرتے تھے

اخبرنی ابو فارس عبدالعزیز انه قال عند صلاته باللیل وکان کثیر التهجد تاتی الیه الملئکة فی صفة طیور کبار ویسلمون علیه سلام علیکم ذکرلی ذلك وفاته (التقبید الکبیر، ج:١،ص٥٢٤)

فائدہ: اگر ایک ولی کو رب کے فرشتے پرندوں کی شکل میں آتے ہیں تو آنے کے بعد ولی کو السلام علیکم کرتے ہیں اگر مومن کیساتھ فرشتے پرندوں کی شکل میں زیارت کیلئے آتے ہیں تو وہ پرندے اپنے چونچوں سے السلام علیکم کہتے ہیں۔

پرندے کا چونچ السلام علیکم کیلئے نہیں ہے مگر مسلمان کی زیارت سلام کے بغیر نہیں کرتے پرندے السلام علیکم چونچوں سے ادا کرتے ہیں ہم انسان ہیں زبان والے ہیں چونچ والے نہیں ہیں زبان کے باوجود ملنے کے وقت سلام علیکم نہیں کہتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی نشست و برخاست سلام علیکم سے ہوا کرتی تھی

حضرت عبیداللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب دو آدمی آپس میں ملتے تو ملنے کے بعد اس وقت تک جدا نہ ہوتے جب تک کہ ایک دوسرے کو سورۃ العصر نہ سنا لیتے اور ایک دوسرے کو سلام نہ کرتے۔

قال عبید اللّٰہ کان الرجلان من أصحاب البنی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا التقیام لم یفترقا الا علیٰ ان یقرأ احد هما علی الآخر سورة العصر الی آخرها ثم سلم احد هما علی الأخر (التحریر والتنویر، ج:۳۰، ص۵۲۸)

فائدہ: جدا ہونے سے پہلے ایک دوسرے کو السلام علیکم کا تحفہ دینا سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے سلام کے بغیر جدا ہونا رخصت ہونا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ورزی ہے۔ سلام سے رخصتی میں سلامتی کا پیغام ہے امن کا پیغام ہے عام لوگوں کو تو چھوڑو خاص لوگ بھی رخصتی کے وقت سلام نہیں کرتے ہیں بلکہ رخصتی کے وقت ایک دوسرے کو لایعنی اور عبث باتیں کرتے ہیں جو دنیا میں بھی نقصان اور مرنے کے بعد بھی نقصان۔

ایک عالم پر سیاح کا سلام

ایک سیاح کسی عالم کے پاس جا کر اسکو سلام کیا عالم نے چپکے سے وعلیکم السلام کہا سیاح فقیر کے بعد عالم کے پاس ایک مالدار آدمی آکر عالم کو سلام کیا۔ عالم نے زور سے سلام کا جواب دیا۔ سیاح نے زور سے بولا اے عالم اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے سلام ایک قسم پر ہے یا دو قسم پر یا تین قسم پر عالم نے کہا نہیں سلام تو بس صرف ایک قسم پر ہے۔

سیاح نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت اور مدد کرے آپ نے تو دو قسم کا جواب ہمیں دیدیا عالم حیران ہوکر شرمندہ ہو گئے۔

وحکی ان سیاحاً دخل علی عالم فسلم علیه فرد علیه السلام وخافت ثم دخل غنی فسلم فردعلیه الجواب وهبه فصاح السیام وقال رحمك الله ما تقول فی السلام اعلیٰ نوعین ام علیٰ ثلاثة انواع فقال لا بل علی نوع واحد فقال اید الله الفقیر اری السلام ههنا علیٰ نوعین فتحیر الفقیر و فجل فی نفسه۔ (روح البیان ، ج:۲، ص۲۵۳)

فائدہ: (۱) اگر عالم کے پاس ایک سیاح جاتا ہے تو سلام کر کے جاتا ہے اور اگر عالم کے پاس ایک مالدار جاتا ہے تو بھی سلام کر کے جاتا ہے۔

(۲) سلام کا جواب ہر کسی کو ایک ہی طرح دینا چاہیے ایسا نہیں کہ فقیر کو چپکے سے جواب دے اور مالدار کو زور سے جواب دے (بشرطیکہ کوئی دوسرا عذر نہ ہو)۔

عبداللہ بن مبارک کا ایک عورت کو سلام

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے ایک عورت کو دیکھ کر سلام کیا عورت نے آیت قرآن سے سلام کا جواب اس طرح دیدیا (سلام قول من رب رحیم) اس خوش نصیب عورت نے زندگی بھر قرآنی آیت کے بغیر بات نہیں کی تھی اس خوف کی وجہ سے کہ میں قرآنی آیت بھولنے کی خاطر گناہوں سے بچ جاؤنگی۔

فائدہ: حقیقی معنوں میں نیک اور دین دار عورت یہی ہے جس کو پورا قرآن پاک بھی یاد ہے اور بات کا جواب بھی قرآن پاک میں اسکو معلوم ہے اور خوف خدا اس درجے کا ہے کہ اس کی باتیں بھی قرآن پاک سے ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کو سلام

امدم برسر مقصد کے بناء پر حضرت موسیٰؑ جب مجمع البحرین پہنچے تو ایک بندہ مرد خدا نے چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا ہے حضرت موسیٰؑ نے اس کو سلام کیا وہ بندہ مرد خدا حضرت خضرؑ تھے اس نے وعلیکم السلام کہہ کر حیرانگی کے عالم میں پوچھا اس زمین میں سلام کہاں؟ ادھر تو لوگ سلام جانتے نہیں حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں بنی اسرائیل کا۔

قال اتیا الصخرة فرای رجلا مسجیً علیه بثوب فسلم علیه موسیٰ فقال له الخضر انی بارضك السلام قال انا موسیٰ قال موسیٰ بنی اسرائیل قال نعم

(تکملہ فتح الملہم، ج:۵، ص۴۶)

فائدہ: (۱) سلام صرف اس امت کا شعار نہیں ہے بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امت میں بھی سلام کا شعار موجود تھا اور ملنا سلام کیساتھ تھا۔

(۲) اگر کسی شخص کے پاس ملنے کیلئے جائے تو پہلے اس پر سلام کرنا چاہیے اور پھر اس سے اپنا تعارف کرنا چاہیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کا سلام اور سلام کے بعد طائف جانے کا پیغام

حضرت بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام عرفہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چوبیں ہزار پرتھے جو درر اور یاقوت سے مزین ہوئے تھے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکا رب آپ

صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پیش کرتا ہے اور سلام کے بعد فرماتے ہیں کہ آپ طائف کو سفر کریں طائف میں رب کے سوا بتوں کی عبادت اور پرستش کی جارہی ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف روانہ ہو گئے طائف والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان اور اسلام کی دعوت دی طائف والوں نے انکار کیا اور ایک باندی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ باندی نے آکر کہا آپ کون ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کا رسول محمد ہوں اس باندی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مسائل پوچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیئے باندی نے کہا اپنا کمر سے کپڑا ہٹا دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قمیص مبارک اٹھائی باندی نے مہر نبوت دیکھ کر اس سے بوسہ لیا اور اسلام قبول کیا۔

فائدہ: حضرت جبرائیل علیہ السلام پیغام خداوندی لانے کیساتھ ساتھ رب کے دربار سے سلام کا تحفہ بھی پیارے نبی کے حضور میں پیش کرتے تھے سلام کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا کلام پیش کرتے، حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ہے تو ہر بار اللہ تعالیٰ نے سلام کیساتھ بھیجا ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے رب کا بھیجا ہوا سلام کبھی بھولا بھی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک میں امت کا غم اور رب کی طرف سے سلام

عیون المجالس میں ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک میں ہر وقت یہ فکر رہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ میری امت کیساتھ کیا کریگا رب ذوالجلال نے وحی بھیج کر فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے غم میں رہینگے میں

آپکی امت کو اس وقت تک دنیا سے نہیں نکالونگا جب تک میں ان کو انبیاء کرام کا درجہ نہ دوں، کیونکہ جس طرح میں انبیاء کے پاس وحی اور سلام لیکر فرشتہ بھیجتا ہوں تو اسی طرح آپ کی امت کے پاس لیلۃ القدر میں میری طرف سے رحمت اور سلام لیکر فرشتہ بھیجونگا۔

رأیت فی عیون المجالس خطر علی قلب محمد ما یفعل اللّٰہ بأمتہٖ فاوصیٰ اللّٰہ الیہ یا محمد الیٰ کم تقاسی غم الأمۃ لااخرجھم من الدنیا حتی اعطیھم درجۃ الانبیاء فی الدنیا لان درجات الانبیاء بنزول الملئکۃ علیھم بالوحی والسلام منی فکذلك امتك تنزل علیھم الملائکۃ لیلۃالقدربالرحمۃ والسلام منی (نزھۃ المجالس، ج:١، ص١٦٧)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غم رب ذوالجلال نے دو چیزوں سے دور فرمایا:

(١) رحمت خداوندی سے۔

(٢) رب کی طرف سے امت کو سلام کرنے سے۔

سلام وہ نعمت ہے جس کی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم سے نکل کر خوشی نصیب ہوتی ہے اور یہ سلام اللہ تعالیٰ لیلۃ القدر میں ہر ہر امتی کو بھیجتے ہیں یہ انبیاء کرام کے سلام کے برابر ہے۔

سال میں رب کی طرف سے ایک ہی سلام ہے اور وہ لیلۃ القدر میں ہے اس سلام کی خاطر ہر مومن کو ضروری ہے کہ رمضان شریف کی آخری دس راتیں غفلت میں نہ گذاریں تاکہ سلام خداوندی سے محروم نہ رہے (الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ فضیلت میں نے مسجد نبوی میں رمضان کی ستائسویں شب کو پائی ہے جو انشاء اللہ لیلۃ القدر کی رات ہوگی۔ بلکہ انشاء اللہ آج سلام خداوندی کی رات ہوگی)۔

ایک اعرابی کا امام اصمعیؒ پر سلام کا حیرت انگیز واقعہ

امام اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بصرہ کی ایک مسجد سے جا رہا تھا کہ اچانک ایک اعرابی سامنے آئے جو کمزور جسم والا تھا اور اونٹنی پر سوار تھے گلے میں تلوار لٹکائی تھی اور ہاتھ میں کمان، پس نزدیک آکر کہا السلام علیکم سلام کے بعد پوچھا تم کون ہو میں نے کہا قبیلہ اصمع سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس نے کہا آپ امام اصمعی ہے میں نے کہا جی ہاں اصمعی ہوں اس نے پوچھا کہاں سے آئے میں نے جواب دیا ایسی جگہ سے آیا جہاں اللہ تعالیٰ کے کلام کا تلاوت ہو رہا تھا اس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ کا کلام بھی ہے۔ میں نے کہا ہاں اعرابی نے کہا تھوڑا سا مجھے سناؤ میں نے سورۃ ذاریات کی تلاوت شروع کی جب میں نے (وفی السماء رزقکم وما توعدون) پڑھا اعرابی نے کہا بس یہ کافی ہے اس کے بعد اٹھ کر اپنی اونٹنی کو ذبحہ کر کے چرم اور گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور کہا میرے ساتھ گوشت کے تقسیم میں مدد کرو بو جو بھی آتا ہم دونوں ان کو گوشت دیتے تھے۔ اس کے بعد اعرابی نے اپنا تلوار اور کمان توڑ کر پھینک دیئے اور جنگل کی طرف روانہ ہو گیا اور کہا (وفی السماء رزقکم وما تو عدون) اس کے بعد میں ہارون الرشید کے ساتھ حج کیلئے گیا۔ تو ایک آدمی نے مجھ پر سلام کیا میں نے کہا کون؟ اس نے کہا میں وہ اعرابی ہوں اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آسمان میں آپکی رزق ہے اسی طرح میں نے پالیا اعرابی نے کہا وہ آیت جو آپ نے مجھے چند سال پہلے تلاوت کی تھی وہ دوبارہ تلاوت کرو جب میں نے تلاوت شروع کی تو اعرابی نے ایک چیخ مار کر ایام حج میں حرم شریف میں وفات پائی۔

فائدہ: ایک اعرابی ہے اسکو یہ بھی پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بھی کلام ہے لیکن ملنے کی

وقت امام اصمعی کو سب سے پہلے سلام کرتے ہیں اور چند سال گزرنے کے بعد بھی ملنے کے وقت سلام کرتے ہیں ہم اہل اسلام ہے لیکن ملنے کے وقت سلام کی جگہ اپنا اپنا معاشرتی اور عادت کے مطابق الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی، ج:۹، ص۲۹)

حضرت ابی ابن کعبؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ نکلنے کے بعد دیکھا کہ حضرت ابی ابن کعبؓ نماز پڑھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بلایا کہ اے کعب، حضرت کعبؓ نے جواب نہیں دیا اور اپنی نماز کو مختصر کر کے پورا کیا نماز سے فراغت پر حضرت ابن کعبؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑے پہنچنے پر حضرت کعبؓ نے کہا سلام علیک یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آپ کو کس چیز نے منع کیا جب میں نے تجھے بلایا کیا تم نے وہ وحی نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے کیا پس میں نے کہا دیکھا ہے اس کے بعد ایسا نہیں کرونگا انشاء اللہ۔ (شرح الزرقانی، ج:۱، ص۳۱۸)

حزجه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وهو یصلی فقال ای ابی فالتفت فلم یجبه ثم صلی فخفف فلما فرغ من صلوٰته لحقهٗ فقال سلام علیك یا رسول اللّٰه قال ویحك مامنعك اذ دعوتك أن تجیبنی اولیس تجد فیما اوحی الی فقلت بلیٰ یا رسول اللّٰه لا أعود ان شاء اللّٰه۔

فائدہ: نماز کے بعد ملنے کیساتھ حضرت ابی کا پہلا کلمہ سلام علیک یا رسول اللہ سلام کے بعد مزید گفتگو کا آغاز ہو گیا ہم کو اگر اسی طرح کسی بڑے سے ملاقات کا موقع ملے تو ہم سلام چھوڑ کر جی ہاں آپ کیا فرماتے ہیں کہیں گے یہ صحابہ کرامؓ عاشقان دین پتنگان

رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سلام کو چھوڑتے نہیں اور نہ سلام کا چھوڑنا گوارہ کرتے ہیں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب کائنات آپ کو سلام پیش کرتے ہیں

حضرت یزید الرقاشیؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس اچھی صورت اور خندہ پیشانی کیساتھ آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب ذوالجلال آپ کو سلام پیش کرتے ہیں اور سلام کے بعد کہتے ہیں کہ ہر چیز کیلئے نسب ہوتا ہے اور میرا نسب قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امت میں سے جو بھی میرے پاس اس حال میں حاضر ہو جائے کہ دنیا میں ایک ہزار بار سورۃ اخلاص کو تلاوت کیا گیا ہو میں اسکو جنت میں داخل کرونگا اور ستر جہنمی لوگوں کے حق میں اسکا سفارش قبول کرونگا۔

عن یزید الترماشی قال قل رسول اللّٰه جاء نی جبرئیلؑ فی احسن صورة ضاحکاً مستبشرا فقال یا محمد العلی الاعلیٰ یقرأك السلام و یقول ان لکل شی نسبا و نسبی قل هو اللّٰه احد فمن اتانی من امتك قارئاً بقل هو اللّٰه احد الف مرة من دهره الزمه داری واقامة عرشی وشفعته فی سبعین ممن وجبت عقوبتهٗ

(درمنثور، ج:، ص٦٧٥)

فائدہ: حضرت جبرئیلؑ ایک بشارت کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا تحیۃ سلام پیش کرتے ہیں رب بھی سلام کے بغیر کسی بھی خوشخبری کو سنانا پسند نہیں کرتے اللہ تعالیٰ سلام کا تحیۃ نہیں چھوڑتے لیکن ہم چھوڑتے ہیں۔

سلام کرنے سے نیت سنت کی ہو،

حضرت میمون کا سلیمان ابن عبدالملک

پر سلام نہ کرنے کا واقعہ

حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ میمون ابن مہران نے سلیمان بن عبدالملک پر جانے کے بعد سلام نہیں کیا اور کہا اے امیر المومنین میں سلام کرنے سے لاعلم نہیں ہوں مگر حکماء اور امراء کو سلام امارت کی وجہ سے ہوتا ہے سنت کی وجہ سے نہیں اس لئے میں نے سلام نہیں کیا۔

وقال ابراهيم قال دخل ميمون بن مهران علىٰ سليمان بن عبدالملك منزلة فلم سليم عليه بالا مرة فقال يا أمير المومنين لترى انى جهلت ولكن اولى الامر دلوالى انما يسلم عليه يا لامرة اذا جلس للناس فى موضع الا حكام

(حلیبه ، ج:٤، ص ٧٢)

فائدہ: امیر المومنین کو سلام نہ کرنا صرف ایک وجہ سے کہ امیر المومنین کو لوگ سلام سنت کی نیت سے نہیں کرتے بادشاہت کے نیت سے کرتے تو میں سلام نہیں کرونگا ایسا نہ ہو کہ میری نیت بھی سنت کا نہ ہو امارت کا ہو کہ یہ امیر ہے اس لئے سلام کرتا ہوں۔

سلام سنت ہے مگر نیت سلام میں سب سے اہم چیز ہے اس لئے نیت میں کچھ خلجان کی وجہ سے حضرت میمون نے سلام چھوڑا۔

سلام میں الف لام کی زیادتی کا راز

لغت عربی میں فصاحت اور بلاغت کی انتہاء نہیں کوئی حرف یا کلمہ کی کمی یا زیادتی بے فائدہ نہیں ہوتا۔ آقائے دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے (السلام علیکم) الف لام کیساتھ تعلیم دی ہے اس میں پوشیدہ راز یہ ہے کہ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے جب الف لام کیساتھ ذکر ہو جائے تو اس سے تعظیم اور عظمت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔

قال ودخول الألف والآم فيه عندهم للتعظيم

(اکمال المعلم بفوائد المسلم، ج:۷، ص ۴۰)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سلام علیکم الف لام کے بغیر ثابت ہے اور السلام علیکم الف لام کیساتھ بھی ثابت ہے۔ عظمت اور تعظیم السلام علیکم میں ہے اور جواز سلام علیکم الف لام کے بغیر میں ہے۔

اسلام سے قبل ملاقات کی کیفیات

گذشتہ زمانہ میں نصاری یعنی عیسائی لوگ سلام کی جگہ ملنے کے وقت اپنا ہاتھ منہ پر رکھتے تھے یہودی لوگ ملنے کے وقت ایک دوسرے کو سلام کی جگہ انگوٹھے سے اشارہ کرتے تھے، مجوس لوگ جو بت پرست ہوتے تھے ملنے کے وقت سلام کی جگہ سر کو جھکاتے تھے۔ عربی لوگ ملنے کے وقت سلام کی جگہ ایک دوسرے کو حیاک اللہ کہتے تھے اور بادشاہوں کو انعم صباحا کہتے تھے۔ جب اسلام آیا قرآن آیا دینی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آیا بس وہ سارے طریقے قرآن نے ختم کر کے مسلمانوں کو ملنے کے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی تعلیم ارشاد فرمائی:

قالو تحية النصارىٰ وضع اليد على الفم و تحية اليهود

بعضهم لبعض الا شاره بالا صابع وتحية المجوس الانحناء وتحية العرب بعضهم لبعض ان يقولوا احياك الله وللملوك ان يقولا انعم صباحا و تحية الملسمين بعضهم لبعض آن يقولا السلام عليك ورحمة الله وبركاته (تفسير الرازی، ج:۱، ص:۱٦۳)

فائدہ: ابھی تک ہم کو دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ملنے کا طریقہ معلوم نہیں ہے۔ ہرایک ملنے کے وقت خودساختہ طریقہ اختیار کرتے ہیں۔

پشتو کے اشعار

جانانه راشه لګ زماته — د غمازانو نه جدا شه
په دین اسلام باندی شیداشه — په لار د پاك رسول شه
یوځل بنکاری په جهان بیاشه — دپاك قرآن صحیح تابع شه
هر یو کلام لمولیٰ شه — سلام داستاپه زبان بیاشه
دغیرو ټولونه په شا شه — سلام سلام ستاترانه شه

مجلس اور کلام کی ابتداء سلام سے کرنے میں حکمت

ملنے کے وقت شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم کی تعلیم دی ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ مجلس اور باتوں کا شروع بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہو اور مجلس کا اختتام بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر پر ہو۔

المبتدی یقول السلام علیکم والمجیب یقول وعلیکم السلام اذا قال السلام علیکم کان الا بتداء واقعا بذ کرالله

فاذا قال المجيب وعليكم السلام كان الاختتام واقعا بد
كر الله فانه يرجىٰ ان يكون ما وقع بنيهما يصير
مقبولاً ببركته (تفسير الرازى، ج:١٠،ص١٦٤)

فائدہ: سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے اگر مجلس کی ابتداء میں اور اختتام سلام سے ہوتو اس کے درمیان جتنے نیک اعمال ہوئے ہوں تو ان دوسلاموں کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمالینگے اور اگر برے اعمال دوسلام کے درمیان ہوئی ہوتو اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے فضل سے معاف فرمادینگے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشنے کیلئے ایک ایسا نسخہ امت کو چھوڑا ہے کہ یہ نسخہ کسی بھی حکیم کے پاس نہیں ہے صرف دوسلام کرنے سے اعمال صالحہ کو قبولیت اور اعمال سیئہ کیلئے کفارہ بن جاتے ہیں۔

مشرکین کا آپس میں سلام

مشرکین آپس میں ملنے کے وقت اس طرح سلام کرتے تھے انعم الله بك عينا انعم الله لك صباحا یعنی مشرکین کے سلام میں صبح کیلئے دعا ہے جس طرح ہم ابھی تک کہتے ہیں شب بخیر۔

مجوس کا آپس میں سلام اور اہل اسلام کی ذمہ داری

مجوس آپس میں ملنے پر ایک دوسرے کو یہ سلام کرتے تھے ہزار سال برزی البتہ شرعی قانون کا تقاضا یہ ہے کہ لوگ ملنے کے وقت سنت انبیاء کی طرف لوٹ جائے سلام دعا ہے ذکر ہے اور حیاۃ دنیا کا اطمینان بھی۔

فكان المشركون يقولون انعم الله بك عينا و انعم الله بك

صباحا و كان المجوس يقولون هزار سال برزى و قال قانون الشرح يقتضى آن يذهب فى ذلك الىٰ ماجرت سنة الانبياء عليهم السلام (حجة الله البالغة، ج:۲، ص۱۹۶)

سلام سارے انبیاء اور فرشتوں کی سنت ہے

سلام نہ صرف انبیاء کرام کی سنت ہے اور نہ صرف انبیاء کرام کی سنت بلکہ سلام خدا کے نورانی مخلوق فرشتوں کا بھی سنت ہے تو سلام چھوڑنا انبیاء کرام اور فرشتوں کی سنت چھوڑنا ہے: قال ان السلام من سنن الانبياء و الملائكة

(شرح رياض الصالحين ج:٤،ص:)

سلام لفظ بیمار پر پڑھنے کا عجیب تاثیر

تفسیر روح البیان میں منقول ہے کہ لفظ سلام کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی برکت سے مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھائے جاتے ہیں یہاں تک کہ لفظ سلام اگر کسی بیمار پر ایک سو گیارہ بار پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بیمار صحت یاب ہوگا جب تک اسکا مرنا منظور نہ ہو۔

قال وخاصية هذا الاسم صرف المصائب والا لام حتى انه اذا قرأعلى مريض مائة واحدىٰ عشرة مرة برئى بفضل الله مالم يحضر اجله او يخفف عنه (تفسير روح البيان، ج:، ص٤٦٠)

أنا السلام کا اعلان اللہ تعالیٰ کب فرمائیگا

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل توحید کو جہنم سے نکالے گا اور پہلا نکلنے والا شخص وہ ہوگا جس کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام جیسا ہے۔ باقی جہنم والوں کو اللہ تعالیٰ

ارشاد فرمائیگا کہ آپ مسلمان ہیں اور میں سلام ہوں آپ مومنین ہیں اور میں مؤمن ہوں پس اللہ تعالیٰ سلام نام اور مومن نام کی برکت سے باقی جہنم والوں کو جہنم سے نکالے گا۔

دیرش نیکئی حاصلے کړه په سلام

خپله ژبه ته عادت کړو په سلام — بے سلامه چا سره مه کوه کلام
ملاقات له که دچاورځی مومنه — ځان سره به تحفه یو سے دسلام
هر مؤمن د خدائے نعمت دے ستا دپاره — دیرش نیکئ ترے کړه حاصلے په سلام
دشمنی عداوت مهٔ کړه نه پو هیزی — شی محروم به ته نیکو نه د سلام

سلام کے بارے میں اہم اشعار

تُحی با لسلامة اُم بکرٍ — وهل لی بعد قومی من سَلامٍ
سلام علیٰ اهل القبور الدوارس — کانهم لم یجلسوا فی المجالس
سلام اللہ کا نام اور مصطفیٰ کا کلام ہے — سلم مسلم کا شعار اور مومن کا پہچان ہے
سلام اظہار محبت کا کمال ہے — سلام مومن کے حق میں عظیم عرفان ہے
سلام سلام کا سلام ہے — سلام جنت میں سلام کا نشان ہے
سلام علیٰ قبر دفنت بتربه — وأتحفك الرحمن بالكرم الجسم
فان ذکرتم رسول اللّٰه تکرمة — فبلغوه سلام الشاعر القروی

(مختارات، ج:۱، ص۴۲)

آدم فی الجنة نال النویٰ — ونال فی الطوفان ندم سلام
علیك سلام اللّٰه یا نجل هاشم — علیك سلام اللّٰه یا عالی القدر
سلام علیٰ السادات من کل صدقٍ — سلام علی ذی الوجد من کل عاشق

سلام علی ذی الصحو من سکر غفۀ سلام علیٰ من فات من قبل فوته

سلام اللّٰه یا مطر علیها ولیس علیك یا مطر السلام

اقول ودمعی واکف عند اسمعها علیك سلام اللّٰه والسامعه یسفح

(الدرالمصون، ج:۵، ص۱۹۸)

یا نبی اللّٰه السلام علیك انما الفوز والفلاح لدیك

اشعار

خوشت از تو سلامی بما در آخر عمر چونامه رفت با تمام والسلام خوش است

گنت گوومی از من الی رسول کرام امت خویش راز بعد سلام

قاصد دلبر کر آردیك پیام از حبیب من که آمد یك سلام

سلامت من دلخسنه در سلام تو باشد زهی سعادت اگر دولت سلام تو یاهم

موی سفیر از اجل آرد پیام پشت خم از مرگ رساند سلام

اسلام آمدم جوابم ده مرهمی بردل خرابم نه

پس بودجاه و احترام مرا یك علیك از تو صد سلام مرا

سلام دوست شنیدن سعادت است وسلامت ابوحل یار رسیدن فضیلت است مکرامت

سلام کے اہم اور ضروری مسائل

(ہم نے صرف السلام علیکم اور وعلیکم السلام کی لفظیں سنی ہیں یہ درحقیقت سمندر کوکوزہ میں بند کرنے کا مترادف ہے۔ سلام کے مسائل سننے کے بعد آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ اے اللہ یہ صرف ایک سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسائل ہے پوری سنتوں کے مسائل سیکھنا سمندر کے تلے پہنچنے کا بھی مترادف ہے۔

اب بندہ عاجز حقیر فقیر بے علم سلام کے متعلق مسائل کو روشناس کرتا ہے اللہ تعالیٰ بندہ عاجز کو صحیح مسائل لکھنے کا توفیق عطا فرمائے۔ آمین)

جنابت کی حالت میں سلام

سوال: کیا حالت جنابت میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا درست ہے یا نہیں کیونکہ سلام اللہ تعالیٰ کا ایک پیارا نام ہے۔

جواب: جنابت کی حالت میں ملنے کی وقت سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا جائز ہے لیکن باوضوء سلام کرنا اور جواب دینا زیادہ اجر حاصل کرنے کا باعث ہے۔

(آپکے مسائل، ج:۲، ص۱۰۶)

غیر مسلم استاد کو سلام کرنا

سوال: اگر سکول وغیرہ کا استاد ہندو ہو تو کیا شاگرد اسکو سلام کرسکتا ہے یا نہیں۔

جواب: غیر مسلموں کو سلام نہیں کیا جاسکتا خواہ استاد کیوں نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں پر ابتداء سلام کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(آپکے مسائل، ج:۱، ص:۸۳)

جس کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو اسکو سلام

سوال: جس شخص کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو مشکوک حالت میں سلام کرنا درست ہے یا نہیں۔

جواب: جس شخص کے بارے میں اطمینان نہ ہو کہ مسلمان ہے مشکوک حالت میں سلام نہ کیا جائے۔ (آپکے مسائل، ج:۱، ص۸۵)

ٹی وی اور ریڈیو کی نیوز ریڈر عورتوں کے سلام کا جواب

سوال: ٹی وی اور ریڈیو پر خبروں سے پہلے نیوز ریڈر خواتین سلام کرتے ہیں کیا خواتین کا مذکورہ سلام درست ہے اور اسکا جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: سلام بھی جائز نہیں ہے اور اس سلام کا جواب دینا بھی درست نہیں ہے عورتوں کا ٹی وی اور ریڈیو پر آنا ہی شرعاً گناہ ہے۔ (آپکے مسائل، ج:۷، ص:۳۰۳)

شادی کے بعد غیر محرم عورتوں کو سلام

سوال: نکاح کے بعد شوہر بیوی کے گھر جاتا ہے اور آنگن صحن میں کھڑے ہو کر گھر کی تمام خواتین کو سلام کرتا ہے اور پھر اسے تحفہ اور پیسہ دیا جاتا ہے یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نوشہ کو غیر محرم عورتوں کو سلام کرنا ان کے درمیان جانا یا دلہن کو غیر محرم مردوں کا دیکھنا قطعاً جائز نہیں۔ (کتاب الفتاویٰ، ج:۴، ص:۳۱۶)

گراموفون کے ذریعہ سلام اور سلام کا جواب

سوال: گراموفون میں اگر سلام ہوئی اسکا جواب دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: گراموفون میں سلام پر سلام کا جواب واجب نہیں ہے۔ درالمختار میں ہے کہ

صدی پر سجدہ تلاوت واجب نہیں اور صدی وہ آواز ہے جو بولنے والے کی آواز پہاڑوں اور جنگلوں سے ٹکرا کر واپس آتی ہے اور گراموفون بھی اسی حکم میں ہے۔

(کفایت المفتی، ج:۹، ص۲۱۶)

سلام کے بجائے رام رام کہنا گناہ ہے

سوال: ایک شخص باہر سے آیا اور بجائے سلام کے رام رام کہا اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: رام رام کہنا شرعی سلام کی جگہ گناہ ہے کیونکہ یہ کفار کا شعار ہے۔

(کفایت المفتی، ج:۹، ص۱۱۰)

پرچم کو سلام کرنا

سوال: اسکولوں میں صبح کو اسمبلی کرتے وقت ترانے کے بعد پرچم کو سلام کرتے ہیں یہ کس قدر غلط یا صحیح ہے یا یہ اپنے وطن سے محبت کی علامت ہے۔

جواب: پرچم کو سلامی کرنا غیر شرعی رسم ہے اسکو تبدیل کرنا چاہیے وطن سے محبت تو ایمان کی علامت ہے مگر اظہار محبت کا یہ طریقہ کفار کی ایجاد ہے مسلمانوں کو کفار کی پیروی جائز نہیں۔

(آپکے مسائل، ج:۷، ص:۳۰۷)

لاؤڈ اسپیکر کے سلام کا جواب دینا

سوال: لاؤڈ سپیکر سے سلام سننے پر اسکا جواب دینا ضروری ہے یا نہیں مفتی محمد شفیع دامت برکاتہم نے آلات جدیدہ ص:۱۱۲، پر تحریر فرمایا ہے کہ ریڈیو سے سلام سنے تو جواب واجب نہیں اس لئے کہ جواب پر قدرت نہیں یہی علت لاؤڈ اسپیکر میں بھی پائی جاتی ہے تو کیا اسکا بھی وہی حکم ہے۔

جواب: ریڈیو اور اسپیکر دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ سلام کا جواب واجب نہیں اس

لئے کہ یہ سلام ہی بے موقع ہے۔ (احسن الفتاوی، ج:۹،ص:۱۹)

ماہواری میں سلام کرنا

سوال: کیا حائضہ عورت حالت حیض میں سلام کرسکتی ہیں اور کیا سلام کا جواب دے سکتی ہیں؟

جواب: حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ نے لکھا ہے کہ حائضہ حالت حیض میں سلام کرسکتی ہیں اور سلام کا جواب بھی دے سکتی ہیں۔ (امداد الفتاوی، ج:۱،ص:۱۴۴)

منبر جانے کے وقت لوگوں کا سلام

سوال: ایک شخص مسجد کا خطیب ہے جب خطبہ پڑھنے کیلئے اپنی جگہ سے اٹھتا ہے تو بعض لوگ اٹھ کر اس کو سلام کرتے ہیں اور اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور سلام کا جواب دیتا ہے یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: منبر پر بیٹھنے سے پہلے جانے کے وقت سلام اور مصافحہ دونوں جائز معلوم ہوتا ہے۔ (امداد الفتاوی، ج:۱،ص:۴۷۷)

نئے چاند کو دیکھ کر سلام کرنا

سوال: نئے چاند کو دیکھ کر سلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: نئے چاند کو دیکھ کر سلام کرنا ثابت نہیں ناخواندہ عورتوں کی ایجاد اور معمول ہے۔

(جامع الفتاوی، ج:۵،ص:۴۹)

جنازہ کو سلامی دینا

سوال: بعض بڑے لوگوں کے جنازہ کے بعد میت کو سامنے رکھ کر میت کو سلامی دیتے ہیں یہ شرعاً کیسا ہے؟

جواب: نماز جنازہ کے بعد میت کو سلامی دینا قرون ثلاثہ مشہود لھا بالخیر سے ثابت نہیں ہے حالانکہ اعلیٰ سے اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل حضرات اس دور میں گزرے ہیں پس اس طرح سلامی دینا ایک غیر شرعی فعل ہے۔ (خیر الفتاویٰ، ج:۳،ص:۲۱۶)

سلام میں مسخرہ کرنا

سوال: سلام میں مزاح کرنا یا لفظ سلام کسی عداوت کی وجہ سے بدلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سلام میں مزاح کرنا یا لفظ سلام عداوت کی وجہ سے بدلنا بہت بڑا گنا ہے۔ سلام سنت کی نیت سے سنت الفاظوں سے ادا کرنا چاہیے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، ج:۱۰،ص:۱۳۴)

گھر سے رخصتی کے وقت سلام

سوال: کیا گھر سے رخصتی کے وقت سلام ہے یا نہیں اگر ہے تو اس سلام کا کیا مطلب ہے؟

جواب: گھر سے رخصتی کے وقت سلام کرنا دعا اور وداع ہے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ جب تم نے رخصت ہوتے وقت اپنے اہل وعیال کو سلام کیا تو گویا تم نے سلام کی خیر و برکت کو اپنے اہل وعیال کے پاس امانت رکھا جس کو تم آخرت میں واپس لوگے یہ بات گویا اس امر کی نیک فالی لینے کے مترادف ہے کہ گھر سے رخصت ہونے والا سلامتی کے ساتھ لوٹ کر آئیگا اور اسکو دوبارہ سلام کرنے کا موقعہ ملے گا انشاء اللہ۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۳،ص:۳۴)

افسروں کو ہیئت متعارفہ کے موافق سلام کرنا

سوال: ڈرل وغیرہ کے بعد اسکول کے لڑکے افسر کو سر پر ہاتھ رکھ کر سلام کرتے ہیں

اگر نہ کرایا جاوے تو وہ خشمگین ضرور ہوں گے اگر کر دیا جاوے تو یہ گناہ ہے اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: دفع ضرر کیلئے اس ہیئت سے سلام کرنا درست ہے اور اس کے منع کے معنیٰ یہ ہیں کہ شرعاً یہ سلام نہیں گو کسی قوم کے عرف میں سلام ہو تو اس سلام عرفی کیلئے وہ آداب شرعیہ ثابت نہیں۔ (امداد الفتاویٰ، ج:۴، ص:۱۵۱)

صرف سلام کرنے سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا

سوال: اگر کوئی کافر غیر دین مسلمانوں کو السلام علیکم کرے کیا وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: کافر کا کفر اگر دوسرے دلائل سے معلوم ہو تو صرف السلام علیکم کہنے سے مسلمان نہ ہوگا۔ (جامع الفتاویٰ، ج:۳، ص:۳۳۷)

کسی سے سلام پہنچانے کا وعدہ کرنا

سوال: اگر کسی سے وعدہ کرے کہ آپ کا سلام فلاں کو پہنچاؤنگا تو سلام پہنچانا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: وعدہ کرنے کے بعد سلام پہنچانا واجب ہے۔ (اسلامی تہذیب، ص:۵۷)

سوال: بہت سے لوگ آجکل معاشرہ میں گوڈ مورننگ کہتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: گوڈ مورننگ کہنا غیر اسلامی طریقہ بھی ہے اور غلط بھی ہے سلام اور کلام میں بھی ہمارے بھائیوں نے دوسروں کا طریقہ اختیار کر لیا ہے کوئی سر سے ٹوپی اتار کر سلام کرتا ہے اور کوئی انگریزی لفظوں میں سلام کرتا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔

(اسلامی تہذیب، ص:۵۸)

خطوط کے اندر سلام لکھنا

سوال: خطوط کے اندر جو سلام لکھا جاتا ہے مثلاً لکھتے ہیں السلام علیکم تو اسکے جواب میں وعلیکم لکھنا چاہیے یا السلام علیکم؟

جواب: حضرات فقہاء کرام نے دونوں کو درست قرار دیا ہے۔

سوال: بجائے سلام کے سلام مسنون یا آداب وغیرہ الفاظ لکھنا کیسا ہے؟

جواب: بجائے سلام کے سلام مسنون یا آداب وغیرہ لکھنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ تغیر مشروع نہیں ہے اگر خط میں کوئی لکھے کہ بعد سلام مسنون عرض ہے اس طرح سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے شریعت میں ایسا سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں ہے۔ (اسلامی تہذیب ص:۵۷)

سوال: بچوں کی طرف سے خطوں میں جو سلام لکھا ہوا آتا ہے ان کو جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک بچوں کو سلام کا جواب بھی لکھنا ہے اور سلام کیساتھ دعا بھی لکھنا ہے۔

(اسلامی تہذیب ص:۵۷)

جماعت کی طرف سے ایک کا سلام

سوال: اگر لوگوں کی ایک جماعت ہے اور پوری جماعت کی طرف سے ایک آدمی بیٹھے ہوئے لوگوں پر سلام کرے تو کیا پوری جماعت کا ذمہ فارغ ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: پوری جماعت کی طرف سے اگر ایک آدمی بیٹھے ہوئے لوگوں پر سلام کرے تو پوری جماعت کا ذمہ فارغ ہو جاتا ہے یعنی شریعت کے رو سے قیامت کے دن ان

لوگوں سے یہ مطالبہ نہ ہوگا کہ آپ لوگوں نے سلام نہیں کیا تھا۔

عن علی عن النبی قال یجزی عن الجماعة اذا مروا ان یسلم احد هم۔ عن زید بن اسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا سلم واحد من القوم اجزا عنهم (الاذکار للنوی ص ۳۸۵)

جماعت کی طرف سے ایک کا جواب

سوال: اگر ایک جماعت ایک آدمی یا بہت آدمی سلام کریں تو کیا ایک آدمی کا جواب کرنے سے پوری جماعت کا ذمہ فارغ ہوگا یا پوری جماعت والوں پر جواب دینا لازم ہے؟

جواب: پوری جماعت سے اگر ایک آدمی جواب کرے کافی ہے البتہ اگر پوری جماعت وعلیکم السلام کا جواب دیدیں تو بہتر ہے۔

عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ویجزی عن الجلوس عن الجلوس ان یرد احدهم۔

(الاذکار للنوی ص ۳۹۵)

پوری جماعت کا سلام نہ کرنا

سوال: اگر لوگوں کی ایک جماعت ہے اور پوری جماعت نے بیٹھے ہوئے پر سلام نہ کیا تو سب گنہگار ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر پوری جماعت نے سلام چھوڑا ہیں سب یکساں گنہگار ہیں اور اسی طرح اگر سب نے سلام کا جواب چھوڑا جماعت میں ایک آدمی نے بھی وعلیکم اسلام نہیں کہا سب گنہگار ہیں قال وان ترکوه کلهم اثموا کلهم (الاذکار للنوی ص ۳۹۴)

خالی گھر میں سلام کرنے کا طریقہ

سوال: کیا خالی گھر میں اندر جانے کے وقت سلام ہے یا نہیں اگر ہے اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

جواب: خالی گھر میں بھی اندر جانے کے وقت سلام کرنا ہے سلام کے بغیر اندر جانا نہیں چاہیے خالی گھر میں سلام کرنا اسطرح ہے السلام علینا وعلیٰ عباد اللّٰہ الصالحین۔ سلام ہے ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔

سوئے ہوئے اور جاگے ہوئے لوگوں پر سلام کا طریقہ

سوال: ایک جگہ ہے مثلاً گھر وغیرہ جس میں دو قسم کے لوگ موجود ہیں کچھ لوگ سوئے ہوئے ہیں اور کچھ جاگے ہوئے ہیں کیا ان پر سلام ہے یا نہیں اگر ہے تو کس طرح ہے؟

جواب: سلام ہے سلام چھوڑنا نہیں چاہیے درمیانہ آواز سے سلام کریں تاکہ سوئے ہوئے لوگ نہ اٹھیں اور جاگے ہوئے لوگ سلام سن کر سلام کا جواب دیدیں۔

روینا فی صحیح مسلم فی حدیث المقداد الطویل قال کنانفع للبنی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نصیبہ من اللبن فیجی من اللیل فیسلم تسلیما لا یو قظ نائما ویسمعو الیقطان

(الاذکار لنوی ص۳۹۳)

فائدہ: جب کوئی مسلمان ایسے لوگوں پر سلام کرے کہ کچھ سوئے ہوئے ہیں اور کچھ جاگے ہوئے تو سنت یہ ہے کہ آواز کو اتنا آہستہ کرے کہ سوئے ہوئے لوگ بیدار نہ ہو جائیں اور جاگے ہوئے لوگ اسکا سلام سنیں۔

قال اما اذا سلم علی ایقاظ عندھم نیام فالسنۃ ان یخفض

صوته، بحيث يحصل سماع الايقاظ ولا يستيقظ النيام

(الاذكار للنوى ص۳۹۳)

سلام کا جواب فوراً واجب ہے یا تاَخیر سے

سوال: سلام کا جواب فوراً واجب ہے یا جواب میں تاخیر کی گنجائش ہے اگر جواب میں کچھ تاخیر ہو جائے تو کیا جواب دینے والا گنہگار ہے یا نہیں؟

جواب: سلام کا جواب سننے کے بعد فوراً واجب ہے اگر جواب میں تاخیر ہو جائے تو وہ جواب جواب شمار نہ ہوگا اور جواب کرنے والا گنہگار بھی ہوگا۔

ويشترط أن يكون الجواب على الغور فان اخره ثم رده لم يعد جوابا وكان اثما بترك الرد (الاذكار للنوى ص۳۹۳)

صرف دل سے سلام کا جواب دینا

سوال: وہ کونسی صورت ہے جس میں سلام کا جواب صرف دل سے دینا چاہیے نہ زبان سے نہیں؟

جواب: جو شخص بیت الخلا میں بیٹھا ہو وہ سلام کا جواب زبان سے نہ دے بلکہ دل میں جواب دے۔

رجل سلم علىٰ من كان فى الخلاء يتغودا و يبول لا ينبغى فى هذه الحالة فان سلم عليه قال ابو حنيفه يردالسلام بقلبه لا بلسانه (الفتاوىٰ الهندية، ج:٥،ص:٣٢٦)

صرف شہادت کے انگھوٹے سے سلام کرنا

سوال: کیا صرف شہادت کے انگھوٹے سے سلام کرنا درست ہے یا نہیں بعض لوگ

معاشرہ میں ایسا کرتے ہیں؟

جواب: صرف شہادت کے انگھوٹے سے سلام کرنا درست نہیں ہے سلام السلام علیکم کا نام ہے نہ ایک انگھوٹے سے اشارہ کا قال ویکرہ السلام بالسبابة

(الفتاویٰ الھندیہ، ج:۵، ص۳۲۶)

صلہ رحمی سلام سے ہوتا ہے

سوال: اگر دو آدمیوں کے درمیان بات چیت ختم ہواور آپس میں کسی قسم کا اسلامی تعلق نہیں رکھتے ہوں تو کیا صرف سلام کرنے سے یا سلام کا جواب دینے سے قطعہ رحمی کے گناہ سے بچ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: صلہ رحمی واجب ہے اور تعلق ختم کرنا حرام ہے تاہم صرف سلام کرنے سے یا ہدیہ بھیجنے سے وہ آدمی قطع رحمی کے گناہ سے بچ جاتا ہے۔

قال الشامیؒ وصلة الرحم واجبة ولو كانت بسلام وتحية وهدية (ردالمحتار، ج:۵، ص۲۹۱)

غائب آدمی کیساتھ صلہ رحمی کرنا

سوال: صلہ رحمی قطعہ کرنے والا اگر موجود نہیں ہے تو اسکے ساتھ صلہ رحمی کرنا کیسا ہوگا؟

جواب: اگر صلہ رحمی قطعہ اور ختم کرنے والا موجود نہیں ہے تو اسکے ساتھ صلہ رحمی سلام بھیجنے سے ہوتا ہے یعنی اسکو چاہیے کہ سلام بھیجے اور قطعہ رحمی کے گناہ سے بچ جائیں۔

قال فی تبیین المحارم وان کان غائبا یصلهم بالمکتوب الیهم (ردالمحتار ج:۵، ص۲۹۱)

ذمی کافر کو تعظیماً سلام کرنا کفر ہے

سوال: کیا ذمی کافر کو تعظیم کرنے کی وجہ سے سلام ہے یا نہیں؟

جواب: ذمی کافر کو تعظیم اور اکرام کی وجہ سے سلام کرنا کفر ہے

قال ولو سلم علی الذمی یکفر لان تبجیل الکافر کفر

(ردالمحتار، ج:۵، ص۲۹۲)

خرید اور فروخت کے وقت سلام

سوال: کیا خرید اور فروخت کے وقت شریعت میں سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خرید اور فروخت کے وقت سلام کرنا جائز ہے اگر خریدنے والے نے سلام کیا تو فروخت کرنے والا پر جواب دینا لازم ہے اور اگر فروخت کرنے والے نے سلام کیا تو خریدنے والے پر سلام کرنا ضروری ہے۔

وأما اذا کان فی حالة المبایعة من المعاملات فیسلم ویجب الجواب (شرح المشکاۃ ج:۱۰، ص:۳۰٤٦)

قاری پر سلام کی تفصیل

سوال: قاری پر دوران قرأت سلام ہو جائے اور قاری سلام کا جواب دیدے تو کیا اس پر دوبارہ اعوذ باللہ پڑھنا لازم ہے یا نہیں؟

جواب: اگر قاری صاحب نے سلام کا جواب دیا تو اس پر دوبارہ اعوذ باللہ پڑھنا لازم ہے قاری کو چاہیے کہ سلام کا جواب اشارہ سے ادا کرے اور اگر اشارہ کے بجائے زبان سے ادا کرے تو اعوذ باللہ کو دوبارہ پڑھنا چاہیے۔

وأما السلام علی القاری فقال الواحدی الأولیٰ ترك السلام

علیه وان سلم علیه کفاه الرد بالا شاره وان رد باللفظ استانف الاستعاذة (شرح المشکاة للطیبی ج:۱۰، ص۳۰٤٦)

سلام کا جواب سلام سے بہتر ہونا چاہیے

سوال: سلام کا جواب سلام کی طرح ہے یا سلام سے زیادہ ہے؟

جواب: سلام کا جواب سلام سے افضل اور بہتر درکار ہے رب ذوالجلال کا حکم ہے فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا یعنی جواب سلام سے اچھے طریقہ پر دیں گے۔

اذا سلم علیکم المسلم فردواعلیه افضل مما سلم او ردوا علیه بمثل ما سلم به فالزیادة مندوبة والمماثله مفروضة (عمدة القاری ج:۲۲،ص۲۳۳)

مجوسی کافر کا سلام کرنا

سوال: اگر مجوسی کافر نے کسی کو سلام کیا تو کیا اسکو جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: حضرت ابنعباسؓ کا قول ہے کہ اسکو سلام کو جاب دینا چاہیے لیکن صرف اس کو وعلیکم کہے وعلیکم السلام نہ کہے کا اس لئے کہ سلامتی کی دعا صرف مومن کیلئے ہے نہ کافر کیلئے۔

عن عکرمة عن ابن عباسؓ قال من سلم علیك من خلق الله فارددعلیه وان کان مجوسیا ذلك بان الله یقول فحیوا باحسن منها اوردو ها قال قتادة فحیوا باحسن منها یعنی للمسلمین اورودو ها یعنی لاهل الذمة

(عمدة القاری ج:۲۲،ص۲۳۳)

یہودی اور نصرانی پر سہواً سلام کرنا

سوال: اگر ایک مسلمان یہودی یا نصرانی پر سہواً سلام کرے یا قصداً کیا اس سلام کی واپسی لازم ہے یا نہیں؟

جواب: سلام کی واپسی لازم نہیں ہے البتہ سلام کرنے والا پر توبہ اور استغفار کرنا لازم ہے کہ اس نے شریعت کے خلاف ورزی کی ہے

سئل مالك عمن سلم على اليهودى او النصرانى سهواً او عمدا او جهلا بالنهى هل يستقيله ذلك فقال لا يستقيله بل يتوب ويستغفر الان كان عمدا

(شرح الزرقانی علی الموطاء، ج:٤، ص ٥٧٠)

غیر مقلد کو سلام

سوال: شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں غیر مقلد کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مقلد کو سلام کرنا درست ہے۔

غیر مقلد کو سلام کا جواب

سوال: غیر مقلد اگر مقلد کو سلام کرے تو کیا اسکو جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: جس طرح غیر مقلد کو سلام کرنا درست ہے اسی طرح غیر مقلدین کے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے۔ (کفایت المفتی، ج:۹، ص ۱۰۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم داڑھی منڈانے کے سلام کا جواب نہیں دیتے

سوال: روضہ اقدس کو داڑھی منڈانے والا اگر سلام کرے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ایک صاحب نے مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی حیات طیبہ میں کوئی قصور کر کے آتا تھا وہ آکر سلام کرتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ ادھر کر لیتے تو جو لوگ داڑھی منڈوا کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر آتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم انکے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان کے سلام کا جواب نہیں دیتا

(اصلاحی مواعظ، ج:۲، ص ۷۵)

فائدہ: مدینہ منورہ کو لوگ کتنے دور دور سے آتے ہیں اور شوق و ذوق سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کو سلام کرتے ہیں افسوس اس بات پر ہے کہ داڑھی نہ ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب نہیں دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو مدینہ منورہ جانے سے پہلے داڑھی رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

راستے میں بیٹھنے کے آداب اور سلام

سوال: راستے میں بیٹھنے کے آداب کتنی ہیں اور کون کون سی ہیں؟

جواب: راستے میں بیٹھنے سے شریعت نے لوگوں کو منع فرمایا ہے لیکن اگر کسی ضروری کام کی وجہ سے بیٹھ گئے تو بیٹھنے کی آٹھ آداب ہیں:

(۱) غیر محرم عورتوں سے نگاہ نیچے کرنا۔ (۲) مظلوم کی مدد کرنا (۳) کمزوروں کی مدد کرنا۔ (۴) راستہ بھول جانے والوں کو راستہ دکھانا۔ (۵) سلام کا جواب دینا۔ (۶) مانگنے والوں کو کچھ دینا۔ (۷) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔ (۸) اپنے تھوک کیلئے سوراخ نکالنا۔

قال الامام الغزالیؒ ولا تجالس علی الطریق فان جلست

فأدبهٗ غض البصر ونصرة المظلوم واغا ثة الملهون وعون الضعيف وارشاد الضال ورد السلام واعطاء السائل والامر بالمعروف والنهى عن المنكر والارتياد لموضع البصاق

(احیاء علوم الدین، ض۲، ص:۲۰۸)

فائدہ: راستے میں بیٹھے ہوئے پر لوگ سلام تو کرتے ہیں لیکن بیٹھا ہوا زبان سے جواب نہیں دیتے صرف سر کے اشارہ سے جواب دیتے ہیں سر کو حرکت دینا نہ سلام ہے اور نہ سلام کو جواب البتہ اگر زبان کیساتھ سر کو حرکت دے تو درست ہے۔

چھوٹی جماعت اور بڑی جماعت ملنے کے وقت سلام کس کا حق ہے

سوال: اگر دو جماعتوں یا دو قسم لوگوں کے درمیان ملاقات ہو جائے تو شرعی اعتبار سے سلام کرنا چھوٹی جماعت پر ہے یا بڑی پر؟

جواب: چھوٹی جماعت یعنی تھوڑے لوگوں کا سلام کرنا بڑے جماعت پر سنت ہے۔

قال الحسن قوم يسقلبون قوما يبدا الاقل بالاكثر قال صلى الله عليه وسلم يسلم القليل على الكثير (محیط، ج:۹، ص۱۰۷)

مسجد میں اندر جانے کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام

سوال: کیا مسجد میں اندر جانے کے وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنا ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: جب مسلمان مسجد میں اندر جانے کا ارادہ کرے تو سنت ہے کہ اپنا دایاں پاؤں آگے کرے اور بایاں پیچھے کرے اور یہ کہے بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اور اسکے بعد درود شریف بھی پڑھے اور جب نکلنے کا ارادہ کرے تو نکلنے کے وقت دایاں

پاؤں پیچھے کرے اور بایاں آگے کرے اور یہ کہے۔ بسم اللہ السلام علیٰ رسول اللہ اور اسکے بعد درود شریف بھی پڑھے۔

قال صاحب الغنية واذا اراد دخول المسجد فليقدم رجله اليمنى ويوخر رجله اليسرىٰ ويقول بسم الله السلام علىٰ رسول الله الهم صل علىٰ محمد وعلىٰ آل محمد واغفرلى ذنوبى وافتح لى ابواب رحمتك وبعد سطور واذافرغ واراد الخروج فليقدم رجله اليسرىٰ ويو خر رجله اليمنى وليقل بسم الله السلام على رسول الله اللهم صلى علىٰ محمد و علىٰ محمد واغفرلى ذنوبى وافتح لى ابواب

(الغنية، ج:١،ص:٧٤)(سنن ابن ماجه ص٥٦)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اندر جانے کیوقت سلام کرتے تھے

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود مسجد میں اندر جانے کے وقت سلام کرتے تھے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب مسجد میں اندر جاتے یا مسجد سے باہر جاتے تو سلام ضرور کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد میں اندر جاتے اور باہر آنے کے وقت سلام ثابت ہے۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل المسجد يقول بسم الله والسلام علىٰ رسول الله واذا خرج قال بسم الله والسلام علىٰ رسول الله (سنن ابن ماجه ص٥٦)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آنے اور جانے کے وقت سلام نہیں چھوڑتے اور ہم کو ابھی تک پتہ بھی نہیں کہ مسجد میں آنیجانے کے وقت سلام ہے۔ زندگی سنت زندہ

کرنے کا نام ہے آئیں آج سے ارادہ کرے کہ مسجد میں آنے جانے کے وقت دعائے مسجد کیساتھ سلام کرنے کی عادت بھی ڈالے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت امت کو سلام کرنے کا امر

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد میں اندر جانے کے وقت سلام کرنے کا امر ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: دو حدیثوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صراحۃً سلام کرنے کا امر ثابت ہے

عن ابی حمید الساعدیؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دخل احد کم المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم لیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتك ابن ماجه ص٥٦۔ عن ابی هریرةؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی للبنی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ویسقل اللھم افتح لی ابواب رحمتك واذا خرج فلیسلم علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولیقل اللھم اعصنمی من الشیطٰن(زاد المعاد ج۲، ص۳۷٤)

فائدہ: قولی اور فعلی دونوں قسم کا سلام مسجد میں جانے کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ہر مسلمان پانچ وقت مسجد جاتے ہیں اگر ہر بار جانے اور آنے کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کریں گے تو یہ دس سلام بنتے ہیں دس سلاموں کا اجر مفت ہر مسلمان کو مل سکتے ہیں۔

سلام اللہ علیکم بازار کا سلام ہے

سوال: سلام اللہ علیکم شریعت کے رو سے سلام ہے یا نہیں اگر ہے تو کہاں ایسا سلام کرنا چاہیے؟

جواب: فقیہہ ابو جعفرؒ سے نقل ہے کہ امام ابو یوسفؒ کے بعض شاگرد جب بازار میں گزرتے تو یہ حضرت اسلام علیکم نہیں کہتے بلکہ سلام اللہ علیکم کہتے کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ اس طریقے سے سلام کیوں کرتے ہوں ان حضرت نے جواب دیا کہ سلام ایک تحفہ ہے اور اسکا جواب فرض ہے اگر بازار والے ہمیں جواب نہیں دیتے ہم پر جواب نہ دینے کی صورت میں امر بالمعروف لازم ہوجاتی ہے اور ہر چہ سلام اللہ تعالیٰ علیکم ۔ہے یہ دعا ہے اگر بازار والے جواب نہ دیں تو ان پر کچھ لازم نہیں ہوتا اور ہم پر امر بالمعروف لازم نہیں ہوتا اس وجہ سے بازار ہم اسی طریقے سے سلام کرتے ہیں تا کہ سلام کا سنت بھی زندہ ہوجائے اور جواب نہ دینے کی صورت میں بازار والے گنہگار بھی نہ ہوجائے۔

حکی عن الفقیه ابی جعفرؒ ان بعضا من العلماء من اصحاب ابی یوسفؒ کان اذا مرفی السوق لم یقل السلام علیکم ولکن قال سلام الله علیکم فقیل له فی ذٰلك فقال التسلیم تحیة واجابة التحیة فرض فاذا لم یجیبو فی لزمنی الامر ابالمعروف فأما سلام الله تعالیٰ علیهم دعاء لیس بتسلیم فلا یلزمهم شی ولا یلزمنی الأمر بالمعروف فاختار سلام الله تعالیٰ (المحیط البرهان ، ج:٦، ص٥٨)

فائدہ: علماء یقیناً انبیاء علیہم السلام کے صحیح وارثین ہیں سلام بھی کرتے ہیں جو سنت ہے اور کسی کے اوپر جواب نہ دینے کی صورت میں گناہ بھی نہیں ڈالتے ہیں عربی کا مقولہ ہے۔النکتة للغار لا للقار

سلام علیکم بہتر ہے یا سلام علیک

سوال: سلام ڈالنے کے وقت سلام علیکم بہتر ہے یا سلام علیک؟

جواب: سلام کرنے کے وقت سلام علیکم بہتر ہے اس لئے کہ جس پر سلام کیا گیا ہو وہ ایک نہیں ہے بلکہ کراماً کاتبین فرشتوں کیساتھ تین ہے تو تینوں کیلئے علیکم کا لفظ استعمال کرنا چاہیے نہ علیک کا لفظ قال وینبغی للسملم اذا سلم علیٰ غیرہ ان یسلم بلفظ الجماعة لان المخاطب تکون معهٗ الملائکة (المحیط البرهانی ، ج:٦، ص٥٨)

وعلیکم بہتر ہے یا وعلیک

سوال: سلام کا جواب دینے کے وقت وعلیکم بہتر ہے یا وعلیک؟

جواب: جس طرح سلام علیکم بہتر ہے اسی طرح وعلیکم جواب دینے کے وقت بہتر ہے دونوں کیساتھ دو فرشتے ہیں۔

وکذلك المجیب اذا رد الجواب ینبغی ان یذکر بلفظ الجماعة لما قلت (المحیط البرهانی ج:٦، ص٥٨)

ایک سلام پر تینوں کا اجر

اگر سلام علیکم لفظ جمع سے ادا ہو جائے تو تین سلاموں کا اجر ملے گا اور اگر سلام علیک لفظ مفرد سے ادا ہو جائے تو ایک سلام کا اجر ملیگا اور اسی طرح اگر جواب دینے والا وعلیک کہے تو ایک جواب کا اجر ملیگا اور اگر وعلیکم کہے تین جوابوں کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ہم پر بے حد مہربان ہے کہ صرف (کم) میں ایک میم کیوجہ سے دو سلام کا اجر دیتا ہے اور (ک) میں صرف میم چھوڑنے کی وجہ سے دو سلام کا اجر کاٹ دیتے ہیں سلام صحیح طریقے سے صحیح الفاظوں میں ادا کرنا چاہیے تاکہ رب کے خزانوں سے پورا اجر مل جائے؟

ایک سلام پر تیس نیکیاں کیسے

سوال: ایک سلام پر سلام کرنے والا کو تیس نیکی کیسے ملے گی؟

جواب: رب ذوالجلال ایک نیکی کرنے والا کو دس کا بدلہ دیتا ہے اور سلام ایک نیکی ہے ورحمۃ اللہ دوسری نیکی ہے اور وبرکاتہ تیسری تو یہ تیس بنتے ہیں یعنی ایک سلام اگر سنت الفاظ سنت طریقے کے مطابق ادا ہو جائے تو رب اس کو ایک سلام کے بدلہ میں تیس نیکیاں دیتے ہیں۔

قال لان الحسنة يجزى صاحبها بعشر امثا لها وذلك بناء على ان كل من السلام ورحمة الله وبركاته حسنة مستقلة فاذا اتىٰ بواحده منها حصل له عشر حسنات وان اتىٰ بها كلها حصل له ثلثون حسنة (دليل الفالحين ، ج:٥، ص٣٢٩)

تیس نیکیاں دونوں کیلئے

سوال: تیس نیکیاں سلام کرنے والا کیلئے ہے یا جواب دینے والا کیلئے بھی ہے؟

جواب: تیس نیکیاں دونوں کیلئے کسی ایک کیلئے خاص نہیں ہے

والاحسن ما قاله المظهرى من ان ذلك بكل من البادى والراد (دليل الفالحين ، ج:٥، ص٣٢٥)

سائل کا سلام اور سلام کا جواب

سوال: اگر سوال کرنے والا گداگر دروازہ میں کھڑے ہو کر سلام کرے رتو کیا اسکو جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اگر گداگر نے دروازہ یا دوکان وغیرہ میں کسی کو سلام کیا تو اسکا جواب واجب

نہیں ہے اس لئے کہ گداگر کا سلام سوال کرنے کا اعلان ہے اور اعلان کا جواب واجب نہیں سلام کا جواب واجب ہے۔

واذا قال السائل علی الباب السلام علیکم لا یجب ردالسلام لان هذا لیس سلام تحیة بل هو شعار لسوالهم

(محیط البرهانی ، ج:٦، ص٥٧)

فائدہ: سلام سنت ہے لیکن سنت زندہ کرنے کیلئے سنت کی نیت بھی ضروری ہے دیکھو سائل نے بھی سنت سلام کیا لیکن سائل کے سلام سے نیت سلام نہ ہونے کی وجہ سے سنت زندہ نہ ہوئی۔ تو ثواب سے بھی محروم ہوا۔

ایک آگے اور ایک پیچھے

سوال: دو آدمی ہیں ایک آگے ہے اور ایک پیچھے ملنے کے وقت آگے آدمی سلام کریگا یا پیچھے؟

جواب: پیچھے آدمی جب آگے آدمی سے مل جائے سلام کرنا پیچھے پر ہے نہ آگے والا پر تاہم اگر آگے والا آدمی نے سلام کیا تو یہ بھی درست ہے۔

قال صاحب المحیط البرهانی ویسلم الذی یا تیك من خلفك

اور حدیث بھی ہے

قال صلی الله علیه وسلم ویسلم الذی یا تیك من خلفك

(المحیط البرهانی ، ج:٦، ص٥٧)

جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تھے

سوال: کیا جمعہ کے دن مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تھے؟

جواب: جمعہ کے دن مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہونے کے بعد منبر کیساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتے تھے۔

عن ابن عمرؓ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد یوم الجمعۃ سلم علیٰ من عند منبرہ من الجلوس (اعلاء السنن، ج:۸، ص۸۲)

حضرت ابن مسعودؓ کا ایک موقع پر سلام کا جواب نہ دینا کیوں

سوال: حضرت ابن مسعودؓ نے ایک سلام کرنے والا کو جواب کیوں نہیں دیا؟

جواب: حضرت طارق ابن شہاب نے ایک مرتبہ حضرت ابن مسعودؓ سے عرض کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن ایک آدمی نے تم پر سلام کیا اور آپ نے اس کے جواب دیں یوں کہا کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا یعنی آپ نے وعلیکم السلام نہیں کہا یہ کیوں؟ حضرت ابن مسعودؓ نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے قریب سلام مخصوص ہو جائے گا یعنی عام لوگوں کی بجائے خاص لوگوں کو سلام کیا جائیگا۔ تجارت اتنی پھیل جائے گی کہ بیوی شوہر کے ساتھ تجارت میں ہاتھ بٹائے گی اور رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی۔ (مسند احمد مترجم اردو ص ۳۷۸۵)

سلام بات شروع کرنے سے پہلے سنت ہے

سوال: پہلے سلام کرنا چاہیے یا بات شروع کرنی چاہیے اور اگر سلام سے پہلے بات شروع ہو جائے تو کیا ایسا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

جواب: سلام بات شروع کرنے سے پہلے کرنا چاہیے اگر کسی نے سلام کرنے سے پہلے بات شروع کی یہ سنت کی خلاف ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

سلام بات شروع کرنے سے پہلے ہے۔

عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام قبل الکلام (الاذکار للنوی ص:۴۰۰)

سلام بہتر ہے یا سلام کا جواب

سوال: سلام کرنا ثواب اور اجر کے اعتبار سے بہتر ہے یا جواب دینا؟

جواب: حدیث کے رو سے سلام کرنے والا جواب دینے سے ثواب اور اجر کے اعتبار سے بہتر ہے اگرچہ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب ہے لیکن سلام وہ سنت ہے جو اس واجب سے ثواب کے اعتبار سے زیادہ ہے اس لئے کہ جواب والا نے جو نیکی حاصل کی ہے وہ سلام کرنے والے کی برکت سے حاصل کی ہے اگر سلام کرنے والا سلام نہ کرتا تو جواب دینے والے کو ثواب بھی نہ ملتا۔

کیا مردے زندوں کے سلام کا جواب دیتے ہیں

سوال: قبرستان میں داخل ہوتے وقت جو السلام علیکم یا اھل القبور کہا جاتا ہے تو کیا نئے اور پرانے مردے سب جواب دیتے ہیں؟

جواب: سب جواب دیتے ہیں خواہ نئے ہوں یا پرانے

عن ابن عباسؓ مرفوعاً مامن احد یمر بقبر أخیه المسلم کان یعرفة فی الدنیا فیسلم علیه الا رد اللہ علیه روحه حتی یرد علیه السلام (فتاویٰ محمودیة، ج:۱، ص۵۷۱)

حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب بھی ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے قبر پر گزرتے ہیں اور دنیا میں ایک دوسرے کو جانتے تھے پس جب

زندہ مردہ پر سلام کریں تو اللہ تعالیٰ اپنے قدرت سے میت کی روح واپس کر کے زندہ کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃؓ قال اذا مرلرجل بقبر أخیہ یعرفہٗ فسلم علیہ رد علیہ السلام وعرفہٗ واذا مر بقبر لا یعرفہٗ فسلم علیہ رد علیہ السلام (کتاب الروح، ص: ۲۰)

فائدہ: میت زندہ کو جانتے بھی ہے اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں اگر زندہ زندہ کو سلام کرے شاید کسی دنیاوی معاملہ کی وجہ سے جواب نہٰں دیتے البتہ مردہ زندہ کو سلام کا جواب ہر حال میں دیتے ہیں۔ تو جس طرح زندہ کو سلام چھوڑنا نہیں چاہیے اسی طرح مردوں کو بھی سلام چھوڑنا نہیں چاہیے اور مردوں کو سلام کرنا حقیقت میں مردوں کیلئے سلامتی کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو برزخی زندگی میں سلامتی عطا فرمائیں یہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شفقت اپنی امت پر کہ نومردوں کیلئے بھی سنت چھوڑے ہیں اور مردوں کیلئے بھی۔

سلام لاعلیکم

سوال: وہ کونسا صحابی ہے جو سلام علیکم کے بجائے سلام لاعلیکم کہا کرتے تھے؟

جواب: حضرت ام ایمنؓ کی زبان میں کچھ لکنت تھی چنانچہ جب وہ کسی مجلس میں جاتے تو سلام علیکم کی بجائے سلام لاعلیکم کہا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دی تھی۔

زیادہ عورتوں کا ایک آدمی کو سلام

سوال: اگر بہت سی عورتیں ایک آدمی کیساتھ ملاقات کریں تو ان کیلئے اس آدمی کو

سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اگر فتنہ میں واقعہ ہونے کا اندیشہ ہو تو سلام کرنے سے نہ کرنا بہتر ہے۔

سوال: اگر مرد زیادہ ہوں اور عورت ایک ہو تو کیا زیادہ مرد ایک عورت کو سلام کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں اس لئے کہ فتنے کا اندیشہ نہیں ہیں۔

سوال: بہت سی عورتوں کو ایک آدمی سلام کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کر سکتا ہے اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو

قال فان کن النساء جماعة فسلم علیهن الرجل او کان الرجال جماعة فسلمو اعلیٰ المراة الواحدة جاز اذا لم یخف علیهن ولا علیه ولا علیهم فتنة

فائدہ: سنت زندہ کرنے میں اگر فتنے کا اندیشہ ہو تو سنت چھوڑ کر فتنہ سے بچنا چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورتیں شیطن کا پکڑنے کیلئے ایک اہم جال ہے

قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم النساء حبائل الشیطٰن

اور اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اے نبی کے بیبیوں کسی کیساتھ باتیں نرم لہجہ میں نہ کریں جس کے دل میں زنا کاری کی بیماری ہو اس میں طمع پیدا ہو جائے۔

قال اللّٰه تعالیٰ فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبه مرض۔

اذان کے بعد امیر المومنین کو سلام اور تثویب

سوال: اذان کے بعد نماز کو بلانے کی خاطر اذان کرنے والا امیر المومنین کو سلام کر

سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: حضرت امام ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ اذان کے بعد اگر اذان دینے والا امیر المومنین کے پاس جا کر کہے (السلام علیک ایھا الامیر ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) یعنی پہلے سلام کرے اور سلام کے بعد اسکو اعلان کرے کہ نماز کی طرف آؤ کامیابی کی طرف آؤ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ امراء حضرت مسلمانوں کی حاجات اور ضروریات میں مشغول ہوتے ہیں اور خود حضرت بلالؓ اذان دینے کے بعد حجرہ مبارکہ کے دروازہ میں کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ نماز کا وقت ہے

قال ابو یوسفؒ لا اریٰ باساً أن یقول الموذن للأمیر فی الصلوٰت کلھا السلام علیك ایھا الأمیر ورحمة اللّٰه وبرکاته حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح برحمك اللّٰه

(الفتاویٰ الھندیه، ج:۱، ص۸۹)

منبر پر چڑھنے کے بعد خطیب کا سلام

سوال: منبر پر چڑھنے کے بعد خطیب کیلئے لوگوں کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت جابر ابن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ جب بھی منبر پر تشریف فرما ہوتے تو لوگوں کو خطبہ سے پہلے السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے تھے۔

عن جابر بن عبداللّٰہؓ ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم کان اذا صعد المنبر سلم

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان ذی النورینؓ

• یعنی خلفاء ثلاثہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منبر پر السلام علیکم کہا کرتے تھے

عن الشعبی قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا صعد المنبر یوم الجمعة استقبل الناس یوجھه وقال السلام علیکم وکان ابو بکرؓ وعمرؓ و عثمانؓ یفعلونه

(إعلاء السنن، ج:٤،ص ٨٢)

فائدہ: حضرت مولانا ظفر احمد العثمانیؒ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک احادیث مذکورہ کی بنا پر منبر پر چڑھنے کے بعد سلام مشروع ہے

قلت والمختار عندی بالاحادیث المذکور القول بمشروعیته (اعلاء السنن ، ج:٤، ص ٨٣)

علماء جمعہ اور عیدین کے دن منبر پر چڑھنے کے بعد التزام کیساتھ سلام کرتے ہیں میں نے خود حرمین شریفین کے ائمہ حضرات دیکھے ہیں کہ منبر پر نیچے بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتے تھے۔

سوال: کیا دوران خطبہ سلام کرنا درست ہے یا نہیں اور اگر دوران خطبہ سلام ہو جائے تو جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: دوران خطبہ سلام کرنا سنت نہیں ہے اور نہ سلام کا جواب دینا واجب ہے برابر ہے کہ عیدین کا خطبہ ہو یا جمعہ کا۔

قال ولا یسلم عند الخطبة یوم الجمعة والعیدین وبعد سطر ولاان یر دوالسلام وقت الخطبة (ھندیه، ج:٥، ص ٣٢٥)

سوال: خطبہ کے دوران سلام کا جواب دینا نہیں ہے کیا خطبہ ختم ہونے کے بعد سلام کا جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: حضرت امام محمدؒ کہتے ہیں کہ خطبہ کے بعد سلام کا جواب دینا چاہیے۔

قال هل يرد بعد الفراغ من الخطبة علىٰ قول محمدؒ يرد

(هنديه ، ج:٥، ص٣٢٦)

مشرک پر سلام

سوال: شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں مشرک کافر کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مشرک کافر کو کسی بھی مسلمان کیلئے سلام کرنا درست نہیں ہے اس لئے کہ سلام میں سلامتی کا دعا ہے اور مشرک کافر کیلئے ہدایت اور ایمان کی دعا کرنی چاہیے البتہ سلامتی کی دعا نہیں ہے سلامتی کی دعا صرف مسلمان کیلئے ہے۔

قال ولا يجوز البدأة با لسلام على المشرك بحال فان بدأه مشرك رد عليه بان يقول وعليك (الغنية،ج:١، ص٣٩)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم یہودوں اور نصاریٰ کو سلام نہ کرو

قال النبى صلى الله عليه وسلم لا تبدا واليهود والالنصارى بالسلام (الغنية ، ج:١، ص٣٩)

سلام کے بعد خیریت دریافت کرنا

سوال: سلام کرنے کے بعد کوئی اور سنت یعنی خیر خیریت دریافت کرنا کہ آپ کیسے ہوں رات کیسے گزری وغیرہ وغیرہ ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: سلام کے ساتھ یہ پوچھنا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ رات کیسی گزری حضرت ابو السید الساعدیؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کے پاس جا کر کہا السلام علیکم حضرت عباسؓ اور ان کیساتھ موجود لوگوں نے کہا

وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا کہ آپ نے کیسے صبح کی تو انہوں نے کہا الحمد للہ خیریت سے صبح ہوئی۔

عن جدہ ابی السید الساعدیؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم للعباس بن عبدالمطلب اذ دخل علیھم فقال السلام علیکم قالو اوعلیك السلام ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ قال کیف اصبحتم قالوا بخیر نحمد اللّٰہ فکیف اصبحت بابینا وامنا یا رسول اللّٰہ قال اصبحت بخیرو رحمۃاللّٰہ

(سنن ابن ماجہ، ص:۲۶۳)

فائدہ: سلام کرنا بھی سنت ہے اور سلام کیساتھ خیریت دریافت کرنا بھی سنت ہے پشتون قوم کی عادت یہی ہے کہ سلام کے بعد خیر خیریت ضرور پوچھتے ہیں تاہم سنت کی نیت کرنا ان کیلئے ایک اہم چیز ہے۔

اگر قوم کے بغیر اجنبی شخص سلام کا جواب دیدے

سوال: اگر بہت سے لوگ بیٹھے ہیں ایک آدمی آکر بیٹھے ہوئے لوگوں کو اس نے سلام کیا بیٹھے ہوئے لوگوں کے بغیر کوئی اور شخص نے وعلیکم السلام کہا تو کیا بیٹھے ہوئے لوگوں کا ذمہ فارغ ہو جائیگا یا نہیں؟

جواب: جس کو سلام نہیں کیا گیا ہے اگر اس نے بیٹھے ہوئے لوگوں کے بجائے سلام کا جواب دیا تو بیٹھے ہوئے لوگ سب گنہگار ہے۔ پشتو میں ایک مثال موجود ہے (باران پہ دری سری وشو روضری دڈگرنہ یو رے) سلام کس کو ہوگیا اور جواب کس نے دیا۔

قال واتفق اصحابناؒ علیٰ انہ لورد غیر ھم لم یسقط الرد عنھم بل یجب علیھم ان یردوا فان اقتصرو اعلیٰ رد ذٰلك الا جنبی أثموا۔ (الاذکار للنوی، ص:۳۹۵)

کانا پر سلام کرنے کا طریقہ

سوال: کیا بہرہ (جو نہیں سنتے) کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں اگر ہے تو اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: کانا کو سلام کرنا چاہیے البتہ کانا پر سلام کرنے کیساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی کرنا چاہیے تا کہ کانا سمجھ جائے۔

قال المتولی اذا سلم علی اصم لا یسمع فینبغی ان یتلفظ بلفظ السلام لقدرته علیه و یشیر بالید حتی یحصل الا فهام ویستحق الجواب (الاذکار للنوی، ص۳۹۶)

سوال: اگر کانا کو صرف زبان سے سلام کرے ہاتھ کا اشارہ نہ کرے تو کیا کانا پر جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: ہاتھ کے اشارہ کے بغیر کانا پر جواب دینا واجب نہیں ہے اس لئے کہ وہ سنتے نہیں جو سنتے نہیں وہ مکلف ہی نہیں

قال فلولم یجمع بینهما لا یستحق الجواب

(الاذکار، ص۳۹۶)

اگر کانا آدمی کسی کو سلام کرے

سوال: اگر کانا آدمی کسی کو سلام کرے تو کانا کو جواب دینے کا طریقہ کار کیا ہے؟

جواب: زبان اور ہاتھ کا اشارہ دونوں ملا کر جواب دینا چاہیے تا کہ کانا سمجھ سکے کہ مجھے سلام کا جواب مل گیا۔

قال وكذالو سلم عليه اصم اراد الرد يتلفظ باللسان ويشير بالجواب ليحصل الافهام (الاذكار للنوى، ص: ٤١٠)

داڑھی منڈانے والے کو سلام اور سلام کا جواب

سوال: داڑھی منڈانے کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں اور اسی طرح داڑھی کترانے والے کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں اور ان کے سلام کا جواب دینا ہے یا نہیں؟

جواب: داڑھی منڈانا حرام ہے ایک مشت یا قبضہ سے کم کرنا کسی کے نزدیک مباح نہیں یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسا شخص مقبول الشھادۃ بھی نہیں اور عادل بھی نہیں اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے تو فاسق معلن کو سلام کرنا بھی مکروہ ہے یعنی جو علی الاعلان گناہ کرتا ہے وہ فسق میں سب سے آگے ہیں

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۱۹، ص۱۰۶)

آج کل تو سب لوگ پورے دنیا میں یا داڑھی منڈاتے ہیں یا کتر واتے ہیں الا ماشاء اللہ تھوڑے سے لوگ جو مشت نمونہ خروار کے برابر داڑھی رکھنے والے ہیں اور گناہوں میں اکثر لوگ تقریباً مبتلا ہیں اس لئے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر خواہی کی نیت سے سلام کرنا چاہیے۔

تاش کھیلنے والوں کو سلام

سوال: اگر کسی جگہ پر تاش کھیلا جارہا ہو تو کیا ایسی جگہوں میں تاش کھیلنے والوں کو سلام کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: چوسر وغیرہ کھیلنے والوں کو سلام کرنے کی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمھما اللہ نے ممانعت فرمائی ہیں اور امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ان کو سلام کرلیا جاوے اس نیت سے

کہ جتنی دیر بھی سلام کی وجہ سے اس کی توجہ کھیل سے ہٹ کر دوسری طرف منتقل ہو جائے تو اچھا ہے۔ (فتاویٰ محمدیہ، ج:۱۹، ص۱۰۹)

حقیقتاً موجودہ معاشرہ میں نیک اور دیندار ایسے لوگ بہت کم ہیں ہر انسان نے کبیرہ گناہ کا ہار اپنے گلے میں آویزاں کیا ہے بس سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے اور امت کو خیر پہنچانے کی نیت سے اور ان کو گناہ کے کاموں سے ذکر اللہ کی طرف متوجہ کرنے کی خاطر السلام علیکم چھوڑنا نہیں چاہیے۔

ایسے لوگوں کو سلام چھوڑنا نفرت اور عداوت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ امر خداوندی کے خلاف ورزی کی وجہ سے ہے گنہگار سے مسلمان کیلئے نفرت اور عداوت کرنا نہیں ہے۔ گنہگار کے گناہ سے نفرت کرنا اور عداوت کرنا چاہیے۔

گھٹنے کھلے رکھے ہوئے کو سلام

سوال: ایک آدمی گھٹنے کھلا ہوا بیٹھا ہے گھٹنے عورت ہے عورت کا چھپانا فرض ہے اور نہ چھپانا حرام تو کیا ایسے طرح شخص کو سلام کرنا شریعت میں درست ہے؟

جواب: احناف کے نزدیک گھٹنا عورت ہے اور عورت کو کھولنے والوں کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ قال ودع کافراً ایضا و مکشوف عورۃ

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۱۹، ص۸٤)

آجکل کے پینٹ اور شرٹ میں اکثر اوقات گھٹنے نظر آتے ہے شرم کی بات ہے کہ ہمارے موجودہ طبقے کا لباس ایسا ہوا کہ ان کو سلام کرنا بھی ثواب نہیں ہے۔

شیعوں کے سلام کا جواب

سوال: شیعہ لوگ اگر اہل السنت والجماعت والوں کو سلام کریں تو جواب میں وعلیکم

السلام کہنا چاہیے یا صرف وعلیکم؟

جواب: شیعہ لوگ سب کافر نہیں ہیں جو شیعہ فاسق ہیں کافر نہیں ان کو سلام کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دینا چاہیے اور جو شیعہ کافر ہیں ان کے جواب میں صرف وعلیکم کہہ دینا چاہیے۔

قادیانی کو سلام کا جواب

سوال: اگر کوئی قادیانی مسلمان کو سلام کرے ان کو جواب دینا چاہیے یا نہیں یا خود مسلمان ان کو سلام کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: قادیانی نے نصوص قطعیہ کے خلاف اپنا عقیدہ اپنی کتابوں میں لکھا ہے اس لئے وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں جو مسلمان قادیانی مذہب اختیار کر لیتا ہے اس کا بھی وہی حکم ہے اسکو سلام کرنا اور اسکے سلام کا جواب دینا جائز نہیں ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۱۹، ص۱۰۰)

فرقہ خاکساری کیساتھ سلام

سوال: فرقہ خاکساری کو سلام کرنا کیسا ہے اور فرقہ خاکساری کے عقائد کیسے ہیں؟

جواب: عنایت اللہ مشرقی بانی خاکسار نے اپنی تحریرات میں عقائد اسلام کا استھزاء کیا ہے اور سخت ترین توہین کر کے بنیادی چیزوں کا انکار کر دیا ہے۔ اس لئے وہ علمائے اسلام کے فتویٰ کے مطابق کافر ہے۔ ایسے لوگوں کو سلام کلام تعلق رکھنا جائز نہیں ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۱۹، ص۱۰۱)

سوال: کسی کو منافق کہہ کر سلام کا جواب نہ دینا کیسا ہے کہ فلاں منافق ہے اس لئے سلام کا جواب نہیں دیتا ہوں؟

جواب: مسلمان کو منافق کہنا غلط ہے اگر طبعیت میں کسی مسلمان سے ذاتی معاملات کی بناء پر غصہ ہو تو تین روز سے زیادہ سلام و کلام بند نہیں کرنا چاہیے۔

(فتاویٰ محمودیہ، ج:۱۹، ص:۱۰۵)

سوال: اگر ایک شخص کسی مجلس میں جا کر سلام نہ کرے مگر مجلس میں بیٹھا ہوا شخص نے اس کو سلام کیا تو ایسا کرنا جائز ہے اور سلام کرنے والے کو کچھ ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب: اگر آنے والا نے سلام نہیں کیا اور خاموشی کیساتھ مجلس میں بیٹھ گیا اور دوسرے شخص نے مجلس میں اسکو سلام کیا تو اسکو سلام کرنا گناہ نہیں بلکہ سلام کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بہت اجر دیگا۔ (فتاویٰ محمودیہ، ج:۱۹، ص ۶۳)

استنجاء کرتے وقت سلام

سوال: استنجا خشک کرنے کے وقت سلام کا جواب دینا چاہیے یا نہیں اور خود استنجا خشک کرنے کے وقت سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: استنجا خشک کرنے کے وقت سلام کرنا بھی ہے اور سلام کا جواب بھی ہے۔

(اسلامی تہذیب، ص:۶۴)

سوال: حالت حیض میں (ماہ واری) حائضہ عورت کسی کو سلام کر سکتی ہیں یا نہیں نیز سلام کا جواب دے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ حائضہ عورت سلام کر سکتی ہے اور سلام کا جواب بھی دے سکتی ہے۔ (اسلامی تہذیب، ص ۶۴)

سوال: جب مجلس جمی ہوئی ہو اور گفتگو ہو رہی ہو تو آنے والے کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: اگر مجلس جمی ہوئی ہو اور گفتگو ہو رہی ہو تو آنے والے کو سلام کرنا نہیں ہے اس لئے کہ سلام کرنے سے گفتگو کا سارا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور پورا مجمع پریشان ہو جاتا ہے

یہ آداب مجلس کے خلاف ہے اس سے دوسروں کو تکلیف اور پریشانی پہنچ جاتی ہیں۔

سوال: اگر مجلس میں کوئی خاص گفتگو ہو رہی ہو تو نیا آنے والا سلام کریگا یا نہیں؟

جواب: اگر خاص گفتگو ہو تو نئے آنے والے کو چاہیے کہ چپکے سے نظر بچا کر بیٹھ جائے پھر موقع پا کر سلام کر سکتا ہے۔

ایک صاحب کا اعتراض

ایک سمجھدار آدمی یہاں آتے ہی چپکے بیٹھ جاتا ہے سلام بھی نہیں کرتا ایک صاحب نے اعتراض کیا کہ تم بڑے بدتہذیب ہو کر بلا سلام آکر بیٹھ جاتے ہو انہوں نے کہا کہ تم بڑے بدتہذیب ہو کہ کام کے وقت سلام کرتے ہو فقہائے کرامؒ نے ایسے وقت میں سلام کو مکروہ فرمایا ہے (اسلامی تہذیب، ص:۵۹)

سوال: بعض لوگ سلام کے وقت ہاتھ اٹھا کر پیشانی پر لگاتے ہیں کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: سلام کے وقت ہاتھ اٹھانا ثابت ہے البتہ پیشانی پر لگانا ثابت نہیں ہے تو سلام کے وقت پیشانی پر ہاتھ لگانے سے احتراز بہتر ہے۔ (اسلامی تہذیب، ص:۵۹)

ایک بزرگ کا حیرت انگیز قول

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کیساتھ مشغول ہونے والے کو اپنی طرف مشغول کرے اسکو اسی وقت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی لاحق ہوتی ہے کتنی حسرت اور افسوس کی بات ہے ایسا نہ ہو کہ اس طرح سلام کرنا ہمارے لیے رب کی ناراضگی کا سبب بن جائے۔ سلام سوچ سمجھ سے کرنا چاہیے۔ سلام کرنے میں موقعہ شناسی ایک اہم اور ضروری چیز ہے۔ دین سے ناآشنا لوگ صرف سلام جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے لیکن سنت سلام کیلئے سنت جگہیں تلاش کرنا ضروری ہیں اور سنت سلام کو

مکروہ جگہوں سے بچانا ہے۔ سلام ایک موتی جیسی چیز ہے اور مکروہ جگہیں گندہ برتن کے مترادف ہیں تو موتی کو گندہ برتن میں نہیں ڈالنا چاہیے۔

سلام کے الفاظ کہاں تک

سوال: سلام کے الفاظ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں نیز سلام کے اختلافی الفاظ جو صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے وہ بھی ذکر کریں؟

جواب: سلام کے بارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے الفاظ یہ ہے:۔

(۱) ایک چرواہے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا جواب دیا ہے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ،

(۲) حضرت ابن عمرؓ پر ایک شخص نے یہ سلام کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والغادیا والرائحات اور حضرت ابن عمرؓ نے یہ جواب دیا وعلیک الفا۔

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابیؓ آکر کہا السلام علیکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہا دس اسکے بعد دوسرا صحابیؓ آکر کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیس پھر تیسرا آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تیس چوتھے نے آکر کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرۃ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا چالیس یعنی پہلا سلام کرنے والا نے دس نیکیاں حاصل کی دوسرے شخص نے بیس حاصل کیے تیسرے شخص نے چالیس نیکیاں حاصل کیں سلام کے الفاظ مختلف ہیں تاہم حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہر چیز کیلئے ایک حد مقرر ہے اور سلام کی حد وبرکاتہ ہے۔

قال ابن عباسؓ لکل شئی منتھیٰ ومنتھی السلام وبرکاتہ

(۴) قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے کہ جو بھی آپ کو سلام کرے آپ اس سے بہتر طریقے سے جواب دو (فحیوا باحسن منھا) علامہ قرطبیؒ کہتے ہیں احسن کا

مطلب یہ ہے کہ جواب کے الفاظ سلام کے الفاظ سے زیادہ ہو۔

(خلاصہ) بہتر یہ ہے کہ سلام اور جواب سلام دونوں وبرکاتہ تک ہو ان الفاظ سے متجاوز نہ ہو البتہ اگر کسی سلام کرنے والا یا جواب دینے والا نے ان الفاظوں سے تجاوز کیا تو شرعی اعتبار سے جواز کے گنجائش موجود ہے۔ حضرت عمرؓ خود فرماتے ہیں کہ سلام وبرکاتہ تک ہے امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ سلام وبرکاتہ تک ہے اور اسی پر فقہاء کرام کا فتویٰ بھی دیا ہیں اور سنت کا اتباع بھی ہے:

قال محمد وبه نأخذ اذا قال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فان اتباع السنة افضل

(۶) حضرت زید ابن ثابتؓ نے حضرت معاویہؓ کو خط لکھ کر کہا السلام علیکم یا امیر المومنین ورحمة الله وبركاته ومغفرته وسلم صلوته

(۷) حضرت زید ابن ارقمؓ کہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرۃ (مؤطا امام محمد)

عورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

سوال: کیا عورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تھے نیز عورتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی سلام کیا ہیں؟

جواب: (۱) حضرت اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں پر گزرے تو گزرنے کیساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا۔

عن اسماء بنت يزيد قالت مَرّ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى نسوة فسلم علينا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی پوری جماعت کو سلام کیا۔

(۲) حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ مسجد میں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسجد میں سلام کیا

عن اسماء ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مر فی المسجد یوما وعصبة من النساء قعود فاومأ بیدہ بالتسلیم

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کو سلام ہاتھ کے اشارہ سے آیا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ہاتھ اٹھا کر سلام کیا سلام کیساتھ ہاتھ اٹھانا بھی ثابت عمل ہے۔

(۳) حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر گزرنے کے وقت سلام کرتے تھے

عن جریرؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مر علیٰ نسوة فسلم علیھن (الاذکار للنوی، ص:۴۰۳)

(۴) حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ جب بھی گھر میں داخل ہوں تو اپنے اہل وعیال کو سلام کرو۔

عن قتادة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دخلتم بیوتا فسلّموا علیٰ اھلہ

اہل سے مراد بیوی بیٹی وغیرہ ہیں۔

(۵) حضرت انسؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی آپ اپنے گھر میں داخل ہوتے ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو یہ آپ کیلئے بھی برکت ہے اور آپ کے اہل وعیال گھر والوں کیلئے بھی برکت ہے

عن انسؓ ان رسول اللّٰہ قال یبنیٰ اذا دخلت بیتك او علیٰ

اهلك فسلم يكون بركة عليك و علىٰ اهل بيتك

سلام کس کیلئے برکت

يكون بركة عليك وعلىٰ اهل بيتك اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے کرنے والا کیلئے برکت ہے اور اس کے بد جس پر کیا گیا ہو اس کیلئے برکت اور جس مکان میں سلام رائج العمل ہو اس مکان میں سلام کی وجہ سے مبارک ہوگا یعنی خیر کا مرکز بن جائے گا۔

(۶) امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ سلام کا سب سے زیادہ حقدار آپکا اہل یعنی آپکی بیوی بیٹی سب سے زیادہ حقدار ہے

وقال الزهريؒ اذا دخلت بيتك فسلم علىٰ اهلك فهم أحق من سلمك عليه

(خلاصہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہا عورتوں پر مسجد میں اور غیر مسجد میں سلام کرنا ثابت ہے تو عورتوں کو سلام کرنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفہ ہے، یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سب سے زیادہ حقدار سلام کرنے میں آپ کی بیوی اور بیٹی ہے۔

ہم ہر کسی کو سلام کرتے ہیں لیکن گھر میں گھر والوں کو سلام نہیں کرتے ہیں، مسلمان کو چاہیے کہ سب سے پہلے سلام کرے قال صلی اللہ علیہ وسلم السلام قبل الکلام گھر میں اندر جانے کے وقت سب سے پہلے سلام سنت ہے۔

دہقان کو سلام

سوال: دہقان کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟ اگر چاہیے تو کس طرح اور کس نے کیا ہے؟

جواب: حضرت منصورؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم اور مجاہد دونوں سے پوچھا کہ

دہقان کو میں کس طرح خط لکھونگا۔ حضرت ابراہیمؒ نے کہا کہ آپ دہقان کو خط لکھنے کے وقت السلام علیکم لکھا کریں اور مجاہدؒ نے کہا کہ دہقان کہ سلام

علیٰ من متبع الھدیٰ لکھو عن منصور قال سألت ابراھیم و مجاھداً کیف اکتب الی الدھقان قال ابراھیم اکتب السلام علیکم وقال مجاھد اکتب سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ (مصنف عبدالرزاق، ج:٦، ص:١٣)

فائدہ: اگر کسی مسلمان کو خط لکھنا ہو تو السلام علیکم لکھنا چاہیے اور اگر غیر مسلم کو لکھنا ہو تو سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ سے لکھنا چاہیے۔

حضرت ابن عباسؓ نے ایک دہقان کو خط لکھنے کے وقت دہقان کو سلام بھی لکھا دہقان نے جواب میں لکھا آپ نے جھوٹ بولا ہے سلام صرف اللہ تعالیٰ کا نام ہے

عن رجل عن ابن عباسؓ انہٗ کتب الیٰ رجل من الدھا قین سلم علیہ فقال لہ کذلك فی ذلك ان اللّٰہ ھو السلام

(مصنف عبدالرزاق، ج:٦، ص١٣)

دوران جنگ کافر کا سلام

سوال: اگر میدان جنگ میں جنگ کے وقت ایک کافر مجاہد کو سلام کرے کیا سلام کے بعد کسی کافر کو قتل کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: دوران جنگ اگر کسی کافر نے مجاہد کو سلام کیا تو سلام کے بعد فوراً اسکو کلمہ توحید کی تلقین کرنا چاہیے اگر اس نے کلمہ کہا تو یقیناً مسلمان ہے اسکو قتل کرنا درست نہیں ہے اور اگر اس کافر نے کلمہ کہنے سے انکار کر لیا تو اسکو قتل کرنا ہوگا

قال وکذلك ھذا الذی قال سلام علیکم یکلف الکلمۃ فان

قالها تحقق رشاده وان ابیٰ تبین عناده وقتل

(تفسیر القرطبی، ج:۵، ص:۳۳۹)

فائدہ: کلمہ سے انکار کی صورت میں یہ سلام کافر کا ہے اور کافر سلام بولنے پر کلمہ کے بغیر مسلمان نہیں ہوتا ہے تو کلمہ کے بغیر بولا ہوا سلام کا جواب نہیں ہے صرف وعلیکم کہنا کافی ہے۔

جاہل کو جہل کی وجہ سے سلام

سوال: ایک مسلمان شخص اگر کسی کے ساتھ بیوقوفی کی باتیں کرتا ہے اور یقیناً بیوقوف بھی ہے سمجھدار نہیں ہے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیے عربی کا مقولہ ہے عاقل کو اشارہ کافی ہے یعنی صرف اشارہ کرنے سے بات سمجھتے جاتے ہیں اور جاہل کیلئے مارنا تو مارنے کے بغیر اس سے نجات اور خلاصی کا راستہ کیا ہے۔

جواب: علماء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اس کو سلام علیکم کرے یہ نجات کا راستہ ہے

وقد اتفق الناس علیٰ أن السفیه من المومنین اذا جفاك أن تقول له سلام علیك (تفسیر القرطبی، ج:۱۳، ص ۷۰)

چھت کے اوپر شخص کو سلام

سوال: اگر ایک شخص چھت کے اوپر کھڑا ہے یا بیٹھا ہے کیا نیچے سے اس کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں اور چھت والا شخص کو جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: چھت کے اوپر کھڑے ہوئے شخص کو سلام کرنا درست ہے اور اسکو جواب دینا بھی واجب ہے

قال حدثنی الخلیل قال اتیت ابا ربیعة الأعرابی وقال من

اعلم من رأيت فاذا هو على سطح فلما سلمنا رد علينا السلام (تفسير القرطبی، ج:۱۳، ص۷۰)

فائدہ: مسلمان کیساتھ ملنا جہاں بھی ہوں خواہ کنویں میں کیوں نہ ہو تو سلام کرنا سنت ہے اور سلام چھوڑنا سنت کی مخالفت ہے دیکھو علامہ خلیل نے ابو ربیعہ کو سلام کیا ہے اور ابو ربیعہ خلیل کہتے ہیں کہ اس زمانے کا بڑا عالم تھا اس نے چھت سے وعلیکم السلام کہا ہے۔ ہم اگر چھت کے اوپر کسی کو دیکھتے ہیں تو سلام سے پہلے یہ کہتے ہیں اے فلاں چھت کے اوپر کیا کرتے ہو۔

عاشق کو معشوق کا دیدار کافی ہے
مؤمن کو نبی کا سلام کافی ہے
عاشق کا جینا معشوقہ کے دیدار میں ہے
مسلم کو بس یہی گفتار کافی ہے

سلام کیساتھ مصافحہ کرنا

سوال: کیا سلام کیساتھ مصافحہ یعنی ہاتھ ملانا بھی سنت ہے یا صرف سلام سنت ہے؟

جواب: سلام کیساتھ مصافحہ کرنا یعنی ہاتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کیساتھ ضرور مصافحہ کرتے تھے تو سلام کیساتھ ہاتھ ملانا بھی سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مصافحہ ہاتھ ملانے کے بغیر سلام کامل نہیں ہے کامل سلام وہ ہے جس کیساتھ ہاتھ ملانا بھی ہو۔

قال المصافحة عند السلام عادة الرسول صلى الله عليه وسلم (تفسير الرازی، ج:۱۰، ص۱٦٤)

فائدہ: ہم اگر سلام کرتے ہیں تو ہاتھ ملاتے نہیں اور اگر ہاتھ ملاتے ہیں سلام نہیں

کرتے ہیں سلام کیساتھ مصافحہ یکجا کرنے سے مومن شخص پورا اجر کا حقدار ہوجاتا ہے۔

گھر میں اگر بیوی کیساتھ اجنبیہ عورت ہوں

سوال: بیوی کو سلام کرنا سنت ہے اگر گھر میں بیوی کیساتھ کوئی اجنبیہ عورت ہوں تو سلام کرنا چاہیے یا نہیں اگر کرنا ہے تو اسکا طریقہ کیا ہے؟

جواب: گھر میں اگر صرف اپنی بیوی ہو تو سلام کرنا سنت ہے اور اگر بیوی کیساتھ کوئی اجنبیہ عورت بھی بیٹھی ہوئی ہو تو پھر سلام نہیں کرنا چاہیے۔

قال اذا دخل الرجل بيته سلم علىٰ امرأته فان حضرت اجنبية هناك لم يسلم عليهما

(تفسیر الرازی، ج:۱۰، ص۱۶۵)

فائدہ: سلام کرنا بیوی کو سنت ہے اور فتنہ میں واقع ہونا حرام ہے تو فتنہ سے بچنے کیلئے سنت کو چھوڑنا چاہیے اور فقہ کا قاعدہ ہے (من ابتلی ببیلیتن فلیخترا ھو نھما) حرام سے بچنے کی خاطر سنت چھوڑنا درست ہے۔

بڑوں پر سلام اور چھوٹوں کی طرف سے جواب

سوال: اگر کسی شخص نے لوگوں کی ایسی جماعت کو سلام کیا جس میں بچہ یا بچے بھی ہوں اور سلام کا جواب بڑوں نے نہیں دیا صرف بچے نے وعلیکم السلام کہا تو شریعت کے اعتبار سے سلام کا جواب ہو گیا یا نہیں اور بڑوں کا ذمہ چھوٹے بچے کے جواب سے فارغ ہے یا نہیں؟

جواب: چھوٹے بچے کا جواب کافی نہیں ہے اور نہ بچے کے جواب سے بڑوں کا ذمہ فارغ ہوجاتا ہے اس لئے کہ سلام کا جواب واجب ہے اور واجب بڑوں پر ہوتا ہے نہ کہ

چھوٹوں پر۔

قال ولو سلم بالغ علیٰ جماعة فیهم صبی فردالصبی ولم یرد منهم غیره فهل یقوم عنهم فیه وجهان اصحهما وبه قال القاضی حسین لا یسقط لانه لیس اهلاً للفرض فلم یسقط به کمالا یسقط به الفرض فی الصلوٰه علی الجنازة

(الأذکار للنوی، ص٤١١)

تلبیہ پڑھنے والے کو سلام نہ کرے

سوال: اگر کسی شخص نے تلبیہ پڑھنے والا کو سلام کیا تو کیا تلبیہ پڑھنے والا پر جواب دینا لازم ہے یا نہیں، نیز تلبیہ پڑھنے والے کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: تلبیہ پڑھنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے اور اسکو جواب دینا دوران تلبیہ بھی نہیں ہے بعد میں جواب دے سکتے ہیں۔ (معلم الحجاج ص۱۰۰ مفتی سعید احمد)

تلبیہ ذکر اللہ ہے اور ذاکر کو دوران ذکر سلام کرنا نہیں بلکہ نہ کرنا چاہیے۔

بازاروں میں سلام کا حکم

سوال: کیا بازار میں جانے کے بعد سلام کرنا ہے یا نہیں اگر ہے تو کیسے؟

جواب: بازار میں ہر کسی کو سلام کرنا نہیں ہے تا کہ ضروریات پورا کرنے میں خلل واقع نہ ہو جائے اور ضروریات کی ادائیگی سے محروم نہ ہو اور سلام کی وجہ سے بازار سے خالی ہاتھ واپس نہ ہو۔

وذکر الماوردی أیضا ان من مشیٰ فی الشوارع المطروقه کالسوق انه لا یسلم الا علی البعض لانه لو سلم علیٰ کل

من لقی تشاغل به عن المهم الذی خرج لأهله

(تکمله فتح الملهم، ج:٤، ص٢٤٣)

فائدہ: بازاروں میں سڑکوں میں بعض کو سلام کرنا چاہیے اور بعض کو نہیں تاکہ سلام کی سنت بھی زندہ ہو جائے اور ضروریات بھی پوری ہو جائے ہر کسی کو سلام کرنا زحمت بن جائے گا۔

حضرت ابن عمرؓ بازار میں ہر کسی کو سلام کرتے تھے

سوال: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بازار میں ہر کسی کو سلام کرتے تھے تو ہر کسی کو سلام کرنا کیوں سنت نہیں ہے زحمت ہے؟

جواب: حضرت ابن عمرؓ، بازار صرف سلام کرنے کے لئے جاتے تھے، اگر کوئی شخص صرف سلام کیلئے بازار جائے تو ہر کسی کو سلام کر سکتے ہیں، حضرت طفیل ابن ابی ابن کعبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کیساتھ صبح کے وقت بازار جاتے تھے پس ابن عمرؓ ہر کسی کو سلام کرتے تھے میں نے اس سے پوچھا آپؓ کیا کرتے ہیں؟ نہ کچھ لیتے ہیں اور نہ کچھ دیتے ہیں؟ حضرت نے کہا ہم صبح کے وقت صرف سلام کیلئے بازار جاتے ہیں۔

عن الطفیل بن ابی بن کعب قال کنت اغدوا مع ابن عمرؓ الیٰ السوق فلا یمر علیٰ بیاع ولا احد الا سلم علیه فقلت ما تصنع بالسوق وانت لا تقف علی البیع ولا تسال عن السلع قال انما نغدوامن اجل السلام علی من لقینا

(تکمله فتح الملهم، ج:٤، ص٢٤٣)

فائدہ: دیکھو صحابہ کرامؓ کا شوق آخرت کہ بازار کو صرف سلام کی سنت زندہ کرنے کیلئے جاتے ہیں نہ کچھ لیتے ہے اور نہ دیتے ہیں بازار میں لوگ زیادہ ہوتے ہیں تو سلام بھی

زیادہ ہوگا جب سلام زیادہ تو اجر بھی زیادہ کبھی کبھار ابن عمرؓ کی سنت زندہ کرنے کی خاطر سلام کرنے کیلئے بازار جانا بھی چاہیے۔

قال اصحابی کالنجوم بایھم اقتد یتم اھتد یتم

صلوٰۃ اور سلام لکھنے کی جگہ عم اور صلعم لکھنے کا حکم

سوال: بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰہ یعنی درود لکھنے کی جگہ صرف (صلعم) لکھتے ہیں اور سلام کی جگہ (عم) لکھتے ہیں کیا شریعت میں اس طرح لکھنے کی گنجائش ہے یا نہیں؟

جواب: سلام لکھنے کی جگہ یعنی علیہ السلام لکھنے کی جگہ (عم) لکھنا اور صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کی جگہ (صلعم) لکھنا شریعت میں مکروہ ہے علیہ السلام کے الفاظ پورا لکھنا چاہیے اور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بھی پورا لکھنا چاہیے۔

قال ویکرہ ان یرمز للصلوٰہ والسلام علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی الخطابان یقتصر من ذلك علی الحرفین ھکذا (عم) او نحوذلك (صلعم) یشیر الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم (روح البیان، ج:۷، ص۲۲۸)

سوال: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کیساتھ صرف سلام یا صرف صلوٰۃ پڑھنا یا لکھنا کیسا ہے مثلاً نبی علیہ السلام یہ صرف سلام کیساتھ ہو یا نبی علیہ الصلوٰۃ یہ صرف صلوٰۃ کیساتھ ہو؟

جواب: صرف علیہ السلام صلوٰۃ کے بغیر یا صرف علیہ الصلوٰۃ سلام کے بغیر مکروہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک دونوں کیساتھ ذکر کرنا چاہیے جیسا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن نے دونوں کا امر فرمایا ہے (صلوا علیہ وسلموا تسلیما) تاہم بعض علماء

کرام نے صرف سلام کیساتھ نام مبارک لینا یا لکھنا جائز قرار دیا ہے اور ان علماء کرام کا استدلال بھی قرآن کریم کی آیت مبارکہ ہے (وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ) اس آیت میں صرف سلام کا ذکر ہے انبیاء کرامؑ پر۔

ہر ایک کا نام اور صفت ہم پورا لکھتے ہیں جو باعث اجر اور ثواب بھی نہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر سلام اور صلوٰۃ کے جگہ ہم صرف عم اور صلعم لکھتے ہیں پورا لکھنے میں پورا اجر مضمر ہے۔ جدید دور ہے ہر چیز مختصر الفاظوں میں لکھا جاتا ہے بس لفظ اول اور لفظ آخر مل کر درمیان میں سارے حروف چھوڑے جاتے ہیں تو معاشرتی اختصار علیہ السلام اور علیہ الصلوٰۃ کو بھی متاثر کر دیا۔

نوم ﷺ ولی نیموئی نوم ﷺ نیم ندے
د نبی نوم چا پوره یا دکڑے نه دے
په نیم نوم به ستا مقصد کله حاصل شی
د نبی دوستانو د انیم کڑے نه ولے

سلام زبان سے کرنا چاہیے نہ کہ صرف ہاتھ کے اشارہ سے

سوال: سلام زبان سے کرنا چاہیے یا ہاتھ کے اشارہ سے یا دونوں سے کرنا چاہیے؟

جواب: سلام زبان سے کرنا چاہیے صرف ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا درست نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ہاتھ کے اشارہ سے سلام مروی ہے وہ حالت نماز پر محمول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام کا جواب ہاتھ کے اشارہ سے دیتے تھے جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صہیبؓ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب کس طرح ادا فرماتے حضرت صہیبؓ نے فرمایا کہ ہاتھ کے اشارہ سے۔

عن ابن عمرؓ قال سالت صهيباً كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع حيث كان يسلم عليه قال كان يشير بيده (کنزل العمال، ج:۹، ص۲۱۹)

فائدہ: عام حالتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب زبان سے ادا فرماتے اور حالت نماز میں ہاتھ کے اشارے سے۔

درود اور سلام کا شرعی حکم

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درود اور سلام کرنا واجب ہے یا سنت اور مستحب؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مستحب کا درجہ رکھتے ہیں اور اسی پر فتویٰ بھی ہے

قال فی فتح الرحمن المختار فی مذهب ابی حنيفةؒ انها مستحبة كماذكر و عليه الفتوىٰ۔

سوال: اگر تلاوت کے وقت ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنے تو کیا اس پر درود اور سلام کہنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: علامہ قاضی خانؒ نے لکھا ہے کہ اگر ایک شخص قرآن پاک پڑھنے کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنے تو تلاوت کے دوران اس پر درود اور سلام پڑھنا واجب نہیں ہے اگر تلاوت سے فراغت حاصل کرنے کے بعد درود اور سلام کرے تو بہتر ہے۔

وفی قاضی خان: رجل يقرأ القرآن ويسمعه اسم النبی صلى الله عليه وسلم لا تجب عليه الصلوٰه والسلام لان قرأة القرأ على النظم والتاليف افضل من الصلوٰة على النبی صلى الله عليه وسلم فاذا فرغ من القرآن ان صلى عليه

کان حسنا وان لم یصل لا شی علیه۔

(تفسیر روح البیان ، ج:۷، ص۲۲۷)

صلوٰۃ وسلام انبیاء کرام سے خاص ہے

سوال: علیہ السلام اور علیہ الصلوٰۃ یہ صرف انبیاء کے ساتھ خاص ہے یا انبیاء کے بغیر بھی کسی کیساتھ بولا جاسکتا ہے جیسا کہ روافض کہتے ہیں علی علیہ السلام اور حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام؟

جواب: سلام اور علیہ السلام یہ صرف انبیاء کرام کیساتھ خاص ہے علی علیہ السلام یا حسین علیہ السلام پڑھنا درست نہیں ہے۔

قال فلا یفرد به غیر الانبیاء فلا یقال علی علیه السلام

(تفسیر روح البیان، ج:۷، ص۲۲۸)

تبعاً پڑھنا درست ہے جیسا کہ نبی اور ابو بکر علیہا السلام مگر فرداً پڑھنا درست نہیں ہے اسی طرح عزوجل کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے، کسی غیر کیساتھ پڑھنا درست نہیں ہے جیسا محمد عزوجل اگر چہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عزیز بھی ہے اور جلیل بھی۔

یاد رکھنے کی قابل ذکر بات یہ ہے اگر کسی شخص نے آپ کو کسی کا سلام پہنچایا تو آپ جواب میں اس طرح بولے وعلیہ السلام یہ غائب کے سلام کا جواب ہے حضرت عائشہؓ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اس طرح جواب دیا تھا وعلیک وعلیہ السلام

حضرت لقمان اور مریم علیہما السلام کہنا

سوال: شریعت کے رو سے حضرت لقمان اور حضرت مریم کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں یعنی ان دونوں ناموں کو سنے کے بعد سلام پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: صحیح اور راجح قول کے اعتبار سے ان دونوں کیساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رضی

اللہ تعالیٰ عنہا پڑھنا درست ہے البتہ اگر کسی شخص نے حضرت لقمان اور حضرت مریم پر علیہ السلام اور علیہا السلام پڑھا تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔

قال والارجح فی مثل لقمان و مریم والخضر المختلف فی نبوته ان یقال رضی اللّٰه عنه اور عنها ولو قال علیه السلام اور علیها السلام فلاباس به

(تفسیر روح البیان، ج:۷،ص۲۲۸)

ایک صورت میں سلام کا جواب سلام سے کرنا

سوال: وہ کونسی صورت ہے کہ سلام کا جواب بھی سلام ہے؟

جواب: اگر ایک شخص کو کسی نے سلام بھیجا جی فلاں آدمی کو میرا سلام پہنچا دو تو جب اسکو بھیجا ہوا سلام پہنچ جائے فوراً اس کے لئے واجب ہے کہ وعلیکم السلام کے بعد کہے اس پر بھی میرا سلام ہو۔

اذا بعث انسان مع انسان سلاماً فقال الرسول فلان یسلم علیك فقد قدمنا انه یجب علیه ان یرد علی الفور و یستحب علی المبلغ ایضاً فیقول وعلیك وعلیه السلام

(الاذکار للنووی، ص۲٤۷)

ہر کسی کو سلام کا تحفہ بھیج سکتے ہیں

سوال: شرعی اعتبار سے ہر کسی کو سلام بھیجنا کیسا ہے اور بھیجے ہو، سلام کا جواب واجب ہے یا نہیں؟

جواب: شرعی اعتبار سے سلام بھیجنا مستقل سنت بھی ہے اور آپس میں محبت بھی ہے۔

قال الامام ابو سعد المتولی السلام علیٰ فلاں وجب علیه لك یرد السلام (الاذکار للنوی، ص۲٦۷)

السلام پیار کا مذہب ہے البتہ آپس میں پیار اور محبت پیدا کرنے کے مختلف طریقے ہیں مگر سب سے آسان اور مشقت سے خالی طریقہ ایک دوسرے کو سلام بھیجنا ہے آجکل کے دور نے سلام بھیجنا ختم کر دیا اور موبائلوں وغیرہ میں یہ طریقہ رائج اور عام ہوا CALL ME

چاند دیکھنے کے وقت سلام کا مطلب

سوال: چاند دیکھنے کے وقت دعا میں سلام کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کیلئے چاند دیکھنے کے وقت یہ دعا ارشاد فرماتے اے اللہ یہ مہینہ امن اور ایمان کیساتھ اور سلامتی اور اسلام کیساتھ گزارے۔

عن جده طلحه بن عبید الله ان البنی صلی الله علیه وسلم کان اذا رای الهلال قال اللهم اهله علینا بالیمن والایمان والسلامة والاسلام ربی وربك الله

(ترمذی شریف، ج:۲، ص٦۵۷)

فائدہ: سلام کا معنی سلامتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھ کر چاند کے متعلق دربار خداوندی میں سلام کر کے سلامتی کی دعا کی تو یہ بھی حقیقت میں چاند دیکھنے کے وقت سلام ہے۔

اگر ملاقات کے وقت دونوں سلام کرے

سوال: اگر ایک دوسرے کیساتھ ملنے کے وقت ہر ایک سلام کرے اس کا جواب کیا

ہوگا کیا دونوں پر وعلیکم السلام واجب ہے یا ایک پر؟

جواب: جب دو شخص ایک دوسرے کیساتھ مل جائے اور دونوں سلام کریں تو شرعی اعتبار سے دونوں نے سلام کیا ہے دونوں پر جواب دینا واجب ہے۔

قال اذا تلاقی الرجلان فسلم کل واحد منهما علی صاحبه دفعه واحدة اواحد هما بعد الاخر فقال القاضی حسین و صاحبه ابو سعید المتولی بصیر کل واحد منهما مبتدئاً بالسلام فیجب علیٰ کل واحد منهما ان یرد علیٰ صاحبه (الاذکار للنوری، ص۲٤۹)

وعلیکم السلام کا جواب نہیں ہے

سوال: بعض اوقات ملنے کے وقت بطور مزاح یا غیر مزاح آدمی وعلیکم السلام کہتے ہیں تو کیا اس کا جواب شریعت میں ہے یا نہیں اور علیکم السلام شریعت میں سلام ہے یا نہیں؟

جواب: ملنے کے وقت اگر کوئی شخص سلام علیکم کی جگہ وعلیکم السلام کہے یہ سلام نہیں ہے تو جواب بھی لازم نہیں ہے، پشتو میں مثال مشہور ہے(یو تول نه منی بل وائی درانئی وتله) یہ خود جواب ہے تو جواب کا جواب شریعت میں نہیں ہے۔

قال اذا لقی انسان انسانا فقال المبتدی وعلیکم السلام لا یکون ذلك سلاماً فلا یستحق الجواب لان هذه الصیغة لاتعلم للا بتداء (الاذکار للنووی ص۲٤۹)

البتہ اگر پہلا آدمی نے واؤ کے بغیر علیکم السلام کہا تو یہ سلام ہے اسکا جواب واجب ہے واؤ کیساتھ سلام نہیں ہے البتہ واؤ کے بغیر سلام ہے۔

مذکورہ سوال کا نقشہ

(۱) وعلیکم السلام کا جواب واجب نہیں؟

(۲) علیکم السلام کا جواب واجب ہے۔

وقد جزم امام الحرمین به فیجب فیه الجواب لانه یسمیٰ سلاماً (الاذکار، ص۲٤۹)

سلام کے بعد سلام

سوال: اگر کسی شخص کیساتھ ملاقات کے وقت السلام علیکم کے بعد کچھ دیر بعد دوبارہ ملاقات ہو جائے تو کیا دوبارہ سلام سنت ہے یا نہیں؟

جواب: اگر سلام کے کچھ دیر بعد پھر ملاقات ہو جائے تو دوبارہ سلام کرنا پہلا سلام جیسا سنت ہے کتنی بھی ملاقاتیں ہوتی ہیں خواہ ایک سو سے زیادہ کیوں نہ ہو ہر ملاقات میں سلام کرنا مستقل سنت ہے، پہلے سلام پر اکتفا کرنا کافی نہیں ہے۔ پشتو کے معاشرہ میں مزاحاً لوگ ایسے شخص کو سلام خان کہتے ہیں سلام خان کہنے کی وجہ سے سنت مصطفیٰ چھوڑنا نہیں چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک نمازی نماز پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سلام کیا آپصلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیکم السلام کا جواب دیکر فرمایا واپس جاؤ آپ نے نماز نہیں پڑھی ہے پس وہ شخص کچھ دیر بعد پھر آیا اور کہا السلام علیکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیکر کہا واپس جاؤ آپ نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس شخص نے ایک ساعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار سلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار جواب دیا۔

عن ابی هریرةؓ فی حدیث المسی صلاته انما جاء فصلی ثم

جاء الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فسلم علیہ فرد السلام
قال ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلی جاء الی النبی
صلی اللّٰہ علیہ وسلم فسلم علیہ حتی فعل ذلك ثلاث مراۃ
(الاذکار، ص۲٤۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ مسلمان کیساتھ جب بھی ملاقات ہوگی سلام کرو اگر آپ کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور اسکے بعد پھر ملاقات ہو جائے پس اس کو سلام کرو۔

عن ابی ہریرۃؓ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا
لقی احدکم اخاہ فلیسلم علیہ فان حالت بینہا شجرۃ
اوجدار او حجر ثم لقیہ فلیسلم علیہ (الاذکار، ص۲٤۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرامؓ ہمیشہ کیلئے کسی بھی سفر میں حائل واقع ہونے کے بعد دوبارہ ضرور سلام کرتے تھے۔

عن انس قال کان اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یتما
شون فاذا لستقبلہ شجرۃ اواکمہ فتقرقوا یمیناً وشمالًا ثم التقوا
من ورائہا سلم بعضہم علیٰ بعض(الاذکار للنووی، ص۲٤۹)

پردہ کے پیچھے سلام کرنا کیسا ہے

سوال: اگر ایک شخص پردہ کے پیچھے یا دیوار وغیرہ کے پیچھے کسی کو سلام کرے کیا اسکو جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت امام ابو سعد المتولی فرماتے ہیں کہ پردہ کے پیچھے شخص کو سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

قال الامام ابو سعد المتولی اذا نا دی انسان انسانا من خلف سترٍ فقال السلام علیك یا فلاں وجب علیه ان یرد السلام (الاذکار للنوویص ۲٦۷)

سلام کرنے میں سلام کا آواز پہنچانا ضروری ہے جسکو سلام کیا گیا ہے اسکا دیکھنا ضروری نہیں ہے خواہ پردہ کے پیچھے ہو آجکل سائنسی نظام نے یہ مسئلہ خوب واضح کیا فون انٹرنیٹ پر آپ کیساتھ جو سلام کرتے ہیں وہ پہاڑوں کے پیچھے ہوتا ہے اس کے باوجود اس سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

سوال: اگر ایک شخص اکیلا بیٹھا ہے تو سلام کرنے کیساتھ اسکا نام لینا کیسا ہے مثلاً السلام علیکم یا فلاں؟

جواب: اکیلا شخص کو سلام کرنے کیساتھ اسکا نام لینا درست ہے۔

سوال: اگر ایک جماعت یعنی پورا مجمع بیٹھے ہیں تو ان کو سلام کے وقت کسی ایک شخص کا نام لے کر سلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پورا مجمع کو سلام کرنا ہے تو سلام میں کسی ایک نام لینا درست نہیں ہے بس صرف السلام علیکم کہنا کافی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آکر اس طرح سلام کیا السلام علیك یا خلیفة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ ناراض ہو کر ارشاد فرمایا اتنے لوگوں میں آپ سلام کے وقت میرا نام کیوں لیتے ہیں۔

عن میمون بن مهران قال جاء الرجل الی ابی بکرؓ فقال السلام علیك یا خلیفة رسول اللّٰه فقال من بین هٰؤلاءِ اجمعین (کنزل العمال، ج:۹، ص۲۱۸)

فائدہ: سلام کرنے والے نے یہ غلطی کی کہ پوری قوم میں اس نے صرف ابو بکر صدیقؓ کا نام لیکر سلام کیا پوری قوم پر سلام کرنا سنت ہے۔

ایک شخص کا نام لینے سے مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی دل شکنی ہوتی ہے اور سلام کرنے والا کو صرف ایک شخص کا جواب ملتا ہے تو ایک جواب کا اجر اس نے حاصل کیا اور اگر پوری قوم پر ہوں تو پوری قوم کے جواب دینے کا اجر مل جائے گا۔

سوال: مسجد میں اگر لوگ ویسے بیٹھے ہوں نماز، ذکر، تلاوت وغیرہ میں مشغول نہ ہوں تو سلام کرنا پہلے ہے یا تحیۃ المسجد پڑھنا پہلے ہے؟

جواب: سلام سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا چاہیے بعد میں سلام کرنا چاہیے۔

سوال: ہر جگہ سے پہلے سلام ہے یہاں سلام تحیۃ المسجد کے بعد کیوں ہے؟

جواب: تحیۃ المسجد اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور سلام کرنا بندوں کا حق ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق بندوں کے حق سے مقدم ہے۔

قال ان الداخل الی المسجد یبتدأ برکعتین تحیة المسجد ثم یحییٔ فیسلم علی القوم فتکون تحیة المسجد قبل تحیة القوم فان تحیة حق اللّٰہ تعالیٰ والسلام علی الخلق ھو حق لھم وحق اللہ فی مثل ھذا احق بالتقدم بخلاف حقوق المالیة (زادالمعاد، ج:۲، ص۳۹۱)

مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

سوال: مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا نہیں چاہیے، سلام ملنے والوں کا تحیہ ہے اور تحفہ ہے مگر جو لوگ مسجد میں بیٹھے ہوتے ہیں وہ کسی کی ملاقات یا ملنے کی خاطر بیٹھے

نہیں ہوئے ہیں بلکہ تلاوت قرآن ذکر کرنے کیلئے یا نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اگر مسجد میں کسی شخص نے سلام کیا تو جواب دینا ذکر کرنے والوں یا نماز پڑھنے والوں وغیرہ پر دینا واجب نہیں ہے علامہ شامیؒ ایک نظم میں اس کو حرام کہتے ہیں۔

ومن حلبسوا فی مسجد لصلاتهم

وتسيجهم هذا عن البعض يسمع

(ردالمحتار ج:۱، ص٤٥٦)

صحابہ کرامؓ نے مسجد میں جو سلام کیا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اکثر اوقات تعلیم سکھانے کی نیت سے بیٹھتے تھے اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہو سلم صرف مسجد کی حیثیت نہیں رکھتے تھے بلکہ ایک عالمی مدرسہ کی حیثیت رکھتے تھے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو مسجد میں کسی کی ملاقات کی خاطر بیٹھا ہو اس کو سلام کرنا سنت ہے۔

آجکل اکثر مساجد میں سلام رائج ہے اور آنے والا اونچے آواز سے السلام علیکم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کیساتھ مسجد میں ذکر، تلاوت، نماز میں مشغول بندہ سلام کی وجہ سے اپنے رب سے پھیر جاتا ہے اس لئے ایسا نہ کرنا چاہیے۔

جھوٹ بولنے والوں کو سلام

سوال: کیا جھوٹ بولنے والوں کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: جھوٹ بولنے والوں کو سلام کرنا درست نہیں ہے تا کہ سلام نہ کرنے سے وہ جھوٹ بھولنا چھوڑ دے کہ جھوٹ بولنا کتنا بڑا جرم ہے کہ لوگ مجھے سلام بھی نہیں کرتے۔

قال فی القنية ولا يسلم على الكذاب (التوضيح ج:۲۹، ص:۷۹)

عبث اور فضول باتیں کرنے والوں کو سلام

سوال: عبث اور فضول باتیں کرنے والوں کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: جھوٹ بولنے والوں کی طرح عبث اور فضول باتیں کرنے والوں کو بھی سلام کرنا درست نہیں ہے یہ صرف اس حکمت کی بنیاد پر کہ سلام نہ کرنے پر عبث باتیں چھوڑ دے البتہ ایسا جرم بھی نہیں کہ جرم کی وجہ ہم اسے سلام نہیں کرتے ہیں

وفی القنیة ولا یسلم علی اللاغی (التوضیح، ج:۲۹، ص۷۹)

مزاحی کو سلام کرنا

سوال: اگر ایک شخص مزاح کرنے والا ہے لوگوں کو ہنساتا ہے کیا اس کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: لوگوں کو ہنسانے والے کو سلام درست نہیں ہے تا کہ مزاحی اپنا مزاح چھوڑ دے کہ لوگ مجھے مزاح کی بناء پر سلام بھی نہیں کرتے ہیں بعض مزاحی لوگوں کو فضول باتوں سے ہنساتے ہیں۔ حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

قال ولا یسلم علی الشیخ الممازح(التوضیح، ج:۲۹، ص۷۹)

گالی گلوچ کرنے والوں کو سلام

سوال: کیا گالی گلوچ کرنے والوں کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: لوگوں کو گالی گلوچ کرنے والوں کو بھی سلام کرنا درست نہیں ہے تا کہ سلام چھوڑنے کی وجہ سے گالی گلوچ سے منع ہو جائے سلام نہ کرنا مصلحت کی وجہ سے ہے جرم کی وجہ سے نہیں

قال ومن یسب الناس (التوضیح،ج:۲۹، ص:۷۹)

بدنظری کرنے والوں کو سلام

سوال: بدنظری کرنے والے کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: بدنظری کرنے والوں کو توبہ تائب ہونے تک سلام کرنا نہیں ہے۔

قال وینظر فی وجو الناس فی الاسواق ولا تعرف توبته

(التوضیح، ج:۲۹، ص۷۹)

قصہ گوئی کرنے والوں کو سلام

سوال: جو لوگوں کو کہانیاں سناتے ہیں راتوں کے وقت بعض لوگ بارہ ایک بجے تک قصہ گوئی کے خاطر بیٹھتے ہیں کیا ایسے لوگوں کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: جو لوگوں کو کہانیاں سناتے ہیں اسکو سلام کرنا درست ہے۔

وکان ابن محیریز یمرّ علی السامرة فیسلم علیهم

(التوح، ج:۲۹، ص۸۳)

سلام کا جواب علیکم السلام سے دینا

سوال: اگر ایک شخص نے کسی کو سلام کیا تو اس نے جواب میں واؤ کے بغیر صرف علیکم السلام کہا کیا یہ جواب ہے یا نہیں؟

جواب: سلام کا جواب وعلیکم السلام واؤ کیساتھ ہے واؤ کے بغیر علیکم السلام بھی جائز ہے لیکن بہتر واؤ کے ساتھ ہے۔

قال ویاتی بوا والعطف فی قوله وعلیکم السلام وان حذف واو العطف فقال علیکم السلام اجزأه (هندیة، ج:۵، ص۳۲۵)

البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ کو اس طرح جواب دینے سے منع

کیا تھا کہ یہ مردوں کا جواب ہے (عمدۃ القاری، ج:۲۳، ص ۲۳۰)

ایک مجلس میں دو دفعہ سلام کرنا

سوال: اگر کوئی شخص ایک مجلس میں آکر سلام کریں اور مجلس والوں نے جواب دیا اب اگر اسی مجلس میں وہ شخص دوبارہ سلام کرے تو کیا مجلس والوں پر جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: ایک دفعہ سلام کا جواب مجلس والوں پر واجب ہے دوبارہ سلام کرنے کا جواب مجلس والوں پر واجب نہیں ہے۔

قال رجل اتیٰ قوماً فسلم علیهم وجب علیهم رده فان سلم ثانیا فی ذلك المجلس لم یجب علیهم ثانیا۔

(هندیة، ج:۵، ص ۳۲۵)

شہری اور قروی کا ملنے کے وقت سلام

سوال: اگر کوئی شخص شہر یا گاؤں کی طرف جارہا ہے دوسرا گاؤں سے شہر کی طرف جا رہا ہے تو راستہ میں ملنے کے وقت سلام کرنا شہری پر واجب ہے یا گاؤں والے پر؟

جواب: شہر سے آنے والا شخص پر سلام کرنا سنت ہے البتہ اگر گاؤں والے نے سلام کیا کو بھی درست ہے۔

اختلف الناس فی المصری والقروی قال بعضهم یسلم الذی جاء من المصر علی الذی یستقبله من القریٰ

(هندیة، ج:۵، ص ۳۲۵)

شہر سے آنے والے شخص اس لئے سلام کرے کہ شہر میں بہ نسبت گاؤں سلام کا

علم زیادہ ہے۔ اکثر اوقات اعرابی لوگ سمجھدار نہیں ہوتے شہری سمجھدار ہوتے ہیں۔

سوار اور پیدل کا ایک دوسرے کو سلام

سوال: اگر ایک شخص کسی گاؤں وغیرہ میں سوار ہے اور دوسرا پیدل چلنے والا ہے تو ملنے کے وقت سلام کرنا کس کے ذمہ ہے؟

جواب: ملنے کے وقت سلام کرنا سوار کے ذمہ ہے نہ پیدل چلنے والے پر حدیث مبارک میں ہے کہ سوار پیدل کو سلام کرے گا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسلم الراکب علی الماشی

اور فتاویٰ ہندیہ میں بھی اسی طرح عبارت موجود ہے (هندیه، ج:۵،ص ۳۲۵)

کھڑا ہوا شخص اور بیٹھا ہوا شخص کا سلام

سوال: ایک شخص کھڑا ہوا ہے اور دوسرا بیٹھا تو ان دونوں میں سلام کرنا کس کے ذمہ لازم ہے؟

جواب: کھڑا ہوا شخص بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کریگا قال والقائم علی القاعد

(هندیه ، ج:۵،ص:۳۲۵)

سوال: اگر دو پارٹی یا جماعتیں ایک دوسرے کیساتھ مل جائے تو سلام کرنا کس کے ذمہ لازم ہے؟

جواب: جس گروہ پارٹی میں لوگ زیادہ ہے سلام ان کے ذمہ لازم ہے۔

قال والقلیل علی الکثیر (هندیه ، ج:۵،ص ۳۲۵)

چھوٹے اور بڑے میں سلام کس کے ذمہ

سوال: ایک چھوٹا ہے اور ایک بڑا ملنے کے وقت سلام کرنا کس کے ذمہ لازم ہے؟

جواب: چھوٹا بڑے کو سلام کریگا اور بڑا جواب دیگا اگر بڑے نے سلام کیا چھوٹے نے جواب دیا یہ بھی درست ہے البتہ سلام کرنا چھوٹے پر ہے۔

سوال: ایک شخص بیٹھا ہے دوسرا جارہا ہے تو سلام کرنا کس کے ذمہ ہے؟

جواب: جانے والے پر بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرنا سنت ہے اور بیٹھے ہوئے کو جواب دینا واجب ہے۔

سوال: ایک شخص آگے جارہا ہے دوسرا پیچھے سے آرہا ہے تو سلام کرنا کس کے ذمہ ہے؟

جواب: پیچھے جانے والے پر سلام کرنا سنت ہے اور آگے جانے والا پر جواب دینا واجب ہے۔

قال ویسلم الذی یاتیك من خلفك (هندیه ، ج:٥،ص ٣٢٥)

لیٹے ہوئے آدمی کو سلام

سوال: شریعت کے رو سے لیٹے ہوئے آدمی کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: لیٹے ہوئے آدمی کو سلام کرنا بھی شریعت کے رو سے سنت ہے۔

ٹیک لگانے والے کو سلام

سوال: ایک شخص نے ٹیک لگایا ہے تو کیا ٹیک لگانے والا کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: ٹیک لگانے والے کو سلام کرنا سنت ہے۔

قال کان أعم من آن یکون جالسا او واقفا او متکئا او مضطهبحاً (فتح الباری، ج:١١، ص١٦)

صرف شلوار پہنے والے کو سلام

سوال: ایک شخص نے صرف شلوار پہنا ہے قمیص کے بغیر کیا ایسی حالت میں سلام کرنا

چاہیے یا نہیں؟

جواب: صرف شلوار پہننے والوں کو شرعاً سلام کرنا درست اور صحیح ہے اگر قمیص کے بغیر کیوں نہ ہو۔

قال وقد تقدم فی کتاب الطهارة من البخاری ان کان علیهم ازار فیسلم والا فلا (فتح الباری، ج:۱۱، ص۳۰)

عورت چھپانا فرض ہے شلوار پہننے والے کا عورت ظاہر نہیں ہے اگر عورت کا کچھ حصہ ظاہر ہو تو ایسے شلوار پہنے والے کو سلام کرنا درست نہیں ہے سلام کے بھی کچھ آداب ہیں۔

اگر شاگرد نے استاد کو سلام کیا

سوال: اگر شاگرد اپنے استاد کو ایسی تعلیمی جگہوں میں سلام کرے جو سلام کے مقامات میں سے نہ ہوں تو کیا استاد کو جواب دینا واجب ہے یا نہیں اور شاگرد کو ایسی جگہوں میں سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: شاگرد کو ایسی جگہوں میں استاد کو سلام کرنا نہیں چاہیے اگر شاگرد نے سلام کر لیا تو استاد کو جواب دینا واجب نہیں ہے۔

قال کذلك الاستاد اذا سلم علیه تلمیذه لا یجب الرد علیه (فتح الباری، ج:۱۱، ص۲۰)

شاگرد عادت سے مجبور ہے جہاں بھی استاد کو دیکھے سلام بھی کرتے ہیں اور مصافحہ بھی دینی درسگاہوں میں اساتذہ کرام اور طلباء کرام ملنے کیلئے نہیں آتے بلکہ درس دینے اور سننے کیلئے آتے ہیں تو جب دینی درسگاہ ملنے کی جگہ نہیں ہے سلام نہ کرنا بہتر ہے البتہ اگر استاد ویسے بات چیت یا مزاح کیلئے درسگاہ میں بیٹھے ہیں تو آنے والا طالب العلم سلام کر سکتے ہیں۔

قبرستان میں سلام کا فائدہ

سوال: انسان کو مرنے کے بعد اس کا روح یا جنت میں جاتی ہے یا جہنم میں تو سلام کا کیا فائدہ؟

جواب: روح جہاں بھی ہے جنت میں ہے یا جہنم میں مگر روح کا تعلق بدن اور جسم کیساتھ ہے تو سلام کا جواب مردہ خود دیتا ہیں اور سلام کا فائدہ بھی دونوں کو ملتا ہے۔

قبرستان میں عورتوں کا سلام

سوال: کیا قبرستان میں عورتوں کا سلام کرنا سنت ہے یا صرف مردوں کیلئے سنت ہے؟

جواب: حضرت عائشہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول جب میں قبرستان جاؤنگی تو میں قبرستان میں کس طرح سلام کرونگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح.....

السلام علیٰ اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللّٰہ المستقدمین والمستا خرین وان شاء اللّٰہ بکم الا حقون

(مرقات، ج:٤،ص٤٥٥)

فائدہ: عورتوں کیلئے زیارت قبور شرائط کیساتھ جائز ہے اور عورتوں کیلئے قبرستان میں سلام کرنا بھی سنت ہے۔ عورتوں کیلئے مقبرہ میں سلام کرنا ایک شرعی عمل ہے۔

عورتوں کو اگر قبرستان جانا ہوں تو جانے سے پہلے وہ سلام سیکھنا سنت ہے جو سلام حضرت عائشہؓ نے مقبرہ جانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا۔

بڑا گناہ کرنے والوں کو تادیباً سلام نہ کرنا

سوال: اگر ایک شخص نے بڑا گناہ کیا ہے توبہ کرنے سے پہلے اسکو سلام کرنا کیسا ہے

اور اگر بڑے گناہ والوں نے سلام کیا ان کو جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: بڑے گناہ کرنے والوں کو سلام کرنا مناسب نہیں ہیں اور اسی طرح سلام کا جواب دینا بھی مناسب نہیں ہیں حضرت کعب بن مالکؓ اور انکے ساتھیوں کا واقعہ ہمارے سامنے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس ان کو سلام کا جواب نہیں دیا تاہم آجکل ہر شخص ایک بڑے گناہ والا نہیں بلکہ گناہوں کا بوجھ ہر ایک نے سر پر اٹھایا ہے، اصلاح کی نیت کر کے ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیے۔

قال المبتدع ومن اقترن ذنبا عظيما ولم يتب منه فينبغى الا يسلم عليه ولا يرد عليه السلام

(التوضيح شرح الجامعه الصحيح، ج:۲۰۹، ص۸٦)

بدعتی کو سلام ادبا نہیں کرنا چاہیے

سوال: کیا بدعتی کو (دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے والا) سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: بدعتی کو سلام کرنا ادبا چھوڑنا چاہیے، ادبا کا مطلب یہ ہے کہ سمجھا جائے کہ سلام سنت ہے سنت کے باوجود لوگ مجھے کیوں سلام نہیں کرتے ہیں تو بدعت سے اجتناب شروع کرلے گا۔

قال كثير من أهل العلم فى أهل البدع لا يسلم عليهم ادبا لهم (التوضيح، ج:۲۹، ص۸٦)

والدین کا نافرمان سلام سے محروم

سوال: کیا نافرمان بیٹا یا بیٹی کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت علیؓ کا قول ہے کہ ہمیشہ شراب پینے والوں کو سلام کرنا نہیں اور دوسرا

والدین کا نافرمان کو سلام کرنا نہیں۔

وقد روی عن علیؓ انه قال لا تسلموا علی مدمن الخمر ولا علی المسئی بایویه (التوضیح، ج:۲۹، ص۸۷)

مجوسی کے سلام کا جواب

سوال: کیا اگر ایک مجوسی نے مسلمان کو سلام کیا تو جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت عکرمہؓ حضرت ابن عباس کا روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے مخلوق میں ہر کسی کے سلام کا جواب دیتے رہو اگرچہ سلام کرنے والا مجوسی کیوں نہ ہوں۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ مسلمان کو اچھے طریقہ سے جواب دینا ہوگا اور اہل ذمہ کو صرف وعلیکم سے جواب دینا ہوگا۔

عن عکرمة عن ابن عباسؓ قال من سلم علیك من خلق الله فاردد علیه وان کان مجوسیا

(عمدة القاری ،ج:۲۲، ص۲۳۳)

فائدہ: مجوسی کو بھی صرف وعلیکم کہنا ہے وعلیکم السلام کہنا مسلمان کیساتھ خاص ہے۔

یہودی یا نصرانی کو سھواً سلام کرنا

سوال: اگر کسی مسلمان نے یہودی یا نصرانی کو سھواً یا قصداً سلام کیا سلام کرنے والا کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہودی اور نصرانی یعنی عیسائی کو سلام کرنا نہیں ہے اگر کسی مسلمان نے ان کو سلام کیا تو توبہ کر کے استغفار کرنا پڑے گا یعنی توبہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے صادر شدہ عمل پر معافی مانگے گا۔

سئل مالك عمن سلم على اليهودى او النصرانى سهواً او عمداً او جهلاً بالنهى هل يستقبله ذلك فقال لا يستقبله بل يتوب ويستغفر ان كان عمدا

(شرح الزرقانی علی الموطاء، ج:٤، ص:٥٧٠)

قصداً سلام کرنے کی صورت میں توبہ اور استغفار کرنا لازم ہے۔

جس گھر میں صرف اہل الذمہ ہوں

سوال: جس گھر میں مسلمان نہ ہو بلکہ ذمی کافر ہے تو اندر جانے کے بعد سلام کس طرح کرنا چاہیے؟

جواب: اس طرح سلام کرنا چاہیے

السلام علیناوعلی عباداللّٰہ الصالحین (الاستذکار،ص:٤٧١)

اکٹھا جانے والوں میں کون سلام کریگا

سوال: راستہ کے ایک طرف میں بھی لوگ جا رہے ہیں اور دوسری طرف میں بھی سلام کس کے ذمہ ہے؟

جواب: ہر طرف پر جانے والے نے اگر سلام کیا تو بہتر ہیں یہ نہیں کہ اس طرف والوں پر ہے اور اس طرف والوں پر نہیں۔

والماشیان جمیعاً ایهما بدا بالسلام فهو افضل

(الاستذکار،ص٤٦٥)

عورت کا عورت کو سلام

سوال: کیا عورت عورت کو سلام کر سکتی ہیں عورت کا سلام عورت پر سنت ہے نیز

عورت پر سلام کا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: عورت عورت کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ مرد مرد کے مقابلہ ہے اور اگر محارم میں سے ہے تو ایسا ہے جس طرح مرد مرد کے مقابلہ میں ہے پس ہر ایک کو سنت ہے کہ سلام کا ابتداء کریں اور سلام میں پہل کریں اسی طرح اس عورت پر واجب ہے کہ سلام کا جواب دیدے۔

قال اصحابنا والمراة مع المراة كالرجل مع الرجل ان كانت زوجة او جاريته او محرماً من محارمه فهى معه كالرجل فيستحب لكل واحد منهما ابتداء الأخر بالسلام ويجب على الأخر رد السلام عليه (الاستذكار، ج:۱، ص:۴۰۲)

کافر کو سلام کی جگہ دوسرا کلمہ

سوال: کافر کیساتھ اگر ملنے کے وقت سلام نہیں ہے تو کیا کہنا چاہیے سلام کی جگہ؟

جواب: اگر کافر کے ساتھ کسی ضرورت کی بنیاد پر ملنا ہو تو ملنے کے وقت سلام کی جگہ پر صحتبالخير او بالسعادة او بالعافية یعنی آپ کا صبح خیر کیساتھ ہو یا سعادت کیساتھ ہو یا عافیت کے ساتھ ہو اور اگر ضرورت نہیں ہے تو بہتر ہے کہ اس طرح کلمات کہنے سے احتراز کریں۔

لا بأس به اذا احتاج اليه فيقول صحت بالخير او بالسعادة او بالعافية واما اذا لم يحتج اليه فالا ختيار ان لا يقول شيأ

(الاذكار للنوى، ج:۱، ص ۴۰۵)

فائدہ: ضرورت کے بغیر کافر کو کچھ کہنا نہیں چاہیے اور اگر ضرورت ہے تو سلام کی جگہ ذکر شدہ کلمات کہنے میں حرج نہیں ہے۔

ظالموں کو سلام

سوال: ظالم پر داخل ہونے کے وقت سلام کرنا چاہیے یا نہیں اگر ہے تو سلام میں کیسے نیت کریں گے؟

جواب: ظالم پر سلام کرنا نہیں مگر ظالم کو ضرورت کی بناء پر اگر جانا پڑے گا تو سلام کرنا درست ہے مگر سلام کے وقت یہ نیت کرنا چاہیے کہ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے بس میں صرف اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہوں ظالم کیلئے سلامتی کی دعا کرتا ہوں۔

قلت فان اضطر الی السلام علی الظلمة بان دخل علیهم وخاف ترتب مفسدة فی دینه او دنیاه او غیر هما ان لم یسلم یسلم علیهم وینوی آن السلام اسم من اسماء اللّٰه تعالیٰ المعنیٰ اللّٰه علیکم رقیب (الاذکار،ج:۱، ص:۴۰۷)

کسی کو مسلمان سمجھ کر سلام کرنا

سوال: کسی کو مسلمان سمجھ کر سلام کرنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ مسلمان نہیں ہے تو پھر کیا کرنا چاہیے؟

جواب: سلام کے بعد مسلمان کی جگہ کافر نکلا تو مستحب ہے کہ سلام کرنے والا کافر کو کہے میرا اسلام واپس کردو اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر کو سلام کے بعد سمجھانا چاہیے کہ میرا آپکے ساتھ کسی قسم کی محبت اور دوستی نہیں ہے اور کچھ دھمکی آمیز کلمات بھی بولنا چاہیے۔

قال ابو سعید المتولیٰ ولو سلم علیٰ رجل ظنه مسلما فبان کافرا یستحب ان یسترد سلامه، فیقول له ردعلی سلامی والغرض من ذلك آن یوحشه ویظهره انه لیس بینهما الفة

(الاذکار للنوی ،ج:۱، ص:۴۰۵)

کس صحابی سے سلام کا واپس لینا ثابت ہے

سوال: کافر کو سلام کرنے کے بعد کس صحابی سے سلام کا واپس لینا ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے ایک شخص کو سلام کیا سلام کے بعد کسی نے ابن عمرؓ کو بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کو سلام کیا پس حضرت ابن عمرؓ اس کے پیچھے لگ گئے پہنچ جانے کے بعد ابن عمرؓ نے یہودی کو کہا مجھے اپنا سلام واپس کرو۔

(الاذکار للنووی، ج:۱، ص ۴۰۵)

فائدہ: اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے لوگ قیامت تک دنیا میں پیدا نہیں ہونگے کہ سنت کی تھوڑی سے کوتاہی کو بھی واپس کر دیتا ہے۔

ابتداء مجلس میں سلام کے بعد آخر مجلس میں دوبارہ سلام کرنا

سوال: ایک شخص کسی بڑی مجلس کو گیا مجلس کی ابتداء میں سلام کر کے چلتے چلتے مجلس کے آخر میں اس نے دوبارہ سلام کیا ایک مجلس میں دوبارہ سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ایک مجلس میں زیادہ مجمع ہے اور مجمع کتنا بھی بڑا ہو ایک سلام کرنا چاہیے اگر اس شخص نے مجلس کے آخر میں دوبارہ سلام کیا یہ بھی آداب ہے۔

قال ان سنة السلام علیهم قدحصلت بالسلام علیٰ اوائلهم

سلهم لا نهم جمع واحد فلو اعاد السلام علیهم فأدب

(الاذکار للنووی، ج:۱، ۴۲۴)

سلام اندر جانے کیساتھ ہے

سوال: سلام گھر میں داخل ہونے یا کسی مجلس میں داخل ہونے کیساتھ ہے یا کچھ دیر بعد؟

جواب: سلام لوگوں کو دیکھنے سے سنت ہوجاتا ہے خواہ لوگوں کا دیکھنا فوراً ہو یا کچھ دیر بعد گھر میں داخل ہونا سلام کیلئے شرط نہیں گھر میں لوگوں کو دیکھنا شرطاً ہے۔

قال فسنة السلام آن يبتداء به الداخل فی اول دخوله اذا شاهد القوم (الاذکار للنووی، ج:۱، ص۴۰۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساری بیبیوں کو سلام

سوال: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو کبھی گھر میں سلام کیا ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت انسؓ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کسی وجہ سے گھومتے پھرتے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بیوی کو سلام کرتے تھے اور حال بھی پوچھتے آپ کیسی ہوں تو بیوی کو سلام کرنا بھی سنت ہے۔ اور حال پوچھنا بھی سنت ہے۔

عن انسؓ قال شهدت وليمة زينب فاشبع الناس خبزاء ولحما وكان يبعثنی فادعوالناس فلما فرغ قام وتبعته وتخلف رجلان استأنس بهما الحديث لم يخرجا فجعل يمر بنسائه فيسلم على كل واحدة منهن سلام عليكن اهل البيت كيف انتن فيقلن بخير يا رسول الله كيف وجدت اهلك فيقول بخير

(السنن الکبریٰ، ج:۷،ص۴۸۹)

حضرت مسروق کا عورتوں کو سلام

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور شخص نے عورتوں کو سلام کیا ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت مسروق کہتے ہیں کہ میں ایک جنازہ کے پیچھے جا رہا تھا بس عورتوں

نے چیخیں مارنی شروع کیں، مسروق نے اسے جنازہ کے ساتھ جانے سے منع کیا، عورتوں نے انکار کیا کہ نہیں ہم بھی جائیں گے حضرت مسروق نے کہا سلام علیکم اور خود جنازہ سے واپس ہوا۔ شرح السنۃ، ج:۵، ص۴۳۹)

وتبع مسروق جنازة فيها نساء يصحن فامر بردهن فابين فقال سلام عليكم

فائدہ: عورتوں کا سلام سلام علیک ہے مگر سلام علیکم مردوں کا سلام بھی ثابت ہے۔

حضرت عائشہؓ کے پاس عورتوں کا سلام کے بغیر آنا

سوال: حضرت عائشہؓ نے عورتوں کو اجازت کیوں نہیں دی؟

جواب: عورتیں سلام کے بغیر آنا چاہتی تھی جب ایک عورت نے السلام علیکم کہہ کر اجازت مانگی تو عائشہؓ نے اجازت دے کر کہا اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ کسی کے گھر نہ جائیں یہاں تک کہ سلام نہ کریں۔

عن ام اياس قالت كنت في أربع نسوه تستا ذن على عائشةؓ فقلت ندخل فقالت لا فقالت واحدة السلام عليكم أدخلوا اثم قالت يا ايها الذين أمنوا لا تدخلو بيو تا غير بيوتكم حتى تستا نسوا وتسلمو اعلىٰ اهلها

(درمنثور، ج:٦، ص۱۷۳)

فائدہ: سلام کے بغیر اجازت دینا سنت کے خلاف ہے دوسرا یہ کہ عورت عورت کو السلام علیکم بول سکتی ہے، عورتوں کا سلام اصل السلام علیکن ہے۔

حضرت عائشہؓ نے اندر آنے کے بعد عورتوں کو اندر جانے کا طریقہ بھی بتایا۔

حاجی صاحب سے ملنے کے وقت سلام

سوال: اگر حاجی صاحب سے ملنا ہو تو حاجی کو سلام کرنا سنت ہے یا نہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ حاجی کو ملنے کے وقت سلام بھی کرو اور مصافحہ بھی کرو سلام اور مصافحہ کے بعد حاجی کو امر کرو کہ میرے لیے رب کے دربار میں بخشنے کی دعا کرو اس سے پہلے کہ حاجی گھر میں داخل نہ ہو جائے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغر لك قبل آن یدخل بیتہ فانہ مغفورلہ (نزھۃ المجالس، ج:۱، ص ۱۸۰)

فائدہ: سلام سنت ہے لیکن حاجی کو سلام کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے یہ اس لئے کہ حاجی سلام کے بدل میں آپ کو دعائے مغفرت کرے گا تو یہ سلام جو حاجی کو کیا جاتا ہے حقیقت میں سلام نہیں، رب کے دربار میں بخشش کا پیغام ہے۔

حاجی دیکھنے کے وقت السلام علیکم کا امر ہے اور حاجی نے جس گھر کا حج کیا ہے اس گھر کو دیکھنے وقت یہ سلام کرنا ہے اللھم انت السلام ومنك السلام فحینا ربنا بالسلام اے اللہ آپ کو سلام اور آپکی طرف سے سلام ہے اے اللہ ہمیں سلام کا تحیۃ عطاء فرمائے بیت اللہ شریف دیکھنے پر رب سے سلام مانگنے کا امر (فحینا ربنا بالسلام)

دو مومنوں کے درمیان ملاقات کے وقت سلام کرنے سے مغفرت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بے شک ایک مومن جب دوسرے مومن سے ملاقات کے وقت سلام کرے اور سلام کے بعد ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ بھی کریں دونوں سے گناہ اس طرح جڑ جاتے ہیں جس طرح موسم خزاں

میں درختوں سے پتے گر جاتے ہیں۔

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان المومن اذا لقی المومن فسلم علیہ وأخذ بیدہ فصافحہ تناثرت خطا یا ہ کما تناثرت ورق الشجر (رواہ الطبرانی)

دوسری حدیث میں ہے کہ ملاقات کے دوران مصافحہ کے بعد جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کو بخش فرما دیتے ہیں۔

قال ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لھما قبل ان یتفرقا (نزھۃ المجالس، ج:۱، ص۱۷۹)

فائدہ: ملاقات کے وقت سلام کرنا دو چیزوں کا ضامن ہے:

(۱) گناہوں کو بخشنے کیلئے (۲) جدا ہونے سے پہلے مغفرت کیلئے سلام ایک نے کیا ہے اور مغفرت دونوں کو ہو گیا سلام کے جواب میں وعلیکم السلام بھی مغفرت کا ضامن ہے۔ گھر سے اس نیت پر نکلے کہ کسی مسلمان کو ملنے کے وقت سلام کرونگا میرے لیے بھی بخشش کا ذریعہ ہوگا اور مسلمان بھائی کیلئے بھی۔

جہنم میں جانے کے وقت سلام

سوال: کیا جہنم میں جانے کے وقت سلام ہے جس طرح جنت میں جانے کے وقت ہے؟

جواب: جہنم میں جانے کے دوران سلام نہیں ہے سلام میں سلامتی کی دعا ہے اور جہنم میں سلامتی ہے نہیں

(لھا سبعۃ ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم) ای ان کل

طبقة من طبقاتها لها باب قد قسم لها جزأ من المعذبين يدخلون فيه من غير سلام بل مدفوعين ملقون فيها كما تلقى اهمال الاشياء (ذهرة التفاسير، ج:۸، ص۴۰۹۰)

کافر لوگ قیامت کے دن رب کا سلام نہیں سنیں گے

سوال: کیا کافر مشرک لوگ قیامت کے دن رب کا سلام سن سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: قیامت کے دن کافروں کو اللہ تعالیٰ اندھا اور گونگا اور کانا اٹھائیں گے اس لئے نہ اللہ تعالیٰ کا سلام سننے گے اور نہ کلام نہ باقی مومن لوگ قیامت کے دن رب کا سلام بھی سنیں گے اور کلام بھی

قال الله تعالىٰ(ونحشر هم يوم القيامة علىٰ وجوههم عميا بكما وهماً فلا يسمعون كلام الله ولا سلام الله ولا يخاطبون الله والمسلمون فيكرمون يوم القيامة بخطاب و لقائه و سلامه (تفسير حدائق الروح والريحان، ج:۱، ص۱۹۱)

سلام کا جواب نہ دینا مسلمان کی اہانت ہے

سوال: سلام کا جواب نہ دینا کیسا ہے اور اسکا بھی کچھ گناہ ہے یا نہیں؟

جواب: سلام کا جواب مسلمان کا اکرام ہے اور نہ دینا مسلمان کی رسوائی ہے اور مسلمان کی رسوائی مسلمان کو ضرر پنچانا ہے اور مسلمان کو ضرر پہنچانا حرام ہے۔ گویا سلام کا جواب دینا واجب ہے اور نہ دینا حرام ہے۔

قال وجواب السلام اكراما للمسلم وتركة، اهانه والاهانة ضرر والضرر حرام (تفسير حدائق الروح الريحان، ج:۶، ص۲۴۳)

فائدہ: پشتو کا ایک شعر ہے:

دخلیل کعبہ کہ روانہ کڑے نو خیر دے

حو حو ځلہ ورانہ شوے جوڑہ شوے

د انسان زڑگے چہ چری ازار نہ کڑے

بے د خدایا دو ران زڑو نو معمار نشتہ

سلام نہ کرنے سے سنت چھوڑی جاتی ہے اور جواب نہ دینے سے مسلمان کی دل شکنی ہوتی ہے تو کسی کے دل شکنی سے بچنے کی خاطر جواب ضرور دینا چاہیے۔

منشیات پینے والے کو سلام کا جواب دینا

سوال: اگر کوئی چرس وغیرہ کا نشہ کرتا ہو تو کیا اس کے سلام کا جواب واجب ہے؟

جواب: منشیات پینے والے کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے۔

بچے کو سلام کا جواب دینا

سوال: اگر بچے نے کسی کو سلام کیا تو بچے کو سلام کا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: بچے کو سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے۔

دیوانہ کو سلام کا جواب دینا

سوال: اگر ایک دیوانے نے کسی کو سلام کیا تو جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: دیوانہ کو سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے۔

قال ولا یجب رد سلام الطفل او السکران او المجنون

(الاساس فی التفسیر، ج:۲، ص۱۱۳۹)

آپ کو سلام کرنا زندگی اور وفات کے بعد ایک جیسا نہیں

سوال: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا زندگی اور وفات کے بعد ایک جیسا ہے یا دونوں الگ الگ ہے؟

جواب: اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح سلام کرتے تھے السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته جب وفات پا گئے تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سلام شروع کیا

السلام علی النبی صلی الله علیه وسلم ورحمة الله وبرکاته

عن عطاء ان اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم کانوا یسلمون والنبی صلی الله علیه وسلم حَیّ السلام علیك ایهاالنبی ورحمة الله وبرکاته فاذا مات قالو السلام علی النبی صلی الله علیه وسلم ورحمة الله وبرکاته

(نهج الرشاد فی نظم الاعتقاد، ج:۱، ص۹۹)

فائدہ: ہمارے سلاموں میں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بالکل ہے نہیں اور صحابہ کرامؓ کے سلام میں ایسا ہے نہیں کہ صحابہ کا سلام ہو اور ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس میں نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں صحابہ کرامؓ کا سلام السلام علیک مخاطب کا ضمیر موجود ہے یہ حاضر کیلئے ہے اور وفات کے بعد صحابہ کرامؓ کا سلام میں السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے جو غائب کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اب اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہیں تو السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کریں گے اور اگر ہم مدینہ منورہ میں روضہ مبارک کے پاس ہو تو السلام علیک کے ساتھ کریں گے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر حاضر ہے اور یہاں پاکستان میں حاضر نہیں۔

ادخلوھا بسلام کا مقصد

سوال: جنت میں جانے کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر مومن کو آواز آئیگی سلام کیساتھ اندر جاؤ اسکا کیا مطلب ہے؟

جواب: جنت میں ہر آفت سے سلامتی مل جائیگی پس جنتی لوگ ہر قسم امراض بڑھاپے اور مرنے، حسد کرنے سے یعنی ہر چیز سے سلامت رہیں گے۔

سلام من كل آفة فاصحاب الجنة سالمون من الأمراض وسالمون من الهرم وسالمون من الموت وسا الغل وسالحون من الحسد وسالمون من كل شيئ

(تفسير العثيمين، ج:۱، ص۱۰۷)

چڑھنے والا اترنے والا کو سلام کرے گا

سوال: اگر ایک شخص کسی جگہ پر چڑھ رہا ہے اور دوسرا اس جگہ سے اتر رہا ہے تو ملنے کے دوران سلام کس کو کرنا سنت ہے چڑھنے والے کو یا اترنے والے کو؟

جواب: چڑھنے والا اترنے والے کو سلام کریگا اور اگر اترنے والا نے سلام کیا یہ بھی درست ہے۔

قال كذلك الصاعد على النازل(تفسير العثيمين،ج:۱، ص۱٤٥)

جنت میں ملنے کے وقت سلام

سوال: دنیا میں لوگ ملنے کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں کیا جنت میں ملنے کے وقت اور اسکے پاس جانے کے بعد سلام کریں گے یا نہیں؟

جواب: دنیا کی طرح جنت میں بھی ملنے کے بعد ایک دوسرے کو سلام کرنا ہوگا اور

سلام کا جواب بھی باقاعدگی سے دینا ہوگا۔

قال اللّٰہ تعالیٰ (فسلام لك من اصحاب اليمين)سلام حاصل لك من اخوانك اصحاب اليمين اى يسلمون عليه ويجيبونه عندو صوله اليهم ولقائهم له

(تفسير الأمدى ،ج:١، ص٨٣٦)

فائدہ: دنیا میں سلام کروتو جنت میں سلام کرنا نصیب ہوگا جو ہمیشہ کیلئے ہے۔

جنت میں سلام کا فائدہ

سوال: جنت میں سلام کا کیا فائدہ ہے سلام سلامتی کی دعا ہے اور جنت میں سلامتی کی دعا کرنا عبث ہے جنت میں سلامتی کے سوا اور کچھ ہے نہیں؟

جواب: جنت میں جنتی لوگوں کو سلام کرنا اکرام ہے اعزاز ہے عزت کرنا ہے، ہر جگہ میں سلام سلامتی کے لئے نہیں دنیا میں سلامتی کے لئے ہے اور جنت میں جنتی لوگوں کے اکرام کے لئے ہے۔

قال السلام الدعاء بالسلامة والدعاء بها فى الجنة من باب اللغو نعم فائدته الاكرام (تفسير الايجى، ج:٢، ص٤٨٧)

فائدہ: دنیا میں اگر مسلمان سنت زندہ کرنا چاہتے ہیں تو سلام کرتے ہیں اور جنت میں اگر جنتی کا اکرام کرنا چاہتے ہیں تو سلام کریں گے.....

تیرا سلام دنیا میں پیام نبی ہے
جنت میں تیرا سلام جنتی کا اکرام

سلام کا جواب نہ دینے کے بعد فرشتہ جواب دیتے ہیں

سوال: اگر ایک شخص نے کسی کو سلام کا جواب نہیں دیا تو کیا اللہ تعالیٰ کے فرشتے جواب دیتے ہیں؟

جواب: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے اگر سلام کا جواب اس نے نہیں دیا اللہ تعالیٰ کا فرشتہ وعلیکم السلام کا جواب دیتے ہیں

قال ابن عباسؓ الردواجب وما من رجل یمرّ علی قوم مسلمین فیسلم علیهم ولا یردون علیه الا نزع الله منهم روح القدس وردت علیه الملائکة

(تفسیر ابی السعود، ج:۲، ص۲۱۱)

فائدہ: اگر آپ کو سلام کا جواب کسی نے نہیں دیا آپ خوش ہو ناراض نہ ہو اس لئے کہ بندے کی جگہ فرشتہ آپکو وعلیکم السلام کہتے ہیں اور ایک فرشتہ کا وعلیکم السلام مومن کیلئے بخشش کا ذریعہ بنتی ہے۔

مومن کا سلام ضائع نہیں یا بندہ جواب دیتے ہیں یا فرشتہ البتہ فرشتے کا جواب اس سے بہتر ہے۔

جنت میں بس صرف سلام

قرآن کی آیت ہے کہ جنت میں بس صرف سلام ہے۔

قال الله تعالیٰ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا

ایک اور جگہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ○ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا (الواقعة:۲۵-۲۶)

جنت میں نہ عبث اور نہ لغو باتیں سنیں گے اور نہ گناہ کے بس ہر کسی کا بولنا سلام سلام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہ سلام نصیب فرمائیں آمین۔

ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ کے سلام کا جواب

سوال: ٹیپ ریکارڈ یا ریڈیو میں اگر سلام سنی جائے تو کیا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: ٹیپ ریکارڈ اور ریڈیو پر سنی ہوئی سلام کا جواب ضروری نہیں ہے مگر اختیار اس میں ہے کہ ریڈیو پر سنی ہوئی سلام کا جواب دیدے (فتاوی محمودیہ، ج:۱٤، ص۸٤)

ترک کلام کے بعد سلام کرنا

سوال: مثلاً زید اور عمر دونوں کا رہنا سہنا ایک ساتھ تھا بعد میں کسی بناء پر دونوں لڑ گئے اور زید نے عمر سے یہ کہہ دیا کہ تیرا آج سے مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے تین دن گذرنے ہی نہیں پائے تھے کہ عمر نے زید سے سلام کر لیا مگر زید نے کوئی جواب نہیں دیا۔ شرعاً گناہ کس پر ہے؟

جواب: تعلق رکھنے میں اگر فتنہ ہو تو زیادہ میل جول نہ رکھا جائے مگر سلام نہ ترک کیا جائے اگر ایک ان میں سے سلام کرتا ہے تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا دوسرا اگر جواب نہیں دے گا تو ذمہ دار ہوگا تاہم وہ اگر منع کر دے کہ مجھے سلام مت کرو تمہارے سلام سے مجھے تکلیف ہوتی ہے تو پھر سلام نہ کرے۔ (فتاویٰ محمودیہ،، ج:۱۹، ص:۸۹)

قبرستان پر کتنی دور سے سلام کرنا چاہیے

سوال: قبرستان میں جاتے ہوئے یا قریب سے گزرتے ہوئے السلام علیکم یا اہل القبور کہنا چاہیے دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ بس ٹرین یا کسی بھی سواری میں سفر کے دوران کوئی مزار نظر آئے تو السلام علیکم یا اھل القبور یا السلام علیکم یا صاحب مزار کہنا

چاہیے یا نہیں؟

جواب: اگر پاس سے گزریں تو السلام علیکم یا اھل القبور کہنا چاہیے۔

(آپکے مسائل اور ان کا حل ج:۲، ص ۲۴۷)

السلام علیکم بطور رنگ ٹونز لگانا

سوال: بعض لوگ رنگ ٹونز پر کال آنے کی اطلاع و اعلام کیلئے رنگ ٹونز کی جگہ السلام علیکم اذان، قرات وغیرہ لگاتے ہیں ان کی شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ان کی شرعی حکم یہ ہے کہ سلام، اذان یہ ذکر اللہ پر مشتمل ہیں کال کرنے والا اگر مسڈ کال کرتا ہے تو اس صورت میں سلام درمیان میں کٹ جاتی ہے جو کہ بے ادبی سے خالی نہیں ہے سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے جو ذکر اللہ ہے اللہ تعالیٰ کا نام اعلان کیلئے لیا جائے یہ گناہ ہے۔

رجل جاء الی بزاز یشتری منه ثوبا فلما فتح المتاع قال سبحان الله او قال اللهم صلی علیٰ محمد ان اراد بذالك اعلام المشتری جودة ثیابه ومتاعه کره۔

(الاشباہ والنظائر، ص ۲۳)

تین چیزوں میں بڑا چھوٹے سے زیادہ حقدار ہے

سوال: وہ کون سی تین چیزیں ہیں جس میں بڑا چھوٹے سے آگے ہیں؟

جواب: (۱) سلام میں (۲) پینے کی چیزوں میں (۳) خوشبو میں

یعنی سلام چھوٹا بڑے کو کرے گا، پینے والی چیزوں میں بڑا پہلا پیئے گا، خوشبو پہلا بڑا استعمال کرے گا۔

وفيه تقديم حق الاكبر من الحاضرين فى السلام ولشراب والطيب ونحوها قال رسول الله يستن وعنده رجلان احدهما اكبر من الأخر (مرقات، ج:۲، ص۹۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنے کا ایک عجیبہ واقعہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بیٹھا تھا کہ ایک شخص آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے جواب دیا، بیٹھنے کے بعد اس شخص نے یہ کلمات پڑھے الحمد للہ حمداً کثیرا طیباً مبارکا فیه کما یحب ربنا ویرضیٰ آپؐ نے قسم اٹھا کر کہا کہ دس فرشتہ دربار خداوندی سے لکھنے کے واسطے آئے اور ہر ایک نے یہ کوشش کیا کہ میں اس کا اجر لکھوں گا یہاں تک کہ دربار خداوندی میں پہنچ کر عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ ہم اس کا اجر کس طرح لکھیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس طرح لکھیں جس طرح میرے بندہ نے پڑھا (عمل اليوم والليلة، ج:۱، ص۲۸۹)

فائدہ: اس خوش قسمت شخص نے آنے کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سلام کیا اور قوم کو بھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا جواب بھی دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس کے بعد جو کلمات پڑھے گئے سلام کی برکت سے رب کے دربار سے دس فرشتے پہنچ گئے اور اس کا سلام کلمات مذکورہ کیساتھ لیکر دربار خداوندی کو پہنچا دیا۔

سلام کیساتھ کھڑا ہونا

سوال: بعض لوگ سلام کیساتھ تعظیم کی خاطر کھڑے ہوتے ہیں کیا تعظیم کی بناء پر سلام کیساتھ کھڑا ہونا درست ہے یا نہیں؟

جواب: سلام کیساتھ تعظیم کے بنا پر کھڑا ہونا درست نہیں ہے بس اگر بیٹھا ہے بیٹھنے کیساتھ سلام کرنا چاہیے اور اگر پہلے سے کھڑا ہے تو کھڑا ہونے کیساتھ سلام کرنا چاہیے۔

قال ولا یجوز القیام عند السلام تعظیما الا للّٰہ عزوجل

(شرح الترغیب، ج:۳، ص۳۸)

سلام کے بغیر مجلس سے جانا

سوال: مجلس کو آنے کیساتھ سلام کرنا سنت ہے اور اس طرح جانے کیساتھ بھی سنت ہے اگر جانے کے وقت سلام نہ کرے یہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: جانے کیساتھ سلام چھوڑنا درست نہیں ہے صرف ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجلس سے سلام کئے بغیر چلا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شاید آپ کے ساتھی سے سلام بھول گیا۔

قال فقام رجل من المجلس ولم یسلم فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما اوشك مانسی صاحبکم۔

(شرح الترغیب، ج:۳، ص۳۸)

لیلۃ القدر کی رات عورتوں کو فرشتوں کا سلام

سوال: کیا لیلۃ القدر کی رات فرشتے ان عورتوں کو سلام کرتے ہیں یا نہیں؟

جواب: لیلۃ القدر کی رات فرشتے ان عورتوں کو بھی سلام کرتے ہیں جو کسی بھی نیک عمل یا عبادت میں مصروف ہو۔

قال انہا کلہا سلام سلام الملئکۃ علی العابدین من المومنین والمومنات (ایسر التفاسیر، ج:۵، ص۵۹۸)

لیلۃ القدر کی رات سلام کا مطلب

سوال: لیلۃ القدر کی رات سلام کا کیا مقصد ہے؟

جواب: لیلۃ القدر کی رات سلام کا مقصد یہ ہے کہ شیطان لیلۃ القدر یا قدر کی رات کسی کو فساد میں مبتلا نہ کرے اور نہ اس رات میں ساحر کا سحر کارآمد ہوئے۔

عن ابی بن کعبؓ قال لا یستطیع الشیطان ان یصیب فیها احدـ بسخل او داء او ضربٍ من ضروب الفساد ولا ینفذ فیها سحر ساحر (تفسیر ابن رجب السنبلی ،۲:۱، ص:۲۱۷)

حضرت قتادہؒ اور ابن زیدؒ فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر کی رات شام سے لیکر صبح صادق تک خیر کی رات ہے شر سے خالی ہے یہ سلام کا مطلب ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، ج:۸، ص ٤٤٥)

اہل کتاب کے گھروں میں سلام کا طریقہ

سوال: اہل کتاب کے گھروں میں جانے کے ساتھ کیسے سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: اہل کتاب کے گھروں میں اس طرح سلام کرے۔

السلام علی من اتبع الهدیٰ وقال قتادة التسلیم علی اهل الکتاب اذا ادخل بیوتهم ان تقول السلام من اتبع الهدیٰ

(شرح السنة، ج:۱۲، ص۲۷۳)

سلام کے جواب میں کمی کرنا نہیں چاہیے

سوال: اگر کسی شخص نے آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پورا سلام کیا تو جواب اس سے کم دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ دو چیزوں میں کمی کرنا نہیں ایک نماز میں اور ایک سلام کے جواب میں۔

عن ابی هريرةؓ عن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم قال لا غرار فی صلوٰة ولا تسليم و ان ترد كما يسلم عليك وافيا

(شرح السنۃ ج:۱۲، ص۲۵۷)

فائدہ: سلام کا جواب پورا دینا ہے البتہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ سلام کا جواب سلام سے بھی اچھے طریقے سے دیدو (فحیوا با حسن منها)

چوکیدار کو سلام

سوال: کیا چوکیدار کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: چوکیدار کو سلام کرنا بھی سنت ہے حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ اپنے چوکیداروں کو کرتے تھے کہ ایک بھی میری خاطر نہ کھڑے ہو جب میں نکلوں گا دوسرا مجھے سلام نہ کرو میں خود آپ پر سلام کروں گا۔

وقال ابن عمر بن عبدالعزيز يتقدم الى الحرس الا يقوموا له اذا خرج عليهم الا يبدوه بالسلام ويقول انما السلام على

(شرح السنۃ، ج:۱۲، ص۲۶۲)

تین چیزوں میں خالص محبت

سوال: وہ تین چیزیں کونسی ہیں جو خالص محبت کیلئے سبب بنتے ہیں؟

جواب: وہ تین چیزیں یہ ہیں:

(۱) پہلے سلام کرنا خالص محبت کی علامت ہے۔

(۲) مسلمان بھائی کو اللہ کے ناموں پر پکارنا۔

(۳) مجلس میں آنے والے کیلئے جگہ چھوڑنا۔

عن ابی بن الخطابؓ انه قال ان مما یصفی لك ود اخیك ثلاثا ان تبدا بالسلام اذا لقیه، وان تدعون باحب اسمائه الیه ولك توسعه له فی المجلس (شرح السنة، ج:۱، ص۲۶۳)

فائدہ: سلام میں پہل کرنا اور اچھا نام لینا یقیناً خالص محبت ہے اور مجلس میں جگہ دینا بھی محبت کی علامت ہے۔

تواضع کرنا سلام میں ہے

سوال: تواضع کرنا اور عاجزی کرنا مسلمان کیلئے اچھی خصلت بھی ہے اور صفت بھی تو اصل تواضع اور عاجزی کس چیز میں ہے؟

جواب: تواضع اور عاجزی دو چیزوں میں ہے

(۱) ہر مسلمان بھائی کو ملنے کے وقت پہلے سلام کرنا (۲) مجلس کی طرف میں بیٹھنا

عن ابی عیسیٰ قال قال عبداللّٰه ان من راس التواضع آن ترضی بالدون من المجلس وان تبدأ بالسلام من لقیت

(الادب لا بن ابی شیبه، ج:۱، ص۱۹۲)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سلام میں پہل کرنے والا کبر سے بری ہے جب کبر بری ہے تو خود بخود عاجزی کرنے والا ہے۔

روضہ اقدس کو سلام بھیجنا

سوال: کسی کو مدینہ منورہ جانے کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: دے سکتے ہیں حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ شام سے مدینہ منورہ کو روضہ اقدس

سلام پہنچانے کیلئے قاصد کو بھیجتے تھے۔

قال عمر بن عبدالعزیز لرجل اذا قدمت المدینة واتیت قبر النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فاقرأه منی السلام وکان عمر ابن عبدالعزیز یبعث بالرسول قاصد من الشام الی المدینة المنورة لیقرا النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم السلام ثم یرجع

(فتاویٰ فریدیه ، ج:٤، ص ٥٠٠)

فائدہ: یہ ہے اپنے آقا کیساتھ محبت کہ صرف سلام کیلئے قاصد کو شام سے مدینہ منورہ بھیجتے تھے اور سلام پہنچانے کے بعد فوراً شام واپس آتے تھے۔

روضہ رسولؐ پر سلام کی وقت چہرہ کس طرف کرنا چاہیے

سوال: روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کی وقت چہرہ قبلہ کے طرف کرنا چاہیے یا قبر مبارک کی طرف؟

جواب: اکثر علماء کرام اور مذاہب ثلاثہ اس بات پر متفق ہیں کہ سلام کے وقت چہرہ قبر مبارک کی طرف کرنا چاہیے۔

قال وتنازعوا وقت السلام علیه هل یستقبل القبلة او یستقبل القبر فقال ابو حنیفةؒ یستقبل القبلة وقال مالك والشافعیؒ و احمد یستقبل القبر فقال الاکثرون یسلم علیه مستقبل القبر

(مجموعة الفتاویٰ، ج:۲۷، ص۳۱)

فائدہ: اصل مقصود سلام کرنا ہے سلام کرنا دونوں طریقوں سے جائز ہے، برابر ہے کہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو یا قبر مبارک کی طرف۔

سلام کا اجر دعوت قبول کرنے کے اجر سے زیادہ

سوال: شریعت کے رو سے دعوت قبول کرنے کا اجر زیادہ ہے یا سلام کرنے کا؟

جواب: ملنے کے وقت سلام کرنے کا اجر دعوت قبول کرنے کے اجر سے زیادہ ہے اس لئے کہ سلام کرنا دعوت قبول کرنے سے آسان ہے اور سلام کرنا اور عبادتوں کی نسبت بھی آسان ہے۔

قال والسلام عند اللقاء او كد من اجابة الدعوة والسلام أسهل من اجابة الدعوة و من العبادة

(مجموعة الفتاوی ۲۷، ص ٤١٣)

فائدہ: سلام کی تاکید حدیثوں میں دعوت قبول کرنے سے ہزار ہا درجہ زیادہ مروی ہے۔

نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کا اجر زیادہ ہے یا روضہ رسول کو سلام کا اجر

سوال: نماز میں ہر نمازی السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبركاته پڑھتے ہیں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہیں تو کیا روضہ کو سلام کرنا بہتر ہے یا نماز میں سلام کرنا بہتر ہے؟

جواب: نماز میں سلام کرنے کا اجر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے کے اجر سے زیادہ ہے۔

قال والسلام عليه فی الصلوٰة افضل من السلام عليه عند القبر وهو من خصائصه وهو مامور به

(مجموعة الفتاویٰ، ج:۲۷، :٤١٦)

فائدہ: ہر مومن ہر جگہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ وقت سلام کرتے ہیں اگر مدینہ منورہ میں سلام نصیب نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کے علاوہ صبح سے لیکر رات تک ہر مومن کو حضور پر سلام کہتے ہیں السلام علیك ایها النبی ورحمة اللّٰہ وبرکاته کی توفیق نصیب فرماتا ہے

امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بس یہ ترانہ پڑھنا ہے اس ترانہ پڑھنے پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی ترانہ پڑھتے ہیں۔ آسمانی فرشتوں کا بس یہی ترانہ ہے۔

صحابہ کے دور میں روضہ رسولؐ کو سلام کس طرح کیا جاتا؟

سوال: صحابہ کرامؓ کے دور میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے اگر کرتے تھے تو سلام کا طریقہ کیا تھا؟

جواب: صحابہ کرامؓ کے دور میں بھی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے، سلام کرنے کا طریقہ مختلف تھا بعض صحابہ کرامؓ سلام کے وقت حجرہ کی طرف منہ کرتے تھے اور بعض صحابہ کرامؓ قبلہ کی طرف منہ کرتے تھے۔

وقال من السلام علیه علی عهد الصحابةؓ یا تیه من غربی الحجرة فیسلم علیه اما مستقبل الحجرة واما مستقبل القبلة (مجموعة الفتاویٰ، ج:۲۷، ص۴۱۹)

سلام نام والے صحابہ کرامؓ وتابعینؒ وغیرہ

(۱) عون بن سلام
(۲) عبدالسلام
(۳) سلام بن سلیمان
(۴) سلام ابن مسکین

(۵) سلام الجمعی
(۶) سلامۃ بن روح
(۷) یحییٰ بن سلام
(۸) سلامہ بنت الحر
(۹) محمد بن سلام
(۱۰) ابوسلام
(۱۱) عصیم بن سلام
(۱۲) عمر بن سلام
(۱۳) سلام بن ابی خبزہ
(۱۴) عبداللہ بن سلام
(۱۵) سلام بن ابی الصھباء
(۱۶) ابوعبید بن سلام
(۱۷) یوسف بن سلام
(۱۸) سلم بن سلام
(۱۹) سلام بن ابی عمرۃ
(۲۰) عمار بن سلام
(۲۱) مسلم بن سلام
(۲۲) مصعب بن سلام
(۲۳) سلام بن سلم
(۲۴) تمیم بن سلام
(۲۵) سلام الطویل
(۲۶) سلام بن قاسم
(۲۷) سلام بن سلیم
(۲۸) عبدالرحمٰن بن سلام
(۲۹) نعیم بن سلام
(۳۰) سلام بن عبداللہ
(۳۱) حسن بن سلام
(۳۲) عثمان بن سلام
(۳۳) ابراہیم بن سلام
(۳۴) زکریا بن سلام
(۳۵) سلام بن ابی مطیع
(۳۶) بکار بن سلام
(۳۷) سلام بن المنذر
(۳۸) سلام بن عمرو
(۳۹) سلام بن میمون
(۴۰) عارف بن سلام
(۴۱) سلام بن سوار
(۴۲) سلام بن ابی حمرہ
(۴۳) اسیل بن سلام
(۴۴) سعید بن سلام

(۴۵) خلیفہ بن سلام
(۴۶) زید ابن سلام
(۴۷) قاسم بن سلام
(۴۸) سلام بن ابی الحقیق
(۴۹) مسلمہ بن سلام
(۵۰) سلام بن النجاشی
(۵۱) سلمۃ بن سلام
(۵۲) سلام بن وھب
(۵۳) سلیمان بن سلام
(۵۴) سلام بن سابور
(۵۵) سلکان بن سلام
(۵۶) سلام بن سالم
(۵۷) ثعلبہ بن سلام
(۵۸) موسیٰ بن سلام
(۵۹) سلام بن عصام
(۶۰) زہیر بن سلام
(۶۱) سلام بن شرحبیل

قرآنی آیتوں میں سلام کا تذکرہ

(۱) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (یسین:۵۷)

ترجمہ: سلام بولنا ہے رب مہربان سے

(۲) اُدْخُلُوْھَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ (الحجر:٤٦)

ترجمہ: کہیں گے انکو جاؤ ان میں سلامتی سے

(۳) تَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ (یونس:۱۰)

ترجمہ: اور ملاقات ان کو سلام

(۴) اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْہِ فَقَالُوْا سَلٰمًا (الحجر:۵۲)

ترجمہ: جب چلے آئے اور بولے سلام

(۵) یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ (النحل :۳۲)

ترجمہ: کہتے ہیں فرشتے سلامتی تم پر

(۶) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ (الرعد: ۲٤)

ترجمہ: کہیں گے سلامتی تم پر بدلے اس کے کہ تم نے صبر کیا

(۷) لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا (مریم: ٦۲)

ترجمہ: نہ سنیں گے وہاں کوئی لغو بات سوائے سلام

(۸) وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (طٰہٰ: ٤۷)

ترجمہ: اور سلامتی ہو اسکی جو مان لیں راہ کی بات

(۹) يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (انبیاء: ٦۹)

ترجمہ: اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والا ابراہیم پر

(۱۰) وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا (نور: ۲۷)

ترجمہ: اور سلام کرلو اپنے گھر والوں پر

(۱۱) فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ (نور: ٦۱)

ترجمہ: تو سلام کہو اپنے لوگوں پر

(۱۲) وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (فرقان: ٦۳)

ترجمہ: اور جب بات کرنے لگیں ان سے بے سمجھ لوگ تو کہیں صاحب سلامت

(۱۳) وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا (فرقان: ۷۵)

ترجمہ: اور لینے آئیں گے ان کو وہاں دعا اور سلام کہتے ہوئے

(۱۴) اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ (الشعراء: ۸۹)

ترجمہ: مگر جو کوئی آیا اللہ کے پاس لے کر دل چنگا

(۱۵) وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى (النمل: ۵۹)

ترجمہ: اور سلام ہے اسکے بندوں پر جن کو اس نے پسند کیا

(۱٦) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ (قصص: ۵۵)

ترجمہ: سلامت رہو ہم کو نہیں چاہتے بے سمجھ لوگ

(۱۷) وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَّتَسْلِيمًا (الاحزاب :۲۲)

ترجمہ: اور بڑھ گیا یقین اور اطاعت

(۱۸) تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلٰمٌ (الاحزاب :٤٤)

ترجمہ: دعا ان کو جس دن اس سے ملیں گے سلام ہے

(۱۹) صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب :٥٦)

ترجمہ: رحمت بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر

(۲۰) وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا (مریم :١٤)

ترجمہ: اور سلام ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن اٹھ کھڑا ہوں۔

(۲۱) قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ (مریم :٤٦)

ترجمہ: کہا تیری سلامتی رہے

(۲۲) فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوٓءٍ (النحل :۲۸)

ترجمہ: تب ظاہر کریں گے اطاعت کہ ہم تو کرتے نہ تھے کچھ برائی

(۲۳) وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ نِ السَّلَمَ (النحل :٨٦)

ترجمہ: اور آپڑیں اللہ کے آگے اس دن عاجز ہو کر

(۲۴) وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلٰمٌ (یونس:۹)

ترجمہ: اور ملاقات ان کی ہوگی سلام کے ساتھ

(۲۵) قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ (ھود :٤٧)

ترجمہ: حکم ہوا اے نوح اتر سلامتی کے ساتھ ہماری طرف سے اور برکتوں کیساتھ

(۲۶) وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوا سَلٰمًا (ھود :٦٩)

ترجمہ: اور البتہ آچکے ہیں ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس خوشخبری لیکر بولے سلام

(۲۷) قَالَ سلام (ھود :٦٨)

ترجمہ: وہ بولا سلام

(۲۸) وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ (یونس:٢٤)

ترجمہ: اور اللہ بلاتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف

(۲۹) وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ (انفال:٤٢)

ترجمہ: لیکن اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔

(۳۰) وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ (اعراف :٤٥)

ترجمہ: اور وہ پکاریں گے جنت والوں کو کہ سلامتی ہے تم پر۔

(۳۱) لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ (انعام:١٢٦)

ترجمہ: انہی کیلئے ہی سلامتی کا گھر اپنے رب کے ہاں

(۳۲) وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ (انعام:٥٣)

ترجمہ: اور جب آویں تمہارے پاس ہماری آیتوں کے ماننے والے تو کہہ دے سلام ہے تم پر

(۳۳) يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ (مائدہ:١٥)

ترجمہ: جس سے اللہ ہدایت کرتا ہے اسکو جو تابعہ ہوا اس کی رضا کا سلامتی کو راہیں

(۳۴) ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء:٦٤)

ترجمہ: پھر نہ پاویں اپنے نفس میں تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کرے خوشی سے۔

(۳۵) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ (النساء:٨٦)

ترجمہ: اور جب تم کو دعا دیوے تو تم بھی دعا دو اس سے بہتر یا وہی کہو الٹ کر

(۳۶) فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْکُمْ وَ یُلْقُوْٓا اِلَیْکُمُ السَّلَمَ (النساء:۹۱)

ترجمہ: پھر اگر وہ تم سے یک سو نہ رہیں اور نہ پیش کریں تم پر صلح۔

(۳۷) فَاِنِ اعْتَزَلُوْکُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ وَ اَلْقَوْا اِلَیْکُمُ السَّلَمَ (النساء:۹۰)

ترجمہ: سو اگر ایک سو رہیں وہ تم سے پھر تم سے نہ لڑیں اور پیش کریں تم پر صلح۔

(۳۸) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء:۹۴)

ترجمہ: اور مت کہو اس شخص کو کہ جو تم سے سلام علیک کرے کہ تو مسلمان نہیں۔

(۳۹) سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ (صافات:۷۹)

ترجمہ: سلام ہے نوح پر سارے جہان والوں میں۔

(۴۰) اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (صافات:۸۴)

ترجمہ: جب آیا اپنے رب کے پاس لیکر دل یزدگا۔

(۴۱) سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ (صافات:۱۰۸)

ترجمہ: سلام ہے ابراہیم پر۔

(۴۲) سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ (صافات:۱۱۹)

ترجمہ: سلام ہے موسیٰ اور ہارون پر۔

(۴۳) سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ (صافات:۱۳۰)

ترجمہ: سلام ہے الیاس پر۔

(۴۴) وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ (صافات:۱۸۱)

ترجمہ: اور سلام ہے رسولوں پر۔

(۴۵) وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ (زمر:۲۹)

ترجمہ: اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا۔

(۴۶) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ (زمر:۷۳)

ترجمہ: سلام پہنچے تم پر تملوگ پاکیزہ ہوسو داخل ہو جاؤ اس میں سدا رہنے کو۔

(۴۷) فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ (زخرف:۸۹)

ترجمہ: سوتو منہ پھیر لے انکی طرف سے اور کہہ سلام ہے۔

(۴۸) فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ (محمد:۳۵)

ترجمہ: تم بودے نہ ہوئے جاؤ اور لگو پکارنے صلح۔

(۴۹) اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ (الحجر:٤٦)

ترجمہ: چلے جاؤ اس میں سلامت۔

(۵۰) اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا (الذاریات:۲۵)

ترجمہ: جب اندر پہنچے اسکے پاس تو بولے سلام۔

(۵۱) قَالَ سَلٰمٌ (الذاریات:۲۵)

ترجمہ: وہ بولا سلام ہے۔

(۵۲) اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا (الواقعہ:۲٦)

ترجمہ: مگر ایک بول سلام سلام۔

(۵۳) فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ (واقعہ:۹۱)

ترجمہ: تو سلامتی پہنچے تجھ کو داہنے والوں سے۔

(۵۴) وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ (المجادلہ:۸)

ترجمہ: اور جب آئیں تیرے پاس تجھ کو وہ دعا دیں جو دعا نہیں دی تجھ کو اللہ نے۔

(۵۵) اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ (الحشر:۲۳)

ترجمہ: وہ بادشاہی پاکر ذات سب عیبوں سے سالم۔

(۵۶) سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (القدر :۵)

ترجمہ: امان ہے وہ رات صبح کے نکلنے تک۔

نوٹ: رب ذوالجلال نے قرآن کریم میں سلام کا لفظ کثرت سے ارشاد فرمایا ہے اور اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے بھی سلام پر مداومت اختیار کیا ہے ہم کو بھی چاہیے کہ ہماری زندگی بھی سلام سے آراستہ ہو جائے تو ہم بھی سلامت رہیں گے

گھر میں سلام سے پہلے کونسی دعا ہے

سوال: گھر میں اندر جانے کا طریقہ کیا ہے اور سلام سے پہلے کوئی مسنون دعا ہے یا نہیں؟

جواب: گھر میں اندر جانے کا طریقہ یہ ہے کہ دایا پاؤں آگے کر کے سلام سے پہلے یہ دعا مسنون ہے اللھم انی اسئلك خیر المولج وخیر المخرج باسم اللّٰہ ولجنا وبسم اللّٰہ خرجنا وعلی اللّٰہ توکلنا تو اس کے بعد اپنے اہل کو سلام کرے حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ سے یہ طریقہ مرفوعاً ثابت ہے (الفقہ الاسلامی، ج:۳، ص۵۷۹)

پتنگ بازی اور بٹیر بازی والوں کو سلام

سوال: پتنگ بازی اور بٹیر بازی والوں کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: تفسیر معالم العرفان نے لکھا ہے کہ پتنگ بازی اور بٹیر بازی والوں کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ (تفسیر معالم العرفان، ج:۵، ص۴۰۷)

سلام کا جواب نہ دینے والوں سے جبرئیلؑ ہٹ جاتے ہیں

سوال: اگر کسی مسلمانوں کے گروہ کو سلام کیا جائے اور سلام کا جواب نہ دے تو ان گروہ کا کیا نقصان ہوگا؟

جواب: سلام کا جواب نہ دینے پر حضرت جبرئیلؑ ان سے ہٹ جاتے ہیں اور ملائکہ

خود سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (تفسیر مدارک، ج:۱، ص٦٤٦)

قاضی کو سلام کرنا

سوال: کیا شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں قاضی کو سلام کرنا درست ہے یا نہیں اگر نہیں تو وجہ کیا ہے؟

جواب: قاضی کو مدعی یعنی (دعویٰ کرنے والا) اور مدعیٰ علیہ یعنی (جس پر دعویٰ کیا گیا ہے) سلام نہیں کرنا چاہیے، سلام زیارت کرنے کے ساتھ سنت ہے مدعی اور مدعیٰ علیہ قاضی کو دعویٰ جیتنے اور ہارنے کے واسطے آئے ہیں البتہ اگر قاضی مدعی اور مدعیٰ علیہ کی زیارت اور ملنے کے واسطے بیٹھ گئے تو پھر مدعی اور مدعی علیہ قاضی کو سلام کر سکتے ہیں۔

قال ان السلام تحية الزائرين والخصوم ما تقدموا الى القاضى زائرين فعلىٰ هٰذا لو جلس القاضى للزيارة فالخصوم يسلمون عليه (ردالمحتار، ج:۱، ص٤٥٦)

فائدہ: قاضی کو مدعی اور مدعیٰ علیہ کا سلام کرنا مکروہ ہے تاہم کراہت میں فقہاء کرام کے درمیان اختلاف ہے کہ تحریمی ہے یا تنزیہی علامہ شامیؒ کے نزدیک تحریمی ہے۔

قاضی پر سلام کا جواب

سوال: اگر دعویٰ کرنے والا یا جس پر دعویٰ کیا گیا ہے قاضی کو سلام کرے کیا قاضی پر ان دونوں کے سلام کا جواب واجب ہے یا نہیں؟

جواب: قاضی پر ان دونوں کے سلام کا جواب واجب نہیں اس لئے کہ مذکورہ سلام سلام کی جگہ نہیں ہے۔

قال ولو سلم عليهم ما يجب عليهم الرد لانه فى غير محلة

وحرم الفقهاء بعدم وجوب الرد فی بعض المواضع القاضی اذا سلم علیهم الخصمان (ردالمحتار، ج:۱، ص۴۵۷)

فائدہ: سلام سنت ہے اور ان جگہوں میں سنت ہے جہاں سنت سے ثابت ہو اور اگر سنت میں کسی جگہ سے منع آیا ہو وہاں مکروہ ہے۔

اہل سنت اور اہل بدعت کو سلام

سوال: اگر ایک مجلس میں بدعتی لوگ بھی ہوں اور اہل سنت بھی تو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: سلام کرنا چاہیے لیکن اہل سنت والوں کی نیت کریں گے۔

وکذلك لو کان مجلس جمع اهل السنة واهل البدعة سلم ونوىٰ اهل السنة (المسالك فی شرح موطاء، ج:۷، ص:۵۱۵)

اولیاء اللہ اور اعدا اللہ کو سلام

سوال: ایک مجلس میں اولیاء اللہ بھی ہیں اور اعداء اللہ بھی تو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: سلام کرنا چاہیے لیکن اولیاء اللہ والوں کی نیت کرنا چاہیے۔

وکذلك لو کان فیه اولیاء اللّٰه و اعداءه

(المسالك فی شرح موطاء مالك ج:۷، ص۵۱۵)

ظالموں اور عادلوں کو سلام کرنا

سوال: اگر ایک مجلس میں ظالم بھی ہے اور عادل تو سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: سلام کرنا چاہیے مگر عادلوں کی نیت کرنا چاہیے۔

او عدول و ظلمة خص العدول

(المسالك شرح مؤطا، ج:۷، ص:۵۱۵)

ایک جن کا حضرت عمرؓ کو سلام

ایک جن مرثیہ کے طور پر حضرت عمرؓ کو سلام کرتے ہیں۔؟

علیك سلام من آمیر وبار کت: ید اللّٰه فی ذاك الادیم الممزق

فائدہ: ایک جن نے حضرت عمرؓ کو سلام کیا ہے معلوم ہوا کہ جنات بھی سلام جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سنت ہے اور سلام کرتے بھی ہیں۔

حضرت سعید ابن المسیب کا خانہ خدا کو سلام

حضرت سعید ابن المسیب جب بھی بیت اللہ شریف کو دیکھتے تو فوراً کہتے تھے اے اللہ تم سلام ہے اور آپ کی طرف سے سلامتی ہے اے اللہ ہم کو بھی سلام کا تحفہ عطا فرمائے یعنی ہم کو سلام کرے۔

عن محمد بن سعید بن المسیب عن آبیه کان حین نظر الیٰ البیت یقول اللهم انت السلام ومنكَ السلام فحینا ربنا بالسلام (الشامی، ج:۳، ص ٤٦٣)

گونگا کی طرف سے سلام کا جواب

سوال: گونگا اگر سلام کرے تو اسکے سلام کا جواب کیسے دیا جائے گا؟

جواب: گونگا کو سلام کا جواب ہاتھ کے اشارہ سے نہیں اگر چہ گونگا نے ہاتھ کے اشارہ سے سلام کیا ہے بلکہ زبان سے جواب دینا ہے گونگا زبان پر سلام کرنے کی طاقت نہیں

رکھتا اور آپ زبان پر سلام کا جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔

لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا قال وکذا لو سلم علیہ اخرس بلا شارۃ یستحق الجواب لما ذکرنا (الاذکار،ص:٤١٠)

بچے کو سلام کرنا

سوال: کیا بچوں کو سلام کرنا سنت ہے اور بچوں پر سلام کا جواب دینا واجب ہے؟

جواب: بچوں کو سلام کرنا بھی سنت ہے البتہ فقہاء کرامؒ نے کچھ تفصیل کے بعد کہا ہے کہ بچوں پر سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے مستحب ہے اس لئے کہ بچہ مکلف ہی نہیں اور شرعی احکامات کا تعلق مکلف ہونے کیساتھ ہیں

قال ابو سعید المولی لو سلم علی الصبی لا یجب علیہ الجواب لان الصبی لیس من اھل الفرض وھذا الذی قالہ، صحیح لکن الادب والمستحب لہ الجواب(الاذکار للنویص٤١١)

بچوں کا سلام بالغوں کی طرف سے جواب

سوال: اگر کسی نابالغ بچے نے بالغ کو سلام کیا تو بالغ پر سلام کا جواب دینا واجب ہے یا مستحب؟

جواب: صحیح قول کے مطابق بالغ پر سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

قلت الصحیح من الوجھین وجوب رد السلام لقول اللّٰہ تعالیٰ واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا او ردوھا

(الاذکار،ص:٤١١)

نماز کے سلام کے بعد سلام کا مطلب

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے سلام پھیرنے کے بعد فوراً اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام ارشاد فرماتے تو سلام کے بعد سلام کرتے اسکا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز مومن کا معراج ہے اللہ تعالیٰ کیساتھ ملنا ہے تو جب ایک بندہ کسی بندہ سے رخصتی کے وقت سلام کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ سے رخصتی کے وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سلام کی تعلیم سکھائی (حصن حصین، ص: ۱۱۰)

سلام میں آواز کی مقدار

سوال: سلام میں آواز کی کتنی مقدار ہے؟

جواب: کم از کم سلام ایسے آواز سے کرنا چاہیے کہ جسکو سلام کرے کہ وہ سلام سن سکے۔

قال و اقل السلام الذی یصیر به مسلماً مودیا لسنة السلام ان یرفع صوته بحیث یسمع المسلم علیه (الاذکار، ص ۴۰۷)

سوال: اگر سلام والے کا سلام دوسرے بندے نے نہیں سنا تو کیا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: سلام والے پر دوسلام کرنا ہے اگر سلام دوبارہ نہ کرے اسکے ذمہ سلام باقی رہا۔

قال فان لم یسمعه لم یکن اتیابا لسلام فلا یجب الرد علیه واقل ما یسقط به فرض ردالسلام ان یرفو صوته بحیث یسمع المسلم علیه (الاذکار، ص ۴۰۷)

لیلۃ القدر کی رات فرشتے روزہ داروں اور نمازیوں کو سلام کرتے ہیں

سوال: لیلۃ القدر کی رات فرشتے کونسی بندوں کو سلام کرتے ہیں؟

جواب: لیلۃ القدر کی رات فرشتے روزہ داروں اور نمازیوں کو سلام کرتے ہیں۔

یقول یسلمون علیٰ اھل الصوم والصلوۃ من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تلك اللیلة

(تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس، ج:۱، ص۵۱۵)

لیلۃ القدر کی رات فرشتوں کا سلام

سوال: لیلۃ القدر کی رات فرشتے کس طرح سلام کرتے ہیں؟

جواب: اس طرح سلام کرتے ہیں۔

السلام علیك یا مومن (الدر المنثور، ض:۸، ص۶۷۰)

گھروں کے اندر بندوں کو سلام

سوال: کیا گھروں کو اندر بندوں کو لیلۃ القدر کی رات فرشتے سلام کرتے ہیں؟

جواب: لیلۃ القدر کی رات فرشتے ہر مسلمان کے گھر جاتے ہیں اور جانے کے بعد ہر انسان مرد اور عورت کو اس طرح سلام کرتے ہیں۔ اے مومن اور مومنہ رب ذوالجلال آپ کو سلام کرتے ہیں۔

قال ولایدع بیتاً فیه مومن ولا مومنة الا دخله وسلم علیهم یقول یا مومن ویا مومنه السلام یقرئك السلام

(السراج المنیر، ج۴، ص۵۶۸)

لیلۃ القدر کی رات فرشتے تین بندوں کو سلام نہیں کرتے

سوال: کیا ایسے بندے بھی ہیں کہ لیلۃ القدر کی رات فرشتے ان کو سلام نہیں کرتے؟

جواب: تین بندے ایسے ہیں جن کو لیلۃ القدر کی رات فرشتے سلام نہیں کرتے ہیں۔

(۱) ہمیشہ شراب پینے والوں کو سلام نہیں کرتے۔

(۲) صلہ رحمی کاٹنے والوں کو سلام نہیں کرتے۔

(۳) خنزیر کا گوشت کھانے والوں کو سلام نہیں کرتے۔

قال الاعلیٰ مدمن خمر وقاطع رحم واکل لحم خنزیر

(السراج المنیر، ج:٤، ص٥٦٨)

لیلۃ القدر کی رات فرشتوں کا آپس میں سلام

سوال: کیا لیلۃ القدر کی رات فرشتے آپس میں سلام کرتے ہیں یا نہیں؟

جواب: لیلۃ القدر کی رات سارے فرشتے آسمان سے یکجا نہیں آتے بلکہ کچھ آتے ہیں اور کچھ جاتے ہیں تو آتے جاتے وقت آپس میں ملنے کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں۔

قال سلام الملائکة بعضهم علی بعض

(تفسیر ابن فورك، ج:۳، ص۲۵۱)

ایک خاص جماعت کا مروجہ سلام

سوال: بعض مساجد میں کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نماز جمعہ کے بعد یا دوسری نمازوں کے بعد التزام کے ساتھ جماعت بنا کر اور کھڑے ہو کر باواز بلند بالفاظ ذیل سلام پڑھتے ہیں یا رسول سلام علیك یا نبی سلام علیك ان میں بہت سے لوگوں

کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں تشریف لاتے ہیں یا ہر جگہ حاضر اور ناظر ہیں اس لئے یہ سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں دریافت طلب یہ ہے کہ کیا اس طرح کا سلام پڑھنا مسجدوں میں جائز ہے؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام افضل عبادت و موجب برکات اور سعادت دنیا و آخرت ہے لیکن اس کے کچھ آداب و شرائط ہیں الغرض روضہ اقدس کے علاوہ دوسرے مقامات میں اگر ان الفاظ کے ساتھ رسول کریم کے حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ ہے تو کھلا شرک ہے اور مجلس لانے کا عقیدہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء اور بہتان ہے۔(جواهر الفقه، ج:٤، ص٨٤)

سلام کا دروازہ سب سے بہتر ہے

سلام کا دروازہ مکہ معظمہ میں مسجد حرام کا ہے مسجد حرام میں داخل ہونے کا سب سے بہتر دروازہ وہ ہے جس کا نام سلام ہے اسی طرح مسجد نبوی میں سارے لوگ سلام کے دروازہ سے داخل ہو کر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرتے ہیں؟ (جواهر الفقه، ج:٤، ص٨٤)

مسجد نبوی سے باہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام

مسجد نبوی سے باہر بھی جب کبھی روضہ اقدس کے سامنے سے گزرے تو تھوڑی دیر رک کر سلام عرض کر کے آگے بڑھے۔(جواهر الفقه، ج:٤، ص١٧٣)

بچی کو سلام کرنا

سوال: بچی کو سلام کرنا شریعت میں درست ہے یا نہیں؟

جواب: بچی کو سلام کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ثابت ہے۔

انه علیه السلام مر علیٰ صبیة فسلم علیهم

(فتح السلام،ص:۱۵۳)

فلاں پر میرا اسلام کرو

سوال: اگر ایک شخص نے کسی کو کہا کہ فلاں پر میرا اسلام کرو اس ک بعد اس شخص نے فلاں کو کہا کہ فلاں نے آپکو سلام کیا ہے یہ شریعت میں سلام ہے یا نہیں؟

جواب: السلام علیکم کے بغیر ایسا کہنا کہ فلان کو میرا اسلام کرنا یہ سلام نہیں ہے اور نہ اسکا جواب واجب ہے۔

اما اذا لم توجد الصیغة بان قال المرسل سلم لی علیٰ فلان فقال الرسول لفلان زید سلم علیك فلا اعتداد به ولا یحیه الرد (فتح السلام،ص۵۳)

کافر کے قبر کو سلام کرنا

سوال: زندہ کافر کو سلام کرنا ثابت نہیں ہے تو کیا کافر کے قبر پر گزرنے کے وقت سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: کافر کے قبر کی زیارت کرنا درست ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں کے قبر کی زیارت کی ہے البتہ کافر کے قبر کو سلام کرنا درست نہیں ہے۔

قال وتباح زیارت قبر کافر لاعتبار الزیارته قبر امه واذا زارت لا یسلم علیه کحال الحیوه ولا یدعوله

(فتح السلام :۱۳۳)

عورت قبر کو سلام کر سکتی ہے

سوال: کیا عورت مقبرہ پر گزرنے کے وقت مردوں کو سلام کر سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: علماء کرام فرماتے ہیں کہ عورت مقبرہ پر گزرنے کے وقت مردوں کو سلام کر سکتی ہے۔

وذکر العلماء انه لاباس من سلام المرأة علیٰ قبر اجتازت به فی طریقها (فتح السلام:۱۳۲)

سلام کا اجر صرف جواب دینے والا کیلئے ہے

سوال: سلام کا اجر صرف جواب دینے والا کیلئے ہے یا جس کو سلام کیا گیا ہو ان کے لیے بھی ہے؟

جواب: سلام کا اجر صرف جواب دینے والا کیلئے ہے جن لوگوں کو سلام کیا گیا ہے اور ان لوگوں نے جواب نہیں دیا ہے ان کیلئے جواب کا اجر نہیں۔

قال صلی اللّٰه علیه وسلم ویسلم الراجل علی القاعد ویسلم الاقل علی الا کثر فمن اجاب السلام کان له ومن لم یجب فلا شئی له (فتح السلام ،ج:۱۳۵)

کافر سلام کرنے والا کا قتل جائز نہیں

سوال: اگر ایک مسلمان نے کسی حربی کافر کیساتھ ملاقات کیا مسلمان کیلئے حربی کافر کا قتل کرنا جائز ہے، البتہ اگر حربی کافر نے ملنے کے وقت مسلمان کو السلام علیکم کہا اس کے بعد مسلمان کیلئے صرف حربی کافر کو قتل کرنا جائز نہیں ہے

ذکر بعض العلماء هذا المسالة وقالو ان المسلم اذا لقی الکافر ولا عهد له جازله قتله فان قال سلام علیکم فلا

ینبغی ان یقتل حتی یعلم ما وراء ذلك (فتح الاسلام:۱۱۸)

ذمی کافر کو سلام کے بغیر کچھ اور کلمات کہنا

سوال: کیا ذمی کافر کو سلام کے بغیر کچھ اور کلمات کہنا درست ہے؟

جواب: امام احمدؒ کہتے ہیں کہ سلام کے بغیر اور کلمات کہنا بھی مکروہ ہیں البتہ ابو سعیدؒ فرماتے ہیں کہ سلام کے بغیر هداك الله وغیرہ کلمات کہنا درست ہے۔

اذا القی المسلم الذمی فهل له ان یجیبه بغیر السلام کان یقول کیف اصحبت کیف امسیت اوکیف انت نص الامام احمدؒ علی کراهة ذلك وقال ابو سعید لاباس به ان احتاج الیه۔ (فتح السلام:ص۱۱۶)

مفتی کو سلام کرنا

سوال: مفتی کو سلام کرنا کیسا ہے درست ہے یا نہیں؟

جواب: مدعی اور مدعی علیہ کیلئے مفتی کو سلام کرنا درست نہیں۔

ومقضیٰ هذا ان الخصوم اذا دخلوا علی المفتی لا یسلمون علیه (فتح:۱۳۶)

ظن غالب کی وجہ سے سلام چھوڑنا نہیں

سوال: اگر کسی شخص کا غالب گمان ہوں کہ فلان آدمی مجھے سلام کا جواب نہیں دیتا ہے تو کیا غالب گمان کی وجہ سے سلام چھوڑنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: سلام چھوڑنا نہیں ہے حدیث شریف میں سلام پھیلانے کا امر مروی ہے۔

قال وهبة الزحیلی ولا یترك السلام اذا کان یغلب علیٰ ظنه

ان المسلم علیه لا یرد السلام لعموم افشوا الاسلام

(الفقه الاسلامی ،ج:۳،ص۵۷۸)

سلام کے ساتھ سر جھکانا درست نہیں

سوال: سلام کرنا سنت ہے کیا سلام کیساتھ کسی کو سر جھکانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سلام کیساتھ سر جھکانا درست نہیں سر جھکانا صرف اللہ تعالیٰ کیساتھ خاص ہے

قال الدکتور وهبة للزحیلی ویکره الا نحنا فی السلام

(الفقه الاسلامی ،ج:۳،ص۵۷۸)

وعلیکم السلام واؤ کیساتھ ہے

سوال: سلام کا جواب وعلیکم السلام واؤ کے ساتھ ہے یا صرف علیکم السلام واؤ کے بغیر ہے؟

جواب: وعلیکم السلام واؤ کیساتھ واجب ہے واؤ کے بغیر جواب دینا درست نہیں ہے

قال ویجب زیادة الواؤ فی ردالسلام

(الفقه الاسلامی،ج:۳،ص۵۷۸)

نقصان اٹھانے والا کون

سوال: سلام کا جواب نہ دینے والا گنہگار ہے یا نہیں؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ وہ انسان تاوان اور خسارے والا ہے جو سلام کا جواب نہیں دیتا ہے۔

قال النبی صلی الله علیه وسلم والمغبون من له یرده،

(الترغیب فی فضائل الاعمال-ج:۱،ص۱۴۰)

سب سے زیادہ بخیل کون

سوال: مسلمانوں میں سب سے زیادہ بخیل کون ہے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے زیادہ بخیل انسان وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرتے ہو یعنی سلام کم کرتے ہیں۔

عن ابی هريرة قال قال صلى الله عليه وسلم ان ابخل الناس من بخيل بالسلام

مسجد میں حضرت ابوذرؓ کا سلام

سوال: کیا مسجد میں صحابہ کرامؓ سے سلام کرنا ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: حضرت ابوذرؓ شام سے آکر مسجد میں حضرت عثمانؓ پر سلام کیا حضرت عثمانؓ نے وعلیکم السلام کا جواب دے کر کہا ابوذر آپ کس طرح ہیں، حضرت ابوذرؓ نے کہا ٹھیک ہوں آپ کس طرح ہے۔

قال قدم ابو ذر من الشام فدخل المسجد وفيه عثمان فقال السلام عليكم فقال وعليكم السلام كيف انت يا ابا ذر قال بخير كيف انت يا عثمان

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۵، ص۲۴۲)

فائدہ: مسجد میں اگر لوگ عبادت کے بغیر کسی اور کام کیلئے بیٹھے ہوں تو ان کو سلام کرنا درست ہے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بھی تھا اور مدرسہ بھی اور ہدایت کا مرکز بھی اور دارالقضاء اور دارالافتاء بھی اس لئے صحابہ کرام آپس میں سلام کرتے تھے۔

مردوں اور عورت کو سلام کرنا

سوال: اگر ایک شخص نے ایسے جماعت کو سلام کیا جن میں ایک عورت بھی ہوں تو مردوں کی جگہ عورت نے وعلیکم السلام کا جواب دیا کیا یہ جواب ہے یا نہیں اور عورت کو وعلیکم السلام کا اجر حاصل ہوگا یا نہیں؟

جواب: احناف کے نزدیک اگر بوڑھی عورت نے وعلیکم السلام کہا تو یہ سلام کا جواب ہوگا اور اسکو اجر بھی ملتا ہے اور اگر عورت جوان ہو اس کے جواب میں اصناف کے علماء متفق نہیں ہیں۔

قال اذا حصل السلام علیٰ جماعة فیهم امرأه فردت السلام دون البقیة هل یحصل بردها الا جزاء وسقوط الوجوب بحث الحنیفة هذه المساله وقالوا بسقوط الوجوب برد العجوز اما الشابة ففی سقوط الوجوب قولان (فتح السلام، ص ٤٥)

ایک انگلی سے سلام کرنا

سوال: ایک انگلی کے اشارہ سے سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ایک انگلی کے اشارہ سے سلام کرنا یہودیوں کی عادت تھی۔

عن جابرؓ قال قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم تسلیم الرجل باصبع واحدة یشیر بها فعل الیهود

پہلے اجازت مانگنا ہے اور بعد میں سلام کرنا ہے

سوال: اگر ایک شخص کسی کے دروازہ پر جائے تو پہلے اجازت مانگے گا یا سلام کریگا؟

جواب: پہلے اجازت مانگنی چاہیے اگر اجازت مل جائے تو اندر جانے کے بعد سلام کرنا

ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اپنے گھر کے سوا کسی کے گھر جانا نہیں اگر جانا ہو تو پہلے اجازت مانگنی چاہیے، بعد میں سلام کرنا ہے:

قال ذکر فی النوازل انه اتی انسان باب دارغیره یجب آن یستاذنه اذا دخل یسلم ولاصل فی ذلك قوله تعالیٰ (لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستا نسوا وتسلمو اعلیٰ اهلها) (المحیط البرهان، ج:٦، ص٥٧)

صحرا میں سلام کس طرح

سوال: صحراء میں سلام کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: صحراء میں سلام کا طریقہ یہ ہے کہ اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنا چاہیے اجازت مانگنا صرف گھروں کے اندر جانے کے وقت ہے۔

قال اما الاستذان قبل الاسلام وهذا فی البیوت امافی الفضاء یسلم اولاً ثم یتکلم لقوله علیه السلام من کلم قبل السلام فلا تجیبوه (المحیط البرهان، ج:٦، ص٥٧)

دو مسلمانوں کے درمیان ملنے کے وقت سلام

سوال: اگر دو مسلمان آدمی کسی وقت ایک دوسرے کیساتھ مل جائے تو سلام میں پہل کون کرے گا؟

جواب: دین کے لحاظ سے جو نیچے درجے والا ہو وہ سلام میں پہل کرے گا۔

قال او یکتفی بالنظر الی اعلاهما قدراً فی الدین فیبدأ الذی هو ادنی الذی هو فوقه (سبل السلام، ج:٢، ص٦١٩)

صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ملنے کے وقت ہم میں سے کون سلام کریگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا زیادہ اطاعت کرنے والا۔

قلنا یا رسول اللّٰہ انا فلتقی فاینا یبدأ بالسلام قال اطوعکم للّٰہ تعالیٰ (سبل السلام، ج:۲، ص۶۱۹)

گھر کا نام دارالسلام رکھنا

سوال: کیا دنیا میں گھر کا نام دارالسلام رکھنا درست ہے جبکہ دارالسلام جنت کا نام ہے؟

جواب: دارالسلام جنت کا نام ہے دنیا میں کسی گھر کا نام دارالسلام رکھنا درست نہیں ہے (گلدستہ تفاسیر، ج:۲، ص۲۵۷)

جنت میں سلام

سوال: جنت میں سلام کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضرت شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ دنیا میں سلام سلامتی کی دعا ہے اور جنت میں سلام مبارکباد ہے سلامتی ملنے پر۔ (گلدستہ تفاسیر، ج:۲، ص۲۵۷)

سلام کیلئے تیمم پر نماز جائز نہیں

سوال: اگر کسی شخص نے سلام کرنے کیلئے یا سلام کا جواب دینے کیلئے تیمم کیا اب اگر وہ شخص اس تیمم پر نماز پڑھنا چاہتے ہیں تو اس تیمم پر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: سلام کرنے کیلئے یا جواب دینے کیلئے کی گئی تیمم پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے

قال ولو تیمم لسلام اورده لم تجز الصلوٰة به عند عامة العلماء (مختصر القدوری، ص۳۸)

اقامت کرنے کے وقت سلام کا جواب

سوال: اگر نماز کیلئے اقامت شروع ہے اور دوران اقامت کسی بندہ نے اقامت والے کو سلام کیا تو جواب دینا درست ہے یا نہیں؟

جواب: اقامت کے دوران سلام کا جواب دینا درست نہیں ہے

قال ولا یتکلم فیهما ا!صلاً ولو رد سلام

(یمسعون المسائل، ج:۲، ص٥٦)

سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا

سوال: اگر نمازی نے سلام کی بجائے کسی کے ساتھ مصافحہ کیا یعنی ہاتھ ملایا تو کیا مصافحہ سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: نماز کی جگہ مصافحہ سے نماز فاسد ہوتی ہے

قال لو صافحه بنیة السلام قالوا تفسد لا نه عمل کثیر

(الدرالمختار، ج:۱، ص٨٤)

آیت سجدہ بار بار پڑھنے کے درمیان سلام کرنا

سوال: اگر تلاوت کرنے والا سجدے کا ایک بار بار پڑھتے ہیں اور اسی وقت ایک شخص نے آکر سلام کیا یہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: آیت سجدہ بار بار پڑھنے کے وقت اگر کسی نے سلام کیا تو شریعت کی رو سے سلام کا جواب دینا درست ہے البتہ سلام کرنا درست نہیں ہے۔(الدرالمختار، ج:۱، ص١٠٤)

نماز میں السلام پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

سوال: اگر شخص نے غلطی سے حالت نماز میں یہ کہا السلام اور اس کے بعد سمجھ گیا کہ

میں تو نماز پڑھتا ہوں کیا صرف السلام سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: صرف السلام پڑھنے سے حالت نماز میں نماز فاسد ہوتی ہے اگر چہ نمازی نے علیکم نہیں پڑھا۔

لوأراد ان یسلم علیٰ احد فی صلاته ساهیا فقال السلام ثم علم فسکت تفسد صلامته (الدرالمختار، ج:۱، ص٤٦٨)

نمازی پر نماز کے وقت سلام کرنا

سوال: اگر کسی بندہ نے نمازی کو نماز میں سلام کیا تو نمازی پر جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: نمازی کو سلام کرنا نہیں اگر کسی نے نمازی کو سلام کیا تو نمازی پر جواب واجب نہیں ہے تاہم اگر نمازی نے ہاتھ کے اشارہ سے جواب دیا نماز فاسد نہیں صرف مکروہ تنزیہ ہے۔

قال لا یفسدها ردالسلام بیده بل یکره علی المعتمد

(ردالمختار، ج:۱، ص٤٥٥)

نمازی پڑھنا فرض ہے اور سلام کرنا ست ہے تو سنت کی وجہ سے فرض کو نقصان دینے سے بچنا چاہیے۔

ایک مجلس میں دوبار سلام کرنا

سوال: اگر ایک شخص نے کسی مجلس میں سلام کیا اور مجلس والوں نے وعلیکم کا جواب دیا کیا اگر اس شخص نے اسی مجلس والوں کو دوبارہ سلام کیا تو جواب دینا واجب ہے یا مستحب؟

جواب: اسی مجلس میں دوبارہ سلام کرنے کا جواب صرف مستحب ہے واجب نہیں

قال لم یجب ثانیا وبستحب کذا فی التاتارخانیه

(فتاویٰ هندیه، ج:۵، ص:۳۲۵)

نماز میں سلام پھیرنے کے وقت کے اہم مسائل

سوال: نماز سے نکلنے کے وقت اگر نمازی السلام علیکم کی بجائے علیتم پڑھے تو نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: السلام علیتم ورحمۃ اللہ پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(فتاویٰ دارالعلوم، ج:٤، ص٤٥)

سوال: اگر ایک شخص امام کے لفظ السلام کہنے کے بعد اور علیکم کہنے سے پہلے شریک ہوا کیا اس کے اقتداء درس ہے یا نہیں؟

جواب: السلام کے میم پر نماز ختم ہو جاتی ہے تو اقتداء السلام کے بعد درست نہیں ہے۔

لفظ السلام کے بغیر نماز سے نکلنا

سوال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ پڑھنے کے بغیر نماز سے نکلنا کیسا ہے؟

جواب: لفظ السلام علیکم کے بغیر نماز سے نہیں نکل سکتے ہیں یعنی مثلاً ایک شخص کوئی عربی لفظ سلام کی جگہ پڑھے درست نہیں۔

قال ان لفظ آخر لا یقوله مقامه ولو کان بمعناه

(ردالمختار، ج:۵، ص٤٦٨)

البتہ علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں کہ السلام عربی کیساتھ خاص نہیں اگر عربی کے بغیر بھی بولا جائے نماز درست ہے۔

نماز میں صرف السلام پڑھنا اور علیکم چھوڑنا

سوال: اگر نمازی نے نماز کے اختتام پر صرف السلام کہا اور علیکم ورحمۃ اللہ چھوڑا کیا نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: نماز درست ہے نماز کے اختتام پر صرف السلام واجب ہے علیکم واجب نہیں۔

قال دون علیکم فلیس بواجب عندنا (ردالمحتار، ج:۱، ص٤٦٨)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ پورا نہ پڑھنا

سوال: اگر نمازی نے نماز کے اختتام پر السلام علیکم پڑھا اور ورحمۃ اللہ کا لفظ چھوڑا یہ کیسا ہے؟

جواب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ پورا پڑھنا سنت ہے اور ورحمۃ اللہ کا لفظ چھوڑنا مکروہ ہے۔

قال فی الدرالسلام علیکم ورحمة اللّٰه هو السنة وصرح الحدادی بکراهة علیکم السلام(اعلاء السنن، ج:۳، ص۱۷۹)

نماز کے سلام میں وبرکاتہ

سوال: نماز کے سلام میں وبرکاتہ ہے یا نہیں؟

جواب: عام سلام میں وبرکاتہ ہے البتہ نماز کے سلام میں وبرکاتہ نہیں

قال ولا یقول فی هذا السلام فی آخره وبرکاته عندنا

(المحیط البرهانی، ج:۱، ص۳٦۹)

نماز کے بعد سلام کے الفاظ

سوال: نماز کے اختتام پر اگر السلام علیکم کے بجائے السلام علیک یا سلامی علیکم یا سلام اللہ علیکم یا السلام علیہم کے الفاظ ادا ہو جائے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر نمازی نے قصداً عمداً مذکورہ الفاظ ادا کیے نماز فاسد ہے صحیح نہیں۔

وقال الثوری لو آحدث بحرف من حروف السلام علیکم لم یصح سلامه، کما لو قال السلام علیك او سلامی علیك او سلام اللّٰه علیکم او سلام علیهم فانه لا یجزله بلا خلاف وتبطل صلاته ان تعمد (البنایه شرح الهدایة، ج:۲، ص۲۸۹)

امام کا سلام جہراً اور مقتدی کا سراً کیوں

سوال: نماز کے اختتام پر امام سلام جہراً کیوں کرتے ہیں اور مقتدی سراً کیوں؟

جواب: نماز میں امام کا سلام جہراً اس لئے ہے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ نماز ختم ہوگئی ہے اور مقتدی کا سلام اپنے لیے ہے بس وہ سراً کافی ہے۔

قال فان سلام المقتدی لا یکون بالجهر بل بالسر غالب

(اعلاء السنن، ج:۳، ص۱۷۸)

سلام کے تاخیر پر گناہ

سوال: وہ کونسا سلام ہے جس کے تاخیر پر سلام کرنے والا گنہگار ہوگا؟

جواب: وہ مسافر کا سلام ہے مسافر پر دو رکعات نماز پڑھنا فرض ہے اگر مسافر نے چار رکعات پڑھ کر سلام پھیرا تو سلام کو دو رکعات کے بعد چار رکعات کے بعد پھیرا اس لئے گنہگار ہوگا۔

قال ویصیر میسئاً لتأ خیر السلام (هدایه، ج:۱، ص۲۶۶)

سلام کے بعد اعلان کرنا

سوال: وہ کونسا سلام ہے جس کے بعد اعلان کرنا باعث اجر ہے؟

جواب: اگر امام مسافر ہو اور اقتداء کرنے والے مقیمین ہے تو نماز پورا ہونے کے بعد فوراامام کیلئے اعلان مستحب ہے کہ آپ اپنی نماز پوری کریں۔

قال ویستحب للامام اذا سلم ان یقول اتموا صلاتکم فانا قوم سفر (ھدایہ، ج:۱، ص۱٦۷)

غلطی سے سلام بائیں جانب پھیرنا

سوال: اگر نمازی نے غلطی سے سلام بائیں جانب پھیر لیا کیا نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر غلطی سے سلام بائیں جانب پھیر لیا اور فوراً یاد آنے پر دائیں طرف اور پھر بائیں جانب پھیر لے تو نماز درست ہے۔ (آپکے مسائل، ج:۲، ص۴۹۴)

ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد سامنے سے گزرنا

سوال: زید نے نماز کا ایک طرف سلام پھیرا تھا کہ بکر آگے سے نکل گیا کیا بکر گنہگار ہے یا نہیں؟

جواب: بکر گنہگار نہیں ہے اس لئے کہ السلام علیکم کہنے سے بھی پہلے ہی نماز پوری ہو جاتی ہے دوسری سلام واجب ہے لیکن نماز سے باہر واجب ہے۔

(مسائل رفعت قاسمی، ج:۲، ص۱۵۸)

نماز میں سلام علیکم کا حکم

سوال: اگر نمازی سلام علیکم الف لام کے بغیر پڑھے کیا نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: نماز درست ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔ (مسائل رفعت قاسمی، ج:۲، ص۱۵۸)

دوسری رکعات پر سلام پھیرنے والے کے پیچھے اقتداء

سوال: اگر ایک امام وتروں میں دوسری رکعات پر سلام پھیرتے ہیں اسکے پیچھے

اقتداء کرنا کیسا ہے؟

جواب: دوسری رکعات پر سلام پھیرنے سے اقتداء فاسد ہوگئی۔

قال حتی لو اقتداء فیه بمن یسلم علی رأس الرکعتین فسلم فسد اقتداء ہ (النهر الفائق، ج:۱، ص۲۹۱)

شب معراج میں رب کا سلام

سوال: کیا شب معراج میں رب ذوالجلال نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ملنے کے وقت سلام کیا یا نہیں؟

جواب: شب معراج میں رب کائنات نے ملنے کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح سلام کیا۔السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته (الجوهر النیرة، ج:۱، ص۵۵)

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچانا

سوال: اگر ایک شخص نے حج کرنے والا کو یا عمرہ کرنے والا کو کہا کہ میرا سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچاؤ کیا مذکورہ سلام پہنچانا واجب ہے یا سنت؟

جواب: حج کرنے یا عمرہ کرنے والوں پر اسطرح سلام پہنچانا واجب ہے مذکورہ سلام امانت ہے اور امانت کی ادائیگی واجب ہے۔

قال وتبلغه سلام من اوصاك ذکروا ان تبلیغ السلام واجب لانه من اداء الامانة (حاشیه الطحطاوی، ج:۱، ص۷۴۹)

نماز جنازہ کا سلام

سوال: نماز جنازہ کا سلام زور سے پڑھنا ہے یا آہستہ؟

جواب: امام کا دونوں سلام بلند آواز سے کہنے پر تعامل ہے۔

سوال: نماز جنازہ میں ایک سلام واجب ہے یا دونوں؟

جواب: دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے۔

سلام کے فضائل

یہود دو چیزوں پر ہمارے ساتھ حسد کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، جن کا شمار صرف رب ذوالجلال کو معلوم ہے ان نعمتوں میں دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کی وجہ سے ہمارے ساتھ یہود حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دو نعمتیں کیوں امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے ہیں اور ہم کو کیوں نہیں دیئے ایک نعمت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور دوسری نعمت (آمین) ہے۔

عن عائشہؓ مرفوعاً ما حسد تکم الیھود علیٰ شی ما حسد و کم علی السلام والتامین (ارشاد الساری علیٰ البخاری، ج:۹،ص۱۳۱)

فائدہ: جس نعمت کی وجہ سے یہود ہمارے ساتھ حسد کرتے ہیں اس نعمت کو ہم نے چھوڑ کر یہودوں کی ایجاد کردہ طریقوں کو اختیار کیا جو ہیلو اور گوڈ مورننگ ہے اب یہود ہمارے ساتھ حسد کے بجائے محبت کرتے ہیں اس لئے کہ ہم بھی ملنے کے وقت یہودی (۱) ادا استعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے خوف درکار ہے کہ ہم قیامت کے دن اس حدیث کے مصداق نہ بنے۔

قال صلی اللہ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے سلام کرنے والا کون

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مدینہ منورہ میں سب سے پہلے سلام حضرت ابو ذرؓ

---

(۱) اس لئے کہ ہم بھی ملنے کے وقت یہودیوں کے ایجاد کردہ الفاظ استعمال کرتے ہیں

نے کیا ہے، حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی وقت میں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پورا کیا تھا پس سب سے پہلے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تحیۃ السلام پیش کیا یعنی سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں وعلیك السلام ورحمة الله کہہ کر پوچھا کہ آپ کون ہے اور کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو میں نے جواب دیا غفار قبیلہ سے۔

عن ابی ذرؓ قال صلی الله علیه وسلم فاتیته حین قضی صلاته فکنت اول من حیاه بتحیة الاسلام قال علیك ورحمة الله ممن انت قال قلت من غفار الخ(سنن الدارمی ،ج:۱،ص۶۳۳)

جہنم کا خازن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

شب معراج کے دوران بیت المقدس میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام کی امامت سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کا عظیم فرشتہ حضرت جبرئیل علیہ اسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ جہنم کا فرشتہ خازن ہے اسکو سلام کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ جب میں نے اسکو سلام کی نیت سے دیکھا پس جہنم کا فرشتہ نے مجھ سے آگے ہو کر کہا

السلام علیك یا رسول الله قال فلما فرغت من الصلوٰة قال لی قائل یا محمد هذا مالك خازن النار فسلم علیه فالتفت الیه فبدأ نی بالسلام (مرقات ج:۱۰،ص۵۷۲)

فائدہ: تواضع اور عاجزی ظاہر کرنے کی خاطر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کا ارشاد فرمایا لیکن جب خازن کو پتہ چلا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے پس وہ فرشتہ سلام کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہل کر گیا اللہ خود

السلام اور السلام

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجتے ہیں پتھر اور درخت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد سلام کرتے ہیں جانور اور پرندے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہیں۔

جہنمیوں کیلئے سلام کی برکت

قیامت برپا ہونے کے بعد رب ذوالجلال سب کلمہ گو لوگوں کو جہنم سے نکالے گا لیکن پوچھنا یہ ہے کہ سب سے پہلے جہنم سے کون نکالے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا نام میرے نام جیسا ہو یہاں تک کہ محمد احمد وغیرہ ناموں والے لوگ جہنم میں ختم ہو جائینگے اسکے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا۔ اے لوگوں تم مسلمان ہو اور میں سلام ہوں تم مومن ہو اور میں بھی مومن ہوں، پس اللہ تعالیٰ ان دو ناموں کی بہ برکت سے سب لوگوں کو نکالیں گے۔

انه قال اذا كان يوم القيمة اخرج اهل التوحيد من النار و اول من يخرج من وافق اسمه اسم نبى حتى اذا لم يبق فيها من يوافق اسمه اسم نبى قال الله تعالىٰ لباقيه انتم المسلمون وانا السلام وانتم المومنون وانا المومن فيخرجهم من النار ببركة هذين الا سمين (تفسير روح البيان، ص ٤٦٠)

فائدہ: جہنمی لوگوں کو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کہ میں سلام ہوں اور آپ مسلمان ہیں پس سلام نام کے برکت سے رب ذوالجلال جہنم سے باقی لوگوں کو نکالے گا۔ اگر ہم دنیا میں سلام کو اپنی عادت بنائینگے تو انشاء اللہ تعالیٰ سلام کی برکت سے ہم جہنم کی آگ سے محفوظ ہو جائیں گے۔ سلام جہنم کی ہولناک آگ سے بچنے کیلئے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ڈھال ہے ملنا تو ویسے بھی ہے اگر ہم ہر ملنے والے کو سلام کریں گے تو ہمارے اعمال نامہ سلاموں سے بھر دیے جائینگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دن میں کم از

کم دس بار سلام کرنا جنت کو واجب کریگا۔

سیاحین فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر امتی کا سلام پہنچاتے ہیں

مدینہ منورہ میں حضور صلی علیہ وسلم کا مرقد مبارک ہے بہت کم لوگ ایسے ہیں کہ مدینہ منورہ جا کر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سلام پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ کریم اور رحیم ذات ہے جس نے صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچانے کیلئے فرشتوں کی ایک خاص جماعت منتخب فرمائی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہر جگہ میں اور ہر زبان میں اور ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرے وہ منتخب شدہ فرشتے اس سلام کو اپنے ساتھ لیکر اس سلام پہنچانے کی خاطر ایک دن میں مدینہ منورہ پہنچتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امتی کا سلام پہنچاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ سلام خود سن کر سلام کا جواب دیتے ہیں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الارض ملائکۃ سیاحین یبلغون عن امتی السلام (احیاء علوم الدین، ج:۱ ،ص۳٦۷)

فائدہ: ہر بندہ کتنا خوش ہوتا ہے کہ کسی بادشاہ وقت کو سلام بھیجے اور وہ سلام بادشاہ وقت کو پہنچ جاتے ہیں اور اس سلام کے جواب میں بادشاہ وقت وعلیکم السلام کہے ہمارا سلام آقائے دو جہان کو پہنچ جاتے ہیں اور پہنچنے کے بعد وعلیکم السلام بھی کہتے ہیں کتنی خوشی کی بات ہے کہ بغیر کسی مشقت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا سلام پہنچتے ہیں اور اس سے بڑی خوشی یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وعلیکم السلام ارشاد فرمائے پوری زندگی میں اگر ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وعلیکم السلام نصیب ہو جائے بس یہی ہماری نجات کیلئے قیامت کے دن کافی ہے۔ دوستوں رشتہ داروں کو ہم سلام بھیجتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کبھی کبھی سلام بھیجا کریں۔

ایک محدث کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نہ کرنا

حضرت امام الغزالیؒ نے ایک محدث کا واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک محدث کہتے ہیں کہ میری عادت اور طریقہ حدیث شریف لکھنے کے وقت یہ تھا کہ جب بھی حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرامی آتا پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف درود شریف پڑھتا تھا اور سلام نہیں پڑھتا تھا پس کچھ عرصہ بعد خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی زیارت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا آپ مجھ پر درود شریف پڑھتے ہیں سلام کیوں نہیں پڑھتے بس زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے جو حدیث شریف بھی لکھتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھی پڑھتا اور سلام بھی پڑھتا۔

قال الامام الغزالیؒ قال بعضهم كنت اكتب الحديث واصل على النبى صلى الله عليه وسلم ولا اسلم فرأيت النبى صلى الله عليه وسلم فى المنام فقال لى اما تتم الصلوٰة على فى كتابك فما كتبت بعد ذلك الا صليت وسلمت عليه

(احیاء علوم الدین، ج:۱، ص۳۶۸)

فائدہ: محدث کا بڑا مقام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ حدیث شریف بھی لکھتے تھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی پڑھتے تھے صرف سلام کو چھوڑتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خواب میں آکر اور خواب میں امر فرمایا کہ مجھ پر سلام ضرور پڑھو۔

سلام کی برکت سے مجلس والوں کیساتھ اجر میں شریک

حضرت معاویہ ابن قرۃ کہتے ہیں کہ مجھے اپنے والد نے فرمایا اے بیٹا اگر آپ کسی مجلس میں بیٹھے اور یہ مجلس خیر کی مجلس ہو مثلاً تعلیم وغیرہ اور آپ کو کوئی ایسی حاجت پیش آئی کہ وہ مجلس سے جانے کے بغیر پوری نہ ہو پس آپ جانے کے وقت یہ کہو السلام علیکم آپ کے جانے کے بعد مجلس والے جو عمل بھی کرتے ہیں آپ ان کے ساتھ شریک ہونگے۔

عن معوية بن قرة قال قال لی ابی یا بنی ان کنت فی مجلس ترجو خیره فعجلت بك حاجة فقل سلام علیکم فانك تشرکهم فیما اصابوا فی ذلك المجلس

(صحیح الادب، ج:۱، ص۱٦۷)

فائدہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں چیز تو سب برکت ہی برکت ہے دیکھو سلام سراسر برکت ہی برکت ہے مجلس سے اٹھنے کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سنت زندہ کر کے جاؤ آپ کے پیچھے اس مجلس میں جتنے بھی نیک عمل کیے جائے آپ ان کے ساتھ اس عمل کے اجر میں شریک ہونگے یہ ہے سلام کا بے شان و بے پایان برکت۔

حضرت کعب الاحبار کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

حضرت کعب الاحبار اور اسکے دو ساتھی جماعت کی شکل میں مدینہ منورہ پہنچ گئے بعض ساتھیوں نے بعض کو کہا کون سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جائیگا حضرت کعب الاحبارؓ نے کہا میں جاؤنگا پس میں سب سے آگے ہو کر سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب دیا۔

قال هولاء الثلثة اجتمعوا معا وانطلقوا الى مقابلة النبى صلى الله عليه وسلم حتى وصلوا الى المدينة وقالو بعضهم لبعض من يتقدم اولا فقال كعب الاحبار انا فتقدم اليه وسلم عليه فرد عليه السلام (محمد فى الكتب المقدسة، ج:۱، ص۲۹)

فائدہ: دیکھو کعب الاحبار نے ملنے کے وقت سب سے پہلے بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جو کی وہ سلام علیک یا رسول اللہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً وعلیکم السلام ارشاد فرمایا نبی کیساتھ ملنا ہے یا صحابی کیساتھ یا عام آدمی کیساتھ سب حضرات کوملاقات کے کلمہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یکساں کیا ہے بادشاہ، فقیر، امیر، غریب، عالم، جاہل، کا کلمہ ملاقات السلام علیکم ہیں یہ ہے دینی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل اور انصاف کہ ہر کسی کیساتھ ملنے کا کلمہ ایک ہے کسی کا امتیاز اس میں نہیں۔

پتھروں اور درختوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب بھی قضائے حاجت کیلئے نکلتے اور مکہ مکرمہ کے پہاڑوں میں پہنچتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی پتھر یا درخت سے گزرتے تو گزرنے کے وقت پتھر نے بھی کہا السلام علیکم یا رسول اللہ اور درخت نے بھی کہا السلام علیکم یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارد گرد دیکھ کر تو پتھروں اور درختوں کے علاوہ کسی چیز کو نہیں دیکھا۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذاخرج لحاجته أبعد حتى تحسر عنه البيوت ويفضى الىٰ شعاب مكة وبطون اوديتها فلا يمر رسول الله بحجرولا شجر الا قال السلام عليكم يا رسول الله قال فيلتفت رسول الله صلى الله عليه

وسلم حوله وعن يمينه وشماله وخلف فلا يرىٰ الا الشجرو الحجاره (المرسوعة،ج:۱،ص۲۲۹)

فائدہ: پتھروں اور درختوں نے سلام کی سنت زندہ کیا ہیں اور جانتے بھی ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور یہ ان کو سلام ہے۔

ایک مخصوص پتھر کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار سلام

حضرت جابر ابن سمرہؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے نبوت ملنے سے پہلے وہ پتھر مجھے سلام کرتا تھا اور میں اس پتھر کو اب بھی جانتا ہوں جب میں اس کے پاس سے گزرتا ہوں۔

عن جابر بن سمرةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بمكة لحجراً كان يسلم على ليالى بعثت انى لاعرف اذا مررت به (الموسوعة فى صحيح السيرة ج:۱،ص۲۲۹)

فائدہ: مکی پتھر بھی سلام علیکم جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا نبی بھی جانتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تو دیکھنے کیساتھ سلام کرتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے ہیں لیکن سلام کو نہیں جانتے کہ کس کو کرنا ہے اور کب کرنا ہے۔

مکہ مکرمہ کے پہاڑوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

حضرت علی ابن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھا پس ہم دونوں کسی حاجت کیلئے مکہ مکرمہ کے بعض اطراف میں نکلے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ کو ہر سامنے آنے والا پہاڑ اور درخت یہ کہتے تھے۔

السلام عليك يا رسول الله عن على بن ابى طالب قال

كنت مع النبى صلى الله عليه وسلم بمكة فخر جنا فى بعض نو احيها فما استقبله جبل ولا شجر الا وهو يقول السلام عليك يا رسول الله (الموسوعة ج:۱،ص۲۲۹)

فائدہ: ہر پہاڑ اور ہر درخت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد یہ کہا السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا رسول اللہ ہمارے زمانہ میں بھی بعض حضرات کہتے ہیں۔ پہاڑ نے دیکھنے کے بعد یا رسول اللہ کہا درخت نے دیکھنے کے بعد کہا یا رسول اللہ البتہ ہمارے زمانہ کے لوگ دیکھنے کے بغیر یا رسول اللہ کہتے ہیں۔

اگر یا رسول اللہ حاضر اور ناظر کے عقیدہ سے بولنا ہو درست نہیں ہے اس لئے کہ ہر جگہ میں موجود اور ہر چیز کو دیکھنے والا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ میں موجود نہیں آپکا مرقد مبارک مدینہ منورہ میں ہے اگر ایک بندہ روضہ اقدس کے سامنے السلام علیک یا رسول اللہ کہے ٹھیک ہے اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر اور موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ کا سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپ اپنے رب سے دعا کرو کہ آپ کا رب ہمارے لیے صفا پہاڑ کو سونا بنائے پس ہم ایمان لائینگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دربار عالیہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی، دعا کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام سفیر خدا پہنچے پس اس نے ارشاد رمایا کہ آپ کا رب آپ کو سلام پیش کرتے ہیں اور سلام کے بعد کہتے ہیں کہ اگر آپ چاہتے ہو تو میں صفا پہاڑ سے سونا بنا دونگا پس اگر اس کے بعد کسی نے ایمان نہیں لایا تو میں ایسا عذاب دونگا کہ ایسا عذاب کسی کو ابھی تک میں نے نہیں دیا اور اگر آپ چاہتے ہے تو میں

انکے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دونگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ یا اللہ توبہ اور رحمت کا دروازہ کھولنا اچھا ہے۔

عن ابن عباسؓ قال قالت قريش للبنى صلى الله عليه وسلم ادع لنا ربك أن يجعل لنا الصفا ذهباً فان اصبح لنا ذهبا اتبعناك فد عاربه فأتاه جبرئيل عليه السلام فقال ان ربك يقرئك السلام ويقول لك ان شئت اصبح لهم الصفا ذهبا فمن كفر منهم عذبته عذابا لم اعذبه احداً من العٰلمين وان شئت فتحت لهم باب التوبة والرحمة قال بل باب التوبة والرحمة (الموسوعة ج:۱،ص۲۹۹)

فائدہ: آسمانوں کے رب نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بواسطہ جبرئیلؑ سلام علیکم یارسول اللہ بھیجا بادشاہ کا سلام نہیں ہے فرشتے کا سلام نہیں ہے کسی سرمایہ دار کا سلام نہیں ہے آسمانوں اور زمینوں کے خالق اور مالک کا سلام ہے۔

دیکھو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی کیساتھ بات شروع کرنے سے پہلے سلام علیکم کہتے ہیں اور ہم سلام کے بغیر بات شروع کرتے ہیں۔

رب کے سلام سے دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قیمتی چیز نہیں ہے دوسرا یہ کہ اگر ہم کسی کو ایک پیغام بھیجتے ہیں تو پیغام کیساتھ سلام علیکم بھیجنا بھی سنت ہے اگر پیغام ہو اور سلام نہ ہو تو ایسا پیغام بھیجنا سنت کے خلاف ہے۔

دعوت کے مجلسوں میں ابوبکر صدیقؓ کا سلام

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو امر کیا کہ عرب کے قبیلوں کو ایمان کی دعوت دیدو تو میں اور ابوبکر صدیقؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ

تھے ہم عرب کی ایک مجلس میں گئے حضرت ابو بکر صدیقؓ آگے ہو گئے اور ہر خیر کے کام میں آگے تھا پس ابو بکر صدیقؓ نے مجلس والوں پر سلام کیا السلام علیکم اور کہا آپ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا ہم قبیلہ ربیعہ کے لوگ ہیں پس ایک غلام نے کھڑے ہو کر کہا اے آدمی آپ نے ہم سے دریافت کیا پس ہم نے آپ کو بتایا اب آپ کون ہے ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں قریش سے ہوں حضرت علیؓ کہتے ہیں اس کے بعد ہم ایک اور مجلس کو گئے ابو بکر صدیقؓ پھر آگے ہو کر مجلس والوں کو سلام کیا ابو بکر صدیقؓ نے ان سے پوچھا آپ کون ہے انہوں نے کہا ہم شیبان ابن ثعلبہ سے ہیں اس کے بعد آپؓ کھڑے ہو کر ان کو ایمان کی طرف دعوت دی۔

یقول علیؓ لما امر اللّٰہ تعالیٰ رسولہ ان یعرض نفسہ علی قبائل العرب وانا معہ وابو بکرؓ نر فعنا الی مجلس من مجالس العرب فتقدم ابو بکر وکان مقدما فی کل خیر فسلم وقال فمن القوم قالو ا من ربیعۃ فقام الیہ غلام یا ھذا قد سالتنا فاخبرناک ولم نکتمک شیئا فمن الرجل قال ابو بکرؓ انا من قریش قال علیؓ ثم رفعنا الی مجلس آخر علیھم السکینۃ والو قار فتقدم ابو بکر فسلم فقال فمن القوم قالو امن شیبان بن ثعلبۃ فقام النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ادعو کم الیٰ شھادۃ ان لا الہٰ الا اللّٰہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (السیرۃ النبویۃ، ج:۱، ص۲۲۹)

فائدہ: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے غیر مسلم کے مجلسوں میں جا کر سب سے پہلے کیا کہا۔ السلام علیکم۔ سلام کرنے کے بعد پوچھا کہ آپ کون ہیں دوسرے مجلس میں جا کر

سب سے پہلے سلام کیا اور سلام کے بعد بات شروع کی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کافروں کے مجلسوں میں سلام نہیں چھوڑتے ہیں البتہ ہم مسلمانوں کے مجالس میں جا کر سلام نہیں کرتے ہیں اگر ایک مجلس میں عادتاً سلام کریں تو اور بات ہے ہمارا دین اسلام ہے اور ہمارا کلمہ ملاقات سلام ہے۔

اللہ تعالیٰ اور حضرت جبرئیلؑ دونوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب مشرکین مکہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فقر اور فاقے کی عار دلائی اور کہا کہ یہ کیسا پیغمبر ہے کھانا بھی کھاتے ہیں اور بازاروں میں بھی جاتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے باتوں سے بہت رنجیدہ ہو گئے رنجیدہ ہونے کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام اسمان سے تشریف لا کر کہا السلام علیک یا رسول اللہ سلام کے بعد اللہ رب العزت آپ کو سلام کرتے ہیں اور سلام کے بعد کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ناراض نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام گزر چکے ہیں وہ سب حضرات کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی جاتے تھے۔

وقال ابن عباسؓ لما عير المشركون رسول الله صلى الله عليه وسلم بالفاقة وقالوا مال هذا الرسول ياكل الطعام ويمشى فى الاسواق الاية حزن النبى صلى الله عليه وسلم بذلك فنزلت تعزية له فقال جبرئيل عليه السلام السلام عليك يا رسول الله الله يقرئك السلام و يقول لك وما ارسلنا قبلك من المرسلين الا انهم لياكلون الطعام ويمشون فى الاسواق (تفسير القرطبى، ج:۷، ص:۱۱)

فائدہ: حضرت جبرئیل علیہ السلام تمام فرشتوں میں بڑی فضیلت رکھنے والا فرشتہ ہے اور اسکے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد بھی ہے اور اتنی عظمت والا فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے تو السلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر آتا ہے اور اسکے بعد گفتگو شروع کرتا ہے۔

بس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رب کا سلام اپنے سلام سے مل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔

اللہ تعالیٰ کی کتنی عظیم ذات ہے کہ اسکی عظمت کی انتہاء نہیں تو وہ رب جس کے ساتھ کچھ کہنا چاہتے ہیں برابر ہے کہ نبی ہو یا صحابی ہے پہلا سلام علیکم کہہ کر اس کے بعد بات شروع کرتے ہیں۔

سلام من الرحمن نحو جنابه　　لان سلامی لا یلیق ببابه

یصلی علیه الله جلا جلاله　　بهذا بد اللعلمین کما له

دنیا کا ایک بادشاہ اگر ایک چھوٹے خادم کیساتھ بات کرنا چاہتا ہے تو کس انداز میں کرتا ہے اللہ تعالیٰ بادشاہوں کا بادشاہ ہے ہر کسی کو بات کرنے سے پہلے السلام علیکم ارشاد فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار سلام کہنے والے کو اللہ تعالیٰ کے دربار سے دس انعامات

حضرت عبداللہ ابن ابی طلحہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکر چہرہ انور پر میں نے خوشی کے آثار محسوس کیے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے چہرہ

مبارک پر آج خوشی کے آثار محسوس ہوتے ہیں کیا وجہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خوشی کی وجہ یہ ہے کہ اب ایک فرشتہ دربار خداوندی سے آکر یہ پیغام اور خوشخبری مجھے سنایا کہ آپ کا رب کہتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس پر راضی نہ ہو کہ جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف پڑھے میں خود اس پر دس رحمتیں نازل کرونگا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار السلام علیک یا رسول اللہ کہے تو میں خود دس بار کہتا ہوں (۱)وعلیك السلام(۲)وعلیك السلام (۳)وعلیك السلام(٤)وعلیك السلام(٥)وعلیك السلام(٦)وعلیك السلام(۷)وعلیك السلام(۸)وعلیك السلام(۹)وعلیك السلام(۱۰)وعلیك السلام۔

عن عبداللّٰه بن ابی طلحه عن ابیه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم جاء ذات یوم والبشریٰ یری فی وجهه فقلت انا لنریٰ البشریٰ فی وجهك فقال صلی اللّٰه علیه وسلم انه اتانی الملك فقال یا محمد ان ربك یقول اما یرضیك انه لا یصل علیك احد الا صلیت علیه عشرا ولا سلم علیك احد الا سلمت علیه عشرا (تفسیر القرطبی، ص:۱۵۲)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر مبارک پر جو بھی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور دس بار وعلیکم السلام ارشاد فرماتے ہیں۔

وسلموا تسلیما کی آیت جب نازل ہوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوشی سے رو پڑے اور کہا کہ مجھے مبارک باد دو کہ یہ آیت مجھے دینا اور جو دنیا میں ہے اس سے بھی بہتر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قیمتی تحفہ اور گفٹ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سلام کا بدلہ ملتا ہے اور سلام کرنے والوں کو رب تعالیٰ کی طرف سے دس سلاموں کا بدلہ ملتا ہے دنیا میں اس سے عظیم نعمت ہے نہیں کہ رب آپکو وعلیکم السلام ایک بار نہیں بلکہ دس بار کہیں۔

اللہ تعالیٰ اور رضوان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

ایک حدیث مبارک میں ہے کہ رضوان جنتوں کا داروغہ ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لایا تو تشریف لانے کیساتھ رضوان نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ اور سلام کے بعد فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکا رب آپ کو سلام کرتا ہے اس کے بعد اچانک نور کی ایک چمک اٹھی رضوان نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب ذوالجلال فرماتے ہیں کہ یہ دنیا کے خزانوں کی چابیاں ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لے لیں تو اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسم کے اخروی نعمتوں میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئیگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ کی طرف مشورہ لینے کے مانند دیکھا حضرت جبرئیلؑ نے زمین مار کر تواضع کرنے کی طرف اشارہ فرمایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے رضوان مجھے اسکی ضرورت نہیں مجھے فقیری پسند ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں ایک صابر اور شاکر بندہ ہوں یعنی صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا رضوان نے کہا آپ حق کو پہنچ گئے۔

وفی الخبر ان رضوان لما نزل سلم علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا محمد رب العزۃ یقرئك السلام وھذا سفط فاذا سفط من النور یتلا لأیقول لك ربك ھذہ مفاتیح خزائن الدنیا مع انه لا ینقص ما لك فی الاخرۃ مثل

جناح بعوضة فنظر االنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی جبرئیل علیہ السلام کا لمستشیرله فضرب جبرئیل علیہ السلام بیدہ الارض یشیر ان تواضع فقال یا رضوان لا حاجة لی فیها الفقرا حب الی وان اکون عبدا صابراً شکورا فقال رضوان اصبت (تفسیر القرطبی، ج:۷، ص۷)

فائدہ: رضوان جنتیوں کا داروغہ ہے عظمت اور فضیلت رکھنے والا فرشتہ ہے لیکن وہ عظیم فرشتہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ملتا ہے تو سب سے پہلے السلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر ملتا ہے اور رضوان کو جس نے بھیجا ہے وہ بھی سلام کیساتھ بھیجا ہے کہ اے رضوان جب آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملو تو خود بھی السلام علیک یا رسول اللہ کہو اور میری طرف سے بھی السلام علیک یا رسول اللہ کہو۔

ہم کو بھی چاہیے کہ رب کا اور رضوان کا طریقہ جو سلام ہے اپنا کر باتوں سے پہلے السلام علیکم کہہ کر طریقہ خداوندی پر عمل پیرا ہو جائیں۔ آمین

حضرت ام ھانیؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

حضرت ام ھانیؓ کہتی ہے کہ فتح مکہ مکرمہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر رہے تھے اور حضرت فاطمہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد پردہ پوشی کا انتظام کیا تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ام ہانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحبا کہا

ان ابا مرة مولیٰ ام هانی بنت ابی طالب اخبرتهٗ انه سمع ام هانی بنت ابی طالب تقول ذهبت الی رسول اللّٰہ عام الفتح

السلام اللہ السلام

فوجدته يغسل وفاطمة بنته تسترهٗ فسلمت عليه فقال من هذه فقلت انا ام هانیؓ بنت ابی طالب فقال مرحبا بام هانی

(الجامع الصحيح البخاری، ج:۱،ص:٤٤٩)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرما رہے تھے اور حضرت ام ھانیؓ نے دوران غسل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا دیکھو حضرت ام ھانیؓ ایک صحابیہ عورت ہے لیکن جانے کے بعد سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتی ہے۔

آجکل کی عورتیں صرف فیشن جانتی ہے دین نہیں جانتی موبائل جانتی ہے قرآن نہیں جانتی زینت جانتی ہے، مذہب نہیں جانتی کھانا پکانا جانتی ہے، دین سیکھنا نہیں جانتی۔اس لئے ابھی تک کسی بی بی نے اپنے شوہر کو گھر میں سلام نہیں کیا کسی ماں نے بیٹے کو سلام نہیں کیا کسی بہن نے اپنے بھائی کو سلام نہیں کیا، گھروں میں جب سلام نہیں تو ہر گھر مصیبت خانہ اور غم خانہ ہوگا۔سلام میں ایک دوسرے کیلئے سلامتی کی دعا ہے سلام ایک دوسرے کیساتھ محبت کا اظہار ہے۔جب تک کسی گھر میں ایک دوسرے کیلئے سلامتی کی دعا نہ ہو تو یقیناً وہ گھر اور گھر والے سب مصیبتوں میں گرفتار ہونگے۔

شیطان کیلئے السلام علیکم کی آواز ایک خوفناک آواز ہے اور السلام علیکم شیطان کیلئے اس گھر میں ایک ایمانی دھماکہ ہے جس طرح انسان دھماکہ کی جگہ سے بھاگ جاتا ہے اسی طرح شیطان السلام علیکم والے گھر سے بھاگ جاتا ہے اگر سلام ہے شیطان نہیں اگر سلام نہیں تو شیطان ہے۔

درود اور سلام لکھنے کی عجیب فضیلت

حضرت ابوعلی الحسن بن عیینہ کو ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ ان کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر سونے کے رنگ سے کچھ لکھا ہوا ہے میں نے ان

کی بابت ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا اے میرے فرزند میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لکھنے کے وقت صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتا تھا یہ میرے اس لکھنے کی سبب سے لکھا گیا ہے۔(فضائل کبریٰ، ج:۲، ص ۵۲۴)

فائدہ: جن ہاتھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث مبارکہ لکھنے کے وقت سلام لکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کتنا خوش ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد ان کی انگلیوں پر سونا چڑھاتا ہے۔

اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک امتی زبان پر سلام کرتے ہیں اور اپنی زبان سلام مصطفیٰ پر تر رکھتا ہے اس بندے کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد کیا اور کونسا انعام دیگا اگر سلام والی انگلیوں پر سونا چڑائیں گے تو سلام والی زبان پر بھی سونا چڑائیں گے یعنی لوگ گوشت کے زبانوں پر باتیں کرینگے اور سلام کرنے والے سونے کے زبان پر گفتگو کرینگے سونے کی چڑھانے میں عزت اور عظمت کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ کو فرشتوں کا سلام

حضرت غزالہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمران ابن حصینؓ ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اسکے گھر کو خوب صاف رکھا کریں اور ہم اسکے گھر میں السلام علیکم السلام علیکم کی آوازیں سنا کرتے تھے اور ہم کسی کو دیکھا نہیں کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ فرشتوں کا سلام کرنا تھا۔(الخصائل الکبریٰ، ج:۲، ص ۱۹۳)

فائدہ: بیمار کے پاس جو بھی جاتا ہے تو وہ بیمار کیلئے اپنے ساتھ کچھ بہترین چیز لے جاتا ہے دیکھو اگر آسمانوں میں سلام سے بہتر تحفہ ہوتا تو عمران بن حصینؓ کیلئے فرشتے ضرور لاتے فرشتے بیمار کے گھر السلام علیکم کا تحفہ لاتے ہیں معلوم ہوا کہ سلام سب سے بہتر تحفہ ہے۔

ہر چیز کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مکہ مکرمہ میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ایک نواحی علاقہ میں تشریف لے گئے تو جو چٹان، پتھر اور درخت ہم کو قریب ملتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتے۔ (الخصائل الکبریٰ، ج:۲، ص۱۹۶)

فائدہ: پتھر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیک یا رسول اللہ کہا اسی طرح درخت اور اسی طرح چٹان بھی تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب دیتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کو وعلیک السلام کا جواب عنایت فرماتے اور یہ جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پتھر، درخت وغیرہ کو وعلیک السلام کا جواب دیتے ہیں لیکن ہم مسلمان مسلمان کو بھی وعلیکم السلام کا جواب نہیں دیتے ہیں۔

پتھر بھی سلام کرتے تھے درخت بھی سلام کرتے تھے البتہ مسلمان مسلمان کو سلام نہیں کرتے ہیں۔

سلام حفاظت کی ضمانت

جو گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کیساتھ داخل ہو جائے تو یہ بندہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت اور حفاظت میں ہے یعنی سلام کی برکت سے رب ذوالجلال خود اس بندے کی حفاظت کریگا اور اس بندے کو گھر میں کسی بھی قسم کی نقصان کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے۔

سلام کا جواب نہ دینے والا اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں

حضرت عبدالرحمٰن ابن شبلیؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام

کا جواب نہ دینے والا میری امت میں سے نہیں۔ (شمائل کبریٰ، ج:٤، ص٤٩٨)
سلام کا جواب دینا واجب ہے اور نہ دینا امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر جانا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر درود اور سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے کے وقت اور سنے کے وقت افضل اور مستحب یہ ہے کہ صلوٰۃ اور سلام دونوں پڑھے جائے اور لکھے جائے مثلاً محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف علیہ السلام پڑھنا یا صرف علیہ الصلوٰۃ پڑھنا آیت قرآنی کی خلاف ورزی ہے اللہ تعالیٰ نے درود اور سلام دونوں کا امر کیا ہے (صلوا علیه وسلمو تسلیما) (خصوصیات مصطفی، ج:١، ص٢٢٥)

ہم کہتے ہیں نبی علیہ السلام یا حضور علیہ السلام، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھنا درست اور پورا اجر حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام

امت کے فقہاء اور علماء اس بات پر تقریباً سب متفق ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام زندگی میں ایک بار بھیجنا ہر امتی پر فرض ہے۔
(خصوصیات، ج:١، ص٢٢٦)

درود وسلام کا مقصد

درود وسلام اگرچہ بظاہر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اللہ تعالیٰ سے ایک دعا ہے اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق ہے کہ اسکی عبادت اور حمد وتسبیح کے ذریعہ اپنی عبدیت کا نذرانہ اسکے حضور میں پیش کریں اسی طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور کمالات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ خدمات اور امت پر آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کے عظیم احسانات کا یہ حق ہے کہ امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درود وسلام پیش کریں (خصوصیات، ج:۱،ص ۲۲۸)

فائدہ: درود وسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ ہے اور پشتو میں ایک مثال مشہور ہے (د کنڈے څوبا سه خو ہوبا) یعنی کچھ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی کرنا ہے (۱) وہ السلام علیک یا رسول اللہ قبر مبارک کیساتھ اور صرف سلام اور درود ہے قبر کے علاوہ۔

درود وسلام سے شرک کا خاتمہ

حضرات انبیاء علیہم السلام اور خاص کر سید الانبیاء کی خدمت اقدس میں درود السلام کا طریقہ مقرر کرنے کا سبب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ اس سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے مقدس اور محترم ہستیاں انبیاء علیہم السلام ہی کی ہیں جب ان کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ ان پر درود وسلام بھیجا جائے تو معلوم ہے اگر وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت اور نظر کرم کے محتاج ہیں۔ (خصوصیات، ج:۱،ص ۲۲۸)

حضرت ابو طاہرؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب نہ دینا

حضرت ابو طاہرؓ بیان کرتے ہیں کہ ابتداء میں حدیث مبارکہ لکھا کرتا تھا لیکن درود وسلام نہیں لکھتا تھا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے سلام کیا السلام علیک یا رسول اللہ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ انور پھیر لیا میں دوسری طرف سے متوجہ ہوا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا پھر تیسری طرف سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں رخ پھیرتے

ہو اور سلام کا جواب نہیں دیتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کیوں میرے نام کیساتھ درود وسلام نہیں لکھتے ہیں اسی وجہ سے میں آپکو سلام کا جواب نہیں دیتا ہوں۔

فائدہ: جس نے صرف سلام کا لکھنا چھوڑا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتنا ناراض ہے اور ہم نے پورا سلام چھوڑا ہے ہمارا کیا حال ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں حضرت عثمانؓ کا حضرت عمرؓ کو سلام کا جواب نہ دینا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر لوگوں کو ایک عظیم صدمہ پہنچا حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے غم کی وجہ سے راستہ میں پریشان بیٹھا تھا تو حضرت عمرؓ نے مجھ پر گزرنے کے وقت السلام علیکم کہا مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غم وفات کی وجہ سے سلام عمری کا بالکل پتہ بھی نہیں لگا۔ حضرت عمرؓ جا کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کو شکایت ظاہر کیا کہ میں نے عثمانؓ کو سلام کیا لیکن عثمان نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا پس حضرت ابو بکر صدیقؓ اور عمرؓ دونوں عثمان کے پاس آکر سلام کیا اور سلام کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ عمر آپ کے بھائی نے آپکو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا ہے حضرت عثمانؓ نے کہا میں نے ایسا نہیں کیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کہ آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر مجھے پتہ بھی نہیں کہ آپ مجھ پر گزرے ہے اور سلام بھی کیا ہے۔

ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حزنو اعلیہ حتی کاد

بعضهم یوسوس قال عثمان وکنت منهم فبیناانا جالس فی
ظل اطم من الاطام مرّسا علی عمرؓ فسلم فبیناعلیه فلم
یشعرالخ (مسند احمد بن حنبل، ص۳۸)

فائدہ: پیغمبر جیسا عظیم ہستی وفات ہے لیکن عمرؓ نے ایسی سخت حالت میں بھی السلام علیکم نہیں چھوڑا انتہائی حیرت کی بات یہ ہے کہ عثمان نے سلام کا جواب نہیں دیا ہے تو عمر نے ابو بکر صدیقؓ کو جواب نہ دینے پر شکایت کر کے عثمان کے پاس حاضر کیا ہے۔ ہمارے سلام کا جواب نہ دینے والا کو ہم شکایت نہیں کرتے ہیں بلکہ اپنے ساتھ یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ زندگی میں پھر اسکو سلام نہیں کروں گا اور اگر اس آدمی نے مجھے سلام کیا میں جواب نہیں دونگا۔

عمرؓ کو دیکھو اللہ کے نبی کی وفات کا دن ہے لیکن سلام کرتے ہیں ہم ایسی غم کی حالتوں میں سلام تو الگ بات کسی کیساتھ گفتگو بھی نہیں کرتے ہیں۔

سلام میں بخل کرنے والا سب سے بخیل

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی آکر کہا یا رسول اللہ فلاں آدمی کا میرے باغ میں کھجور کا ایک درخت ہے اور وہ مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے پیچھے ایک صحابی بھیج کر اس کو حاضر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا وہ کھجور کا درخت جو فلاں آدمی کے باغ میں ہے تم مجھ پر فروخت کردو اس نے جواب دیا نہیں فروخت کرسکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا وہ مجھے ھبہ کردو یعنی ویسا ہی دیدو اس نے کہا آپکو ھبہ بھی نہیں کرونگا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا مجھ پر فروخت کردو میں آپ کو اس درخت کے بدلے جنتی کھجور کا ضمانت دیتا ہوں اس نے کہا جنتی کھجور کے بدلے میں بھی نہیں دیتا

ہوں۔ اس کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں آپ سے کوئی بخیل بندہ ابھی تک نہیں دیکھا ہے مگر وہ آدمی آپ سے بھی زیادہ بخیل ہے جو السلام علیکم میں بخل کرتا ہو۔

عن جابرؓ أن رجلا اتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال ان لِفلان فی حائطی غرقا وانہ قد اذانی وَشق علی مکان عذقہ فارسل الیہ رسول اللّٰہ فقال بعنی عذقك الذی فی حائط فلان قال لا قال فھبہ لی قال لا قال فبعنیہ بعذق فی الجنۃ قال لا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما رایت الذی ھوا بخل منك الا الذی یبخل بالسلام

(الترغیب والترھیب، ج:، ص۲۸۹)

فائدہ: تعجب کی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسکو کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے بڑا بخیل آدمی ابھی تک نہیں دیکھا ہے مگر سلام میں بخل کرنے والا آپ سے بھی زیادہ بخیل ہے۔

کسی کو سلام نہ کرنا ہم نہ گناہ سمجھتے ہیں اور نہ جرم بخیل کا مقام اللہ تعالیٰ کے دربار میں کتنا برا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا ہے کہ سلام علیکم پھیلاؤ ہر کسی کو ملنے کے وقت سلام کرو ہم جو جانتے ہیں سلام اسکو کرتے ہیں اور جو نہیں جانتے ہیں اسکو سلام نہیں کرتے ہیں۔

شب معراج پر ہر نبی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا مگر ایک کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ شب معراج پر ہر نبی نے میرے پاس آکر مجھے سلام کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہو کر کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس شخص کے پاس جا کر سلام کرو وجہ یہ نہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے بلکہ بڑھاپے کی وجہ سے یہ شخصیت حضرت نوح علیہ السلام کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت نوح علیہ اسلام پر خود سلام کیا۔

وعنه صلى الله عليه وسلم مامن نبى الا مشىٰ الى وسلم على ليلة المعراج الا نبى واحد قال لى جبرئيل عليه السلام امش اليه وسلم عليه يا محمد لا لكونه افضل منك بل لشيخوخته هذا نوح عليه السلام شيخ المرسلين

(نزهة المجالس، ج:۲، ص۷۲)

فائدہ: سلام ایک ایسا قیمتی گوہر ہے کہ ہر کسی سے ملنے کے وقت ادا کیا جاتا ہے دیکھو معراج کا شب ہے رات ہے آسمانوں میں جبرئیل علیہ السلام کی معیت میں رکاب سفر ہے مگر اس کے باوجود السلام علیکم موجود ہے دنیا میں ملنے کے وقت ایک دوسرے کو السلام علیکم کا تحفہ دینے سے بہتر اور اچھا تحفہ نہیں ہے اگر آسمانوں میں انبیاء کے درمیان ملاقات ہو رہی ہے تو السلام علیکم کیساتھ ہو رہی ہے اگر خالق کائنات مالک الملک سے ملنا ہے تو السلام علیکم کیساتھ ملنا ہے یعنی سلام کے بغیر مسلمان کی ملاقات مسلمان کیساتھ ناقص ہے کامل نہیں ہے۔

سلام سلامتی کا ایک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ ہے ہر چیز ختم ہو جاتی ہیں فنا ہو جاتی ہے مگر سلام علیکم فناہ ہونے والا نہیں دنیا میں بھی ہے قبر میں بھی ہے میدان محشر میں بھی ہے۔ پل صراط پر بھی ہے یارب سلم سلم اور جنت میں بھی ملنے کے وقت سلام سلام ہے، لا یسمعون فیھا لغوالا قیلا سلماً سلماً البتہ جہنم جو عذاب الٰہی کا مرکز ہے ادھر سلام نہیں ہوگا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا حضرت مریم کو سلام

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم کو آگاہ کیا کہ آپ کو خالق کائنات شوہر کے بغیر بیٹا دے رہا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خود مریم کو السلام علیک کہہ کر بیٹے کی بشارت دی دوسری وجہ سلام کی یہ تھی کہ زمانہ حمل میں حضرت مریم علیہا السلام پریشان نہ ہو۔

ذکر اللہ کی وجہ سے ابوامامہؓ کو فرشتوں کا سلام

ایک شخص حضرت ابوامامہؓ کے پاس آکر کہا اے ابوامامہ بے شک میں نے خواب دیکھا کہ آپ جب بھی گھر سے نکلتے ہیں یا داخل ہوتے ہیں یا اٹھتے بیٹھتے ہیں تو فرشتے آپ کو سلام پیش کرتے ہیں تو حضرت ابوامامہؓ نے فرمایا اے اللہ میری مغفرت فرما کہ وہ فرشتے تمہارے واسطے سے ہمارے لیے دعا کرتے ہیں اور اگر تم چاہو تو تمہارے لیے بھی فرشتے دعا کرتے رہیں گے۔

(دلائل النبوۃ، ج:۳، ص:۳۵۶)

فائدہ: آپ اپنے زندگی میں اللہ تعالیٰ کا دین لاؤ آپ کا رب آپ سے اتنا خوش ہو گا کہ آپ کیلئے فرشتہ مقرر کردیگا اور فرشتوں کی ڈیوٹی لگائیگا کہ میرا فلاں بندہ جہاں بھی ہو

اسکو السلام علیکم السلام علیکم کہو یعنی فرشتوں کا سلام مسلمان کیلئے رب کے دربار میں سلامتی کی ایک بہترین دعا ہے۔

قیامت کے دن پل صراط پر ہر مومن کا نعرہ یا رب سلم سلم

حضرت مغیرۃ ابن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن پل صراط پر ہر مومن کی پہنچاننے کی نشانی رب سلم سلم اے رب ہمیں سلامت رکھ اے رب ہمیں سلامت رکھ۔

عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شعار المومنين يوم القيامة على الصراط رب سلم سلم (مرقات، ج:۹، ص۵۶۳)

فائدہ: قیامت کے دن پل صراط پر عام اور خاص لوگ ایک ہی آواز کرتے رہیں گے سلم سلم گویا پل صراط پر قیامت کے دن بھی سلام سلام جاری رہیگا۔

آگ جہنم کس کیلئے سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو بندے جہنم میں سختی اور تکلیف کی وجہ سے چیخ مارتے ہیں رب ذوالجلال فرشتوں کو امر کردے گا کہ دونوں کو جہنم سے نکال دو نکلنے کے بعد اللہ تعالیٰ ان دونوں سے پوچھے گا کس لیے آپ چیخیں مارتے رہے دونوں کہیں گے آپ کے رحم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ حکم کریگا کہ میرا رحم یہ ہے کہ دونوں واپس جہنم میں چلیں جائیں ایک اللہ کے حکم کے مطابق جہنم میں اپنی جان کو پھینک دیگا حکم تعمیل پر اللہ جہنم کی آگ کو حکم فرما دیگا کہ ایک آگ اس پر سلام ہو جاتو سلام کی برکت سے آگ جہنم جہنمی آدمی پر ٹھنڈا ہو جائیگا اگر ہم دنیا میں سلام سلام اپنائے تو انشاء اللہ سلام کی

برکت سے نار جہنم سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محفوظ ہونگے اور سلام کی برکت سے دارالسلام جو جنت کا نام ہے اس میں داخل ہو جائینگے۔(مرقات ،ج:۹،ص:۵۷۰)

اللہ تعالیٰ کا میدان عرفات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں ایک بار لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر کے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! ابھی کچھ دیر پہلے اللہ تعالیٰ کا فرشتہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آیا اور رب ذوالجلال کی طرف سے مجھے رب کا سلام پہنچایا اور سلام کے بعد فرشتہ خدا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے میدان عرفات اور مشعر حرام میں جتنے لوگ ہیں سب کو بخش دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے ہر چیز کا ضامن بھی بن گیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ مغفرت صرف ہمارے لیے خاص ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ یہ بخشش آپ کیلئے بھی ہے اور آپ کے بعد قیامت تک آنے والوں انسانوں کیلئے بھی ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا خیر بہت زیادہ بھی ہے اور اچھا بھی ہے۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو علی عرفات ایھا الناس اتانی جبرئیل علیہ السلام آنفا فاقرآنی من ربی السلام وقال ان اللّٰہ تعالیٰ غفر لا ھل الموقف ولا ھل المشعر الحرام وضمن عنھم التبعات فقال عمرؓ یا رسول اللّٰہ ھٰذا لنا خاصۃ قال لکم ولمن اتی من بعد کم الی یوم القیامۃ فقال عمر کثر خیر اللّٰہ وطاب (نذھۃ المجالس،ج:۱،ص۱۸۱)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا سلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ جبرئیل پہنچاتے تھے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں کیوں نہ ہوتے غور کرنے کی بات یہ ہے کہ

حضرت جبرئیل علیہ السلام رب کا پیغام مغفرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لاتے تھے لیکن پیغام مغفرت کے ساتھ ساتھ رب کائنات سلام علیکم کا تحفہ بھی جبرئیل علیہ السلام کو دیتے تھے یعنی بات کتنی بھی بڑی کیوں نہ ہو مگر سلام علیکم اس سے بھی بڑا ہے میدان عرفات میں موجودہ لوگوں کی مغفرت بڑی بات ہے البتہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیک یارسول اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ ہم کو جب کوئی بڑی بات پیش آئے ہم بڑی بات پہلے کرتے ہیں یا سلام پہلے کرتے ہیں سلام تو ہم کو یاد بھی نہیں بڑی بات پہلے کرتے ہیں۔ میدان عرفات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزیں رب کے دربار سے ملے۔ ایک السلام علیک یارسول اللہ دوسری اہل عرفات اور اہل مشعر حرام کی مغفرت اور ضمانت۔

اللہ تعالیٰ کا سلام ازلی بھی ہے اور ابدی بھی

قیامت برپا ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ جنتی لوگوں کو سلام کریگا۔ (سلام قولاً من رب رحیم) وہ سلام جو اللہ تعالیٰ کا ہے ہمیشہ کیلئے ہے بندوں کے سلام جیسا نہیں ہے کہ السلام علیکم بولنے کے بعد ختم ہو جائے جنت میں جنتی لوگ رب کا سلام پردوں کے بغیر سنیں گے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے سلام پردوں کے بغیر سننا اور رب اپنی آنکھوں سے دیکھنا اہل جنت کیلئے جنت کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے۔

وفی حقائق التعلی سلام اللّٰہ ازلی الی الا بد غیر منقطع عن عبادہ الصادقین فی الدنیا والأخرۃ لکن فی الجنۃ یرفع عن اذا نھم جمیع الحجاب فیسمعون سلامہٗ وینظرون الی وجھہ کفافا (تفسیر روح البیان، ج:۷، ص۴۱۹)

فائدہ: رب اپنی ذات کو دیکھانے کیلئے اور بندوں کو اپنا سلام سنانے کیلئے سب پردو کو ہٹا دیں گے کہ اے میرے سچے بندوں میں نے آپ کیلئے سارے پردوں کو دور کر دیا ہے آج جنت میں ہر جنتی رب کا سلام اپنے کانوں سے سنیں گے۔

دنیا میں ہم کو السلام علیکم کہنے کا حکم ہے مگر جنت میں اللہ تعالیٰ ہمیں السلام علیکم السلام علیکم خود کہیں گے۔

اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کے سلام کا مطلب

جنتی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سلام کا مطلب یہ ہے کہ اے جنت والوں آج کے بعد آپکو میں نے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سلامتی کی زندگی عطا کی جنت کے دروازوں میں جنتی کو رب کی طرف سے چار ڈگریاں ہمیشہ کیلئے مل جائیگی۔

(۱) ہمیشہ کیلئے آپ کو صحت ملی آج کے بعد آپ پر کسی قسم کی بیماری نہیں آئے گی۔

(۲) ہمیشہ کیلئے آپ کو زندگی ملی آج کے بعد آپ کو موت نہیں آئیگی۔

(۳) ہمیشہ کیلئے آپکو جوانی ملی آج کے بعد آپ پر بڑھاپا نہیں آئیگا۔

(۴) ہمیشہ کیلئے آپکو جنت ملی آج کے بعد آپکا نکلنا نہیں ہوگا۔

یہ ہے جنت میں سلام خداوندی کا مطلب کہ ہر چیز سے جو ڈرنے اور ڈرانے والا ہو اس سے میں نے آپ کو سلامتی دی۔

وقال مقاتل يدخل الملائكة على الجنة من كل باب سلام عليكم يا أهل الجنة من ربكم الرحيم يعطيهم السلامة اسلموا السلامة الا بدية (تفسیر مظہری، ج:۸، ص۹۳)

حضرت عائشہؓ کی باری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سلام اور دعا کیلئے بقیع تشریف لے جاتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ میری باری میں رات کے آخری حصہ میں جنت البقیع کی طرف جاتے نکلنے کے بعد اہل بقیع کو یہ جملے ارشاد فرماتے۔

السلام علیکم دار قوم مومنین واتاکم ما تو عدون غداً موجلون وانا انشاء اللّٰہ بکم لا حقون اللھم اغفر لا ھل بقیع الغرقد (مرقات، ج:٤، ص٢٥٤)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اندھیروں میں سلام اور دعا کے واسطے حضرت عائشہؓ کے ہر باری میں جنت البقیع تشریف لے جاتے اگر رات کے اندھیرے ہیں تو اندھیروں میں بھی زندہ یا مردہ کیساتھ ملنے کے وقت السلام علیکم چھوڑنا نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس دروازے سے جنت البقیع کی طرف جاتے اب تک اس دروازے کا نام باب البقیع ہے۔ جنت البقیع وہ مقبرہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور ہزاروں صحابہ کرامؓ مدفون ہیں۔

آجکل جنت البقیع کے اندر ایک بورڈ لگا ہوا ہے اس بورڈ پر وہ سلام لکھا گیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ۱۴۳۷ سال پہلے جنت البقیع کو جانے کے بعد کہا ہے۔

جب کسی مسلمان بندہ مقبرہ میں داخل ہو جائے تو سنت یہ ہے کہ پہلے السلام علیکم یا اہل القبر کہے یعنی مردوں کو سلام کرے بعد میں دعا کرے تاکہ زیارت بھی ہو

جائے اور سنت بھی زندہ ہو جائے زندہ کو سلام کرنا زندہ کیلئے دنیا کے آفاتوں مصیبتوں سے سلامتی کی دعا ہے اور مردہ کو سلام کرنا مردہ کیلئے عذاب قبر حشر، پل صراط وغیرہ سے سلامتی کی دعا ہے جس طرح زندہ دنیا میں سلامتی کا محتاج ہے اسی طرح مردہ قبر میں زندہ سے ہزار ہا درجہ سلامتی کا محتاج ہے۔ سلام کرنا ایک عظیم نعمت ہے ایک عظیم دعا ہے نہ زندوں پر چھوڑنا چاہیے اور نہ مردوں پر۔

جس طرح سلام کرنے والا کو زندہ کی طرف سے وعلیکم السلام کا جواب ملتا ہے اسی طرح مردوں کی طرف سے بھی ملتا ہے۔

رب ذوالجلال کا ہر مومن کو تین سلام

(۱) جب مومن مرجاتا ہے تو مرنے کیساتھ اللہ تعالیٰ خود مومن کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتا ہے۔ السلام یعنی اے میرے بندے دنیا سے نکلنے کے بعد آپ کو میری طرف سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سلامتی ہے اب خوف اور ڈر کا زمانہ ختم ہو گیا۔

(۲) جب مومن بندہ قبر سے اٹھ کر میدان محشر کی طرف جاتا ہے تو قبر سے نکلنے کے وقت اللہ تعالیٰ مومن کو ارشاد فرمائینگے السلام علیکم یعنی اے مومن آپکو میدان محشر کی سختیوں اور مشقتوں سے میں نے سلامتی عطا کی۔

(۳) جب مومن بندہ جنت کے دروازوں پر پہنچ جائینگے تو پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائینگے السلام علیکم مرنے کے وقت بھی مومن کو اللہ تعالیٰ کا سلام اور قبر سے نکلنے کے وقت بھی مومن کو اللہ تعالیٰ کا سلام اور جنت میں جانے کے وقت بھی مومن بندے کو اللہ تعالیٰ کا سلام ہوگا۔

تحیتهم یوم یلقونه سلام بسلام یوم لقائه تعالیٰ عند الموت
او عند البعث من القبور اوعند دخول الجنة

(تفسیر روح البیان، ج:۷، ص۱۹٤)

فائدہ: ہر بندہ مرنے سے ڈرتا ہے اور مرنے سے بچنے کیلئے ہر قسم کے حیلے استعمال کرتے ہیں مگر اسکو یہ پتہ نہیں کہ مرنے کے بعد جسکی عبادت کی ہے اس کی طرف السلام علیکم سنے گا۔ قبر سے اٹھنے کے وقت اور بھی زیادہ ڈرنے والا ہوگا کہ میدان محشر کی طرف جانا ہے رب کے سامنے کھڑا ہونا ہے وغیرہ تو جب مومن قبر سے اٹھنے کے وقت قبر کیساتھ رب ذوالجلال کا السلام علیکم سنے گا تو ساری وحشت ایک سلام سے ختم ہو جائیگی۔

جنت نعمتوں کا مرکز ہے خوشیوں کا مکان ہے جانے والا جانے کے وقت خوش ہے مگر جب مومن بندہ جنت کے دروازے میں اپنے پروردگار کا سلام سنے گا تو یہ سلام سننا مومن بندے کیلئے جنت اور جنت میں جتنی نعمتیں ہیں سب سے بہتر ہوگا دنیا میں اگر زندگی سلام سلام کیساتھ گزارا جائے تو مرنے کے وقت قبر سے اٹھنے کے وقت جنت کے دروازے میں جانے کے وقت رب کا سلام سنے گا۔

حضرت ابورزینؓ کا سوال اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عجیب جواب

حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ ابورزینؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے آنے جانے کا راستہ ایک مقبرہ پر ہے کیا کچھ باتیں ایسے بھی ہیں کہ میں انکے ساتھ کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آپکا گزرنا مقبرے پر ہوتو یہ بات مقبرے والوں کیساتھ کرو۔

السلام علیکم یا اھل القبور من المومنین والمسلمین انتم لنا سلف ونحن تبع وانا ان شاء اللّٰہ بکم لا حقون۔

حضرت ابورزینؓ نے کہا کہ کیا مردے سنتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہاں سنتے ہیں مگر مردوں میں جواب دینے کی طاقت نہیں ہے اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ اے زرین آپ اس پر راضی نہیں ہوتے کہ آپکو مردوں کی طرف سے اتنے فرشتے وعلیکم السلام کہیں جتنے مردوں کی مقدار ہے۔

عن ابی هریرةؓ قال قال ابو رزین یا رسول الله ان طریقی علی الموتیٰ فهل من کلام اتکلم به اذا مررت علیهم قال صلی الله علیه وسلم قل السلام علیکم یا اهل القبورالخ قال ابو زرین یسمعون قال یسمعون ولکن الا یستطیعون ان یجیبوا قال یا ابا رزین الا ترضیٰ ان یرد علیك بعددهم من الملائکة (مرقات، ج:٤، ص ٢٥٥)

فائدہ: مردوں کیساتھ باتیں کرنا السلام علیکم یا اہل القبور ہے سلام آپ نے مردوں کو کہا ہے مگر جواب مردے نہیں دیتے بلکہ جواب آپکو آسمانی فرشتے دیتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ کسی کا سلام علیکم بے اجر اور بے ثواب نہیں ہوتا قبر والوں کو سلام کے بدلے میں فرشتے وعلیکم السلام کہتے ہیں کتنی خوشی کی بات ہے کہ سلامتی کی دعا آپ نے مردوں کیلئے کیا اور اس دعا کے بدلے میں آسمانی فرشتوں نے آپکو دعا دی۔

آپکا سلام آپکو چھوٹا سا کلام نظر آتا ہے البتہ اگر اللہ تعالیٰ یہ سلام قبول کرے تو پوری مقبرہ کیلئے آپکا سلام عذاب قبر سے نجات کا سبب بنتا ہے۔

مقبرے پر اگر آپ کا آنا جانا جتنا بھی زیادہ ہو تو ہر آنے جانے میں السلام علیکم یا اہل القبور کہنا آپ پر مردوں کا حق ہے۔

میں سلام کا جواب وضو کے بغیر نہیں دیتا ہوں

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک گلی میں تھے کہ ایک صحابہ آکر فرمانے لگے السلام علیک یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے وعلیکم السلام نہیں کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کر کے تیمم کے بعد اسکو وعلیکم السلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا میں نے آپکو وعلیکم السلام اس لئے نہیں کہا کہ میں وضو کے بغیر تھا اور میں وضو کے بغیر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا۔

عن ابن عمرؓ قال بینما النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی سکۃ من سکك المدینۃ اذ خرج علیہ رجل وقد خرج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من غائط او بول فسلم الرجل علیہ فلم یر د النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ضرب بکفیہ علی الحائط ثم مسح کفیہ علی وجھہٖ ثم ضرب ضربۃ اخریٰ وسح ذرا عیہ الی المرفقین ثم رد علی الرجل السلام ثم قال لم یمنعنی ان ارد علیك السلام الا انی لم اکن علیٰ وضوء او علیٰ طھارۃ

(کنزالعمال، ج:۹، ص۲۱۷)۔

فائدہ: بعض اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہیں امت پر وہ اعمال لازم نہیں ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بغیر سلام کا جواب نہیں دیا اگر سلام اور سلام کے جواب کیلئے وضو لازم ہو جائے تو سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا ہر کسی کو گراں ہوگا۔

ضروری بات نبی کریم کے مذکورہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ ہر جگہ سلام کرنا نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فرما رہے تھے کہ اس نے السلام علیکم کیا پیشاب والوں پر سلام کرنا درست نہیں ہے ایسی جگہوں میں سلام نہ کرنا بہتر ہے۔

سلام سلام کرنے والوں کو سنانا لازم ہے

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب بھی آپ کسی کو سلام کرے تو اونچے آواز سے کرے تاکہ جس کو سلام کیا گیا ہو آپکا سلام سن سکے اور جب بھی سلام کا جواب دینا ہو تو اونچے آواز سے دینا ہے تاکہ سلام کرنے والا آپکا جواب سن سکے

عن ابن عمرؓ قال اذا سلمت فا سمع واذا رددت فا سمع

(کنز العمال، ج:۹، ص۲۱۷)

فائدہ: سلام اور سلام کا جواب ایسی آواز میں کرنا چاہیے کہ دونوں سلام اور جواب صحیح طریقے سے سن لے سلام کرنے والوں کو سلام کا سنانا لازم ہے اور جواب کرنے والوں کو جواب سنانا لازم ہے۔

حضرت عمار ابن یاسرؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں وعلیکم السلام کہا

حضرت رافع ابن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت عمارؓ نے حالت نماز میں سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں حضرت عمارؓ کو وعلیکم السلام کا جواب عنایت فرمایا

من رافع ابن خدیجؓ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلم علیہ عمار ابن یاسرؓ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصل فرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام

(کنز العمال، ج:۹، ص۳۱۵)

فائدہ: ابتداء اسلام میں السلام علیکم اور وعلیکم السلام دونوں حالت نماز میں جائز تھے اسکے علاوہ نماز میں گفتگو کرنا بھی جائز تھا جب قرآن کریم نے قوموا للہ قنتین کا حکم صادر

کیا بس اس آیت کے بعد نماز میں سلام اور سلام کا جواب باتیں کرنا سب چیزیں بند ہو گئی حضرت عمارؓ کو سلام کا جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا اسلام میں دیا تھا جب سلام اور سلام کا جواب ممنوع ہو گیا اسکے بعد حضرت جابرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام کیا اسکو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا حالت نماز میں نہ کسی کو سلام کرنا چاہیے اور نہ کسی کو سلام کا جواب دینا چاہیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قیامت تک سلام اور سلام کا جواب دونوں ممنوع کر دی گئی ہے۔

نماز میں سلام کا جواب ہاتھ کے اشارہ سے دینا منسوخ ہے

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ نماز ادا کرنے کی خاطر بنی عمرؓ کے مسجد میں داخل ہوئے پس انصار کے کچھ آدمی مسجد میں اندر جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام کیا میں نے حضرت صہیبؓ سے پوچھا صہیب کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں سلام کا جواب کسی کو دیتا ہے۔ حضرت صہیبؓ نے فرمایا ہاں ہاتھ کے اشارہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام کا جواب دیتے ہیں۔

عن ابن عمرؓ قال دخل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مسجد بنی عمرو بن عوف یصل فیہ ودخل معہ صہیب فدخل علیہ رجال من الانصار یسلمون علیہ فسالت صہیباً کیف کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصنع اذا سلم علیہ فی الصلوٰۃ قال کان یشیر بیدہ (کنز العمال، ج:۰۹، ص۲۱٦)

فائدہ: مذکورہ واقعہ ابتداء اسلام پر محمول ہے اکثر صحابہ کرامؓ سے بھی حالت نماز میں ہاتھوں کے اشاروں سے سلام کا جواب دینا منقول ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے

حالت نماز میں خاموش رہنے کا امر نازل ہوا۔ اس کے صحابہ کرامؓ نے نماز میں ہر قسم حرکت کرنا چھوڑ دی خواہ سلام یا سلام کا جواب کیوں نہ ہوں۔

سلام کی اہمیت اور فضیلت اس سے معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حالت نماز میں سلام اور سلام کے جواب کو ابتداء اسلام میں مشروع کیا تھا نماز اللہ تعالیٰ کیساتھ ملاقات کا نام ہے اور سلام کرنا دعا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کیساتھ ملاقات کرنے والے کو ملاقات کے دوران دعا کرنا بھی مشروع تھا اس کے بعد ہر جگہ سلام باقی رہا مگر نماز میں اللہ تعالیٰ نے سلام کو منسوخ کر دیا۔

حضرت عمرؓ کا اہل بقیع کو سلام اور اہل بقیع کی طرف سے عجیب جواب

حضرت عمرؓ ایک دن اہل بقیع پر گزر رہے تھے گزرنے کے وقت حضرت عمرؓ نے السلام علیکم یا اہل القبور فرمایا اور اسکے بعد حضرت عمرؓ اہل بقیع والوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ہمارے پاس آپکے حالات تو یہ ہیں۔(۱) آپکی عورتوں نے دوسروں سے نکاح کیا ہے۔(۲) آپ کا سرمایہ آپ کے وارثوں نے اپنے درمیان تقسیم کیا ہے۔(۳) آپ کے گھروں میں آپ کے بعد دوسرے لوگ رہنے لگے ہیں۔

اس کے بعد عیب سے ایک آواز آئی اور فرمایا اے ابن خطاب ہماری بھی سنو! (۱) ہم نے زندگی میں جو اعمال کئے اس کا بدلہ ہم نے پالیا۔(۲) جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کا ہمیں بہت نفو ہوا۔(۳) اور جو مال گھر میں جمع چھوڑا اس میں ہم نے بہت خسارہ کیا۔

اس لئے موت سے قبل عمل صالح کرو۔

عن عمر بن الخطابؓ انه مر ببقيع الغرقد فقال السلام عليكم اهل القبور اخبار ما عند نا ان نسائكم قد تزوجن

ودور کم قد سکنت واموالکم قد قسمت فاجابهٗ هاتف یا ابن الخطاب اخبار ما عندنا ان ما قدمناه وجدناهٗ وما انفقناه فقدر بحناه وما خلفناه فقد خسرناه قدم لنفسك قبل موتك صالحا و اعمل فلیس الی الخلود سبیل

(تفسیر روح البیان، ج:۱، ص۲۰۵)

فائدہ: مقبرہ پر گزرنے کے وقت مردوں کو سلام کرنا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مستقل سنت ہے اور سلام کے بعد قرآن پاک کا کچھ حصہ تلاوت کرنا بھی مردوں کیلئے سرمایہ آخرت ہے اور اکثر اوقات زندوں کے نیک اعمال سے مردیں بخشے بھی جاتے ہیں۔

آجکل مردوں کو سلام کرنا دور کی بات ہے اکثر تو جوان طبقہ مقبروں میں بیٹھ کر تاش کھیلتے ہیں موبائلوں پر گیم کھیلتے ہیں جوا کھیلتے ہیں غور کرو کہ عمرؓ کا سلام بے جواب نہ ہوا بلکہ مردوں کی طرف سے حضرت عمرؓ کو سلام کا جواب ایسا ملا جیسا سلام تھا حضرت عمرؓ کے سلام سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ مردیں قبروں میں زندوں کا سلام سنتے ہیں اور باتیں بھی سنتے ہیں اور حدیث شریف میں ہے کہ مُردیں وہ بندیں جانتے بھی ہیں جو انکے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر مبارک پر سلام کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں

حضرت سلیمان بن نعیم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگئی زیارت کے بعد میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ

تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ آپکے پاس آتے ہیں اور آپکے قبر مبارک کو الصلوٰہ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتے ہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کا سلام سنتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں میں ان لوگوں کا سلام سنتا ہوں اور ان لوگوں کو میں خود وعلیکم السلام بھی کہتا ہوں۔

قال سلیمان بن نعیم رایت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی النوم فقلت یا رسول اللّٰہ ھولاء الذین یا تونك ویسلمون علیك اتفقہ منھم قال نعم وارد علیھم(کتاب الروح،ص:۲۱)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں سلام کے بارے میں پوچھنا سلام کی محبت اور حرص پر دلالت کرتا ہے جو لوگ جاگنے میں سلام کی عادت ڈالے وہ خواب میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کے بارے میں پوچھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب دیتے ہیں ہاں میں سلام سننے کیساتھ سلام کا باقاعدہ جواب بھی دیتا ہوں۔

لوگ جاگنے میں جو کام کرتے ہیں خواب میں بھی وہ کرتے ہیں زیادہ تر لوگ خواب میں جاگنے کا پورا تذکرہ کرتے ہیں بعض جاگنے میں جھگڑے کرتے ہیں تو خواب میں بھی جھگڑے کا تذکرے کرتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ جاگنے میں سلام سلام کرتے ہیں تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد فوراً سلام کے بارے میں پوچھتے ہیں۔

سلام ہمیں مدینہ منورہ سے آیا ہے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کا دیدار نصیب کریں تو ہم بس صرف یہ ترانا گائیں گے

الصلوٰہ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ الصلوٰہ والسلام علیك
یا حبیب اللّٰہ الصلوٰہ والسلام علیك یا خیر خلق اللّٰہ۔

مرنے کے وقت مومن کو ملک الموت کا سلام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ملک الموت فرشتہ اللہ کے ولی کے پاس روح قبضہ کرنے کیلئے آتا ہے تو سب سے پہلے سلام کرتے ہیں اور سلام بھی کچھ مؤدبانہ اور عجیب انداز میں کرتے ہیں۔ السلام علیکم یاولی اللہ اٹھ جا اللہ کے دوست اس گھر سے جو تم نے خراب کیا ہے اس گھر کی طرف جو تم نے آباد کیا ہے اور اگر وہ مومن نہ ہو اسکو غصہ کے انداز میں اس طرح کہتے ہیں اٹھ جا اس گھر سے جو تم نے آباد کیا ہے اس گھر کی طرف س جو تم نے ویران کیا ہے۔

عن انسؓ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا جاء ملك الموت الی ولی اللّٰہ سلم علیہ سلامہ علیہ ان یقول السلام علیك یا ولی اللّٰہ قم فاخرج من دارك التی خربتها الی دارك التی عمر تها فاذا لم یکن ولیا لِلّٰہ قال لہٗ قم فاخرج من دارك التی عمر تها الیٰ دارك التی خربتها

(تفسیر روح البیان، ج:۷، ص۱۹٤)

فرشتے کا سلام مرنے کے وقت رب کی طرف سے مغفرت اور رضا خداوندی کا پیغام ہے اور بندہ کا سلام بندہ کو ملنے کے وقت سلامتی کا پیغام ہے کہ میری طرف سے آپکو امن ہے خطرہ نہیں ہے۔

کامل مومن کو مرنے کے وقت ملک الموت فرشتہ کا سلام وحشت دور کرنے کی خاطر بھی ہے ہر نا آشنا چیز دیکھنے کیبعد سلام کرتے ہیں اور سلام کرنا فرشتوں کا آپس میں ملنے کا بھی طریقہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام زمینوں میں بھی رائج ہے آسمانوں میں

فرشتوں کے درمیان بھی رائج ہے اور جنت میں اہل جنت والوں کے درمیان بھی رائج ہے تو سلام ایک فانی کلمہ نہیں بلکہ ایک ابدی اور ازلی کلمہ ہے۔

سارے مردوں کا سلام جدا جدا

(۱) شہید پر اگر سلام کرنا ہو تو شہید کو ایسا سلام کرو۔ السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار سلامتی ہے آپ کو صبر کرنے کے عوض پس آخرت کا گھر سارے گھروں سے بہتر ہے۔

(۲) اگر کسی مقبرہ میں مسلمانوں اور کفاروں کے مشترک قبریں ہو تو سلام اس طرح کرنا چاہیے۔

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ قال فی الھندیة وان کان شھیداً یقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار واذا کان قبور المسلمین مختلطة بقبور الکفار یقول السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ (ھندیه ج:۵،ص ۳۵۰)

فائدہ: سلام کرنا کسی سائنسدان یا کسی تجربہ کار آدمی کی ایجاد نہیں ہے بلکہ آقائے دو جہان کے منہ مبارک سے نکلا ہوا کلمہ ہے جس طریقے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا ہے ایسے طریقے سے کرنا سنت کے موافق ہے اور اسکے خلاف کرنا سنت سے مخالف ہے جس جگہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیو ہاں کرنا ہے اور جہاں ثابت نہیں وہاں چھوڑنا ہے۔

ہم تو صرف ایک سلام مردوں کے جانتے ہیں السلام علیکم یا اہل القبور باقی نہیں مگر یہ ایک قسم کا نہیں تین قسم کے ہیں۔ السلام علیکم یا اہل القبور عام مقبرے کا سلام ہے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدر شہیدوں کا سلام ہے السلام علیٰ من تبع الھدیٰ مشترک مردوں کا سلام ہے۔

آج کے بعد درست اور صحیح سلام مردوں کے حق میں سیکھنے کا عزم کریں گے۔

صلوات اور تسلیمات فتح کی برکات دیکھیں

صلوات اور تسلیمات فتح چالیس کلمے ہیں جن مراد کیلئے پڑھا جائے اور ان کا ورد کیا جائے تو رب کے فضل وکرم سے وہ مراد پورا ہوگا۔

جو چالیس دن مسلسل نماز فجر کے بعد تسلیمات فتح کا ورد اپنائیگا اگر قید میں بند ہو، تو رہا ہو جائیگا اور اگر کسی سخت ترین دشمن کیساتھ مقابلہ ہو اسی ہی پر چالیس دن کے اندر فتح اور کامیابی حاصل کریگا اور مشکل سے مشکل کام تسلیمات فتح کی برکت سے آسان ہوگا۔

صلوٰت اور تسلیمات فتح یہ ہیں:-

(۱) الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ

(۲) الصلوٰہ والسلام علیك یا حبیب اللّٰہ

(۳) الصلوٰہ والسلام علیك یا خلیل اللّٰہ

(٤) الصلوٰہ والسلام علیك یا صفی اللّٰہ۔

(٥) الصلوٰہ والسلام علیك یا نجی اللّٰہ

(٦) الصلوٰہ والسلام علیك یا خیر خلق اللّٰہ

(۷) الصلوٰہ والسلام علیك یا من اختارہ اللّٰہ

(۸) الصلوٰہ والسلام علیك یا من زینہ اللّٰہ

(۹) الصلوٰہ والسلام علیك یا من ارسلہ اللّٰہ۔

(۱۰) الصلوٰہ والسلام علیك یا من شرفہ اللّٰہ

(۱۱) الصلوٰہ والسلام علیك یا من عظمہ اللّٰہ

(۱۲) الصلوٰہ والسلام علیك یا من کرمہ اللّٰہ

(١٣) الصلوٰه والسلام عليك يا سيد المرسلين

(١٤) الصلوٰه والسلام عليك يا امام المتقين

(١٥) الصلوٰه والسلام عليك يا خاتم النبيين

(١٦) الصلوٰه والسلام عليك يا شفيع المذنبين

(١٧) الصلوٰه والسلام عليك يا رسول رب العلمين

(١٨) الصلوٰه والسلام عليك يا سيد الاولين

(١٩) الصلوٰه والسلام عليك يا سيد الأخرين

(٢٠) الصلوٰه والسلام عليك يا قائد المرسلين

(٢١) الصلوٰه والسلام عليك يا شفيع الامة

(٢٢) الصلوٰه والسلام عليك يا عظيم الامة

(٢٣) الصلوٰه والسلام عليك يا حامل لواء الحمد

(٢٤) الصلوٰه والسلام عليك يا صاحب المقام المحمود

(٢٥) الصلوٰه والسلام عليك يا ساقى الحوض المورود

(٢٦) الصلوٰه والسلام عليك يا اكثر الناس تبعا يوم القيمه

(٢٧) الصلوٰه والسلام عليك يا سيد ولدآدم

(٢٨) الصلوٰه والسلام عليك يا اكرم الاولين والأخرين

(٢٩) الصلوٰه والسلام عليك يا بشير

(٣٠) الصلوٰه والسلام عليك يا نذير

(٣١) الصلوٰه والسلام عليك يا داعى اللّٰه باذنه والسراج المنير

(٣٢) الصلوٰه والسلام عليك يا نبى التوبة

(۳۳) الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی الرحمة

(۳٤) الصلوٰۃ والسلام علیك یا یا مقفی

(۳۵) الصلوٰۃ والسلام علیك یا عاقب

(۳٦) الصلوٰۃ والسلام علیك یا حاشر

(۳۷) الصلوٰۃ والسلام علیك یا مختار

(۳۸) الصلوٰۃ والسلام علیك یا ماحی

(۳۹) الصلوٰۃ والسلام علیك یا احمد

(٤۰) الصلوٰۃ والسلام علیك یا محمد صلوٰۃ اللّٰہ و ملائکتہ ورسلہ وحملة عرشہ وجمیع خلقہ علیك وعلیٰ اٰلِك واصحابك ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ۔

(تفسیر روح البیان، ج:۷، ص۲۳۵)

فائدہ: اگر زندگی میں کسی خوش قسمت کو اللہ تعالیٰ روض اطہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب فرمائے تو صلوٰت اور تسلیمات فتح ضرور پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بے حد خوش ہونگے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے خزانوں سے آپکو چار سو بار کہے گا وعلیکم السلام اور چار سو رحمتیں آپکے اوپر نازل فرمائیگا۔

سلام ہے سلام ہے سلام
اللہ بھی سلام ہے جنت بھی سلام
سلام ہے سلام ہے سلام
دین ہمارا اسلام ہے اسلام
پہچان ہمارا سلام ہے سلام
سلام ہے سلام ہے سلام

نام ہمارا معلوم ہے معلوم مسلمان
جنت میں ہر کسی کو ہے رب کا سلام
سلام ہے سلام ہے سلام

سات سلاموں کے بیشمار فائدیں

ان سلاموں کو سلام سبعہ اور تسلیمات سبعہ کہتے ہیں جو انسان کسی بھی مشکل میں پھنس جائے تو تسلیمات سبع سات دن مسلسل کسی بھی نماز کے بعد گیارہ بار پڑھیں تو انشاء اللہ وہ مشکل خواہ پہاڑ سے بھی سخت اور بڑا ہو تو ان سات سلاموں کی برکت سے حل ہو جائیگا وہ سات سلام یہ ہیں:-

(۱) السلام علیك یا امام الحرمین-

(۲) السلام علیك یا امام الخانقین-

(۳) السلام علیك یا رسول الثقلین-

(٤) السلام علیك یا سید من فی الکونین وشفیع من فی الدارین-

(٥) السلام علیك یا صاحب القبلتین-

(٦) السلام علیك یا نور المشرقین وضیاء المغربین-

(۷) السلام علیك یا جدا السبطین الحسن والحسین علیك وعلیٰ عترتك وآسر تك واولا دك واحفادك وازواجك وافواجك سلام اللّٰه والملائکة والناس اجمعین الیٰ یوم الدین والحمد للّٰه رب العلمین-

حضرت عمرؓ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبار سلام

حضرت عمرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی ذاتی ضرورت کی بناء

پر حاضر ہو کر کہا السلام علیکم اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو اندر آنے کی اجازت ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ عمرؓ نے اس طرح سلام کیا السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیکم عمر کو اندر آنے کی اجازت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرنے کے بعد عمرؓ کو آنے کی اجازت عنایت فرمائی

عن عمرؓ انه اتی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی مشربة له
فقال السلام علیکم یا رسول اللّٰه سلام علیکم ایدخل عمر
وفی روایة فاذن لی (کنزل العمال، ج:۹، ص۲۱۱)

فائدہ: سلام ایک بار کہنا سنت ہے مگر عمرؓ نے دوبار پے در پے سلام کیا ایک بار سلام سنت ہے دوسری بار حضرت عمرؓ کی محبت ہے محبت کی وجہ سے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے مثلاً ایک مسافر بہت زمانے بعد اپنے گھر آیا تو دیکھنے کیساتھ محبت کی وجہ سے گھر والے کہتے ہیں فلاں آیا فلاں یہ دوسرا فلاں کہنا محبت کی وجہ سے ہے۔

یا عمرؓ کا پہلا سلام بعد اجازت ہے اور دوسرا سنت ہے یا حضرت عمرؓ ایک بار السلام علیکم کہا اور ایک سلام علیکم یعنی دونوں جائز اور درست ہے الف ولام کیساتھ اور الف لام کے بغیر۔

ایک باندی کا حضرت عمرؓ پر سلام نہ کرنا

حضرت عامر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میری ایک ازادہ کردہ باندی نے اپنے بیٹے زبیر کو حضرت عمرؓ کے پاس لے گئی باندی دروازہ کو پہنچ کر کہنے لگی میں اندر آسکتی ہوں آنے کی اجازت ہے باندی نے سلام چھوڑ کر اجازت مانگی حضرت عمرؓ نے کہا آنے کی اجازت نہیں ہے باندی واپس روانہ ہوگئی چلنے کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا باندی کو واپس بلائے جب باندی واپس آگئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اسطرح اجازت مانگو السلام علیکم میں اندر آسکتی ہوں۔

عن عامر بن عبداللّٰہ أن مولاۃ لہ ذھبت بابنۃالزبیر الی عمر بن الخطاففقال أدخل فقال عمر لا فرجعت فقال ادعودلھا فقولی السلام علیکم ادخل (کنزل العمال، ج:۹، ص۲۱۱)

فائدہ: باندی نے سلام کے بغیر اجازت مانگی حضرت عمرؓ نے سلام کرنے کے بغیر اجازت نہیں دی کون ہے عمر جیسا کہ کوئی مہمان اسکے پاس سلام کے بغیر آئے اور وہ مہمان کو واپس کردے کہ آپ نے سلام نہیں کیا ہے۔ صرف واپس کرنا نہیں اسکو جانے کے بعد پھر واپس بلا کر السلام علیکم کا طریقہ اور السلام علیکم کی اہمیت بتانا بھی ضروری ہے۔ آجکل نہ آنے والوں کو پتہ ہے کہ اجازت مانگنے کا طریقہ کیا ہے اور جس کے پاس جاتے ہیں نہ اسکو پتہ ہے کہ آنا کس طرح ہے دفتروں اور خاص جگہوں کے دروازوں پر لکھا ہے کہ اندر آنا منع ہے یا اجازت کے بغیر اندر آنا منع ہے اور یہ پتہ نہیں کہ شریعت میں اجازت کیسی ہے۔

سلام میں پہل کرنا چاہیے

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مزنیہ قبیلہ کا ایک آدمی تھا جس کا نام اُغر تھا اسکا بنی عمرو میں ایک آدمی پر کچھوروں کا کچھ قرضہ تھا بار بار جانے کے باوجود بنی عمرو والے نے کھجور کا قرضہ ادا نہ کیا۔ اغر بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر شکایت ظاہر کی کہ بنی عمرو کے فلاں آدمی پر میرا کچھ قرضہ ہے وہ مجھے نہیں دیتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو میرے ساتھ بھیجا جانے کے وقت راستہ میں ہر آدمی ہم پر سلام کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا دیکھو جو لوگ آپ پر سلام کرنے میں پہل کر رہے تو سارا اجر ان کو مل رہا ہے آپ سلام کرنے میں پہل کریں تاکہ اجر آپ کو ملے۔

عن ابن عمرؓ أن الاغر وهو رجل من مزينة قال كانت له او سق من التمر علىٰ رجل من بنى عمرو من عوف فاختلف اليه مرارا قال فجئت النبى صلى الله عليه وسلم فأرسل معى ابا بكر الصديقؓ قال فكل من لقينا سلموا علينا فقال ابو بكر الصديقؓ آلا ترىٰ الناس يبدونك با لسلام فيكون لهم الآجر ابدأهم بالسلام يكن لك الأجر (كنزل العمال، ج:۹، ص۲۱٤)

فائدہ: جو بھی آپکو راستہ میں مل جائے اسکو سلام کرو اس لئے کہ ابو بکر صدیقؓ اور اغر کیساتھ جو بھی ملتے سب سے پہلے انکو سلام کرتے اور جو سلام میں پہل کرتے ہیں اصل اجر اسکا ہے چونکہ سلام کی بنیاد اور افتتاح اس نے کیا ہم خوش ہوتے ہیں جو ہم کو سلام کرتے ہیں ابو بکر صدیقؓ نے اغر کو ڈھانٹا کہ آپ کو لوگ سلام کرتے ہیں اور آپ جواب دیتے ہیں اصل اجر انکا ہوا ایسا کرو کہ جو آپکو سامنے آئے آپ انکو سلام کرنے میں پہل کرو تو اصل اجر اور ثواب آپکا ملیگا۔

اس واقع میں (سلموا علينا) کا الفاظ مذکور ہے کہ جتنے لوگ تھے سب سلام کرتے تھے اگر دس آدمی ہے اور دس نے ایک آدمی کو سلام کیا تو دس کو اللہ تعالیٰ دس سلاموں کا اجر دیگا یعنی ہر ایک کو مستقل ایک سلام کا اجر ملتا ہے۔

صحابہ کرامؓ اگر دس تھے تو سب سلام کرتے تھے ہم اگر بیس بھی ہوں تو ایک بھی سلام نہیں کرتے اور اگر ایک سلام کرے تو ہم دل میں کہتے کہ بس اس نے سلام کیا یہ کافی ہے کافی تو ہے لیکن اجر اسکا ہو گیا اور باقی کا صرف ذمہ فارغ ہوا۔

حضرتِ ابو بکر صدیقؓ کا ایک قوم کو سلام

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کیساتھ ایک سواری پر سفر کر رہا تھا کہ اچانک ہمارا گزر ایک قوم پر ہو گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا السلام علیکم قوم والوں نے جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت ابو بکر صدیق نے ارشاد فرمایا آج یہ لوگ ہم سے نیکی کرنے میں بہت آگے بڑھیں۔

عن عمرؓ قال کنت ردیف ابی بکرؓ فیمر علی القوم فیقول السلام علیکم فیقول القوم وعلیکم السلام ورحمة اللّٰه وبرکاته فقال ابو بکرؓ فضلنا الناس الیوم بزیادة کثیرة (کنزل العمال، ج:۹، ص۲۱٤)

فائدہ: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ارشاد فرمایا (فضلنا الناس الیوم بزیادة کثیرة) دیکھو صرف جواب میں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اکا اضافہ ہے مگر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کتنے اہتمام سے قوم کی تعریف کی ہم سے بہت آگے بڑھے ہیں ہم سلام کیساتھ اور جواب کیساتھ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نیکی بھی نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ بھی کوئی نیکی ہے۔ نیکی تو دور کی بات آگے کرنے کا نیکی ہے۔ آخرت میں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والا آدمی آگے کرتے ہیں ایک بات غور کرنے کی قابل ہے کہ سلام حضرت عمرؓ نے کیوں نہیں کیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیوں کیا۔ حضرت عمرؓ نے سلام اس لئے نہیں کیا کہ عمرؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے چھوٹے تھے اور شرعی مسئلہ یہ ہے کہ سلام بڑے کا حق ہے کہ چھوٹے کا جب ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آگے کرنے والا ہے تو السلام علیکم کا کیا حال ہوگا۔

چھ چیزوں میں چھ عجائبات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انسؓ کو ارشاد فرمایا: (۱) ہمیشہ باوضو رہو

وضو کی برکت سے اللہ تعالیٰ آپکی عمر کو بڑھائیگا۔(۲) دن رات اپنی طاقت کے مطابق نفل نماز پڑھو اس نفل نماز پڑھنے کی برکت سے کراماً کاتبین فرشتے آپکے ساتھ محبت کرینگے۔(۳) چاشت کی نماز پڑھو نماز چاشت کی برکت سے آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندوں میں سے شمار ہونگے۔(۴) اپنے گھر والوں کو داخل ہونے کے بعد سلام کرو اس سلام کی برکت سے گھر کی خیر و برکت بڑھ جائیگی۔(۵) ہر بڑے مسلمان کا عزت اور احترام کرو اس عزت اور احترام کی برکت سے آپ جنت میں میرا ساتھی اور رفیق خاص ہونگے۔(۶) چھوٹوں پر رحم کرو اس رحم کی برکت سے بھی آپ جنت میں میرے رفیق خاص ہوگے۔

قال فی الغنیة فانه روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی حدیث انس بن مالكؓ انه قال دم علی الطهور تزد فی عمرك وصل باللیل والنهار ما استطعت تحبك الحفظة وصل صلوٰه الضحیٰ فانها صلوٰه الا وابین وسلم علیٰ اهل بیتك اذا دخلت بیتك یکثر خیر بتیك ووقر کبیر المسلمین وارحم صغیر هم ترافقنی فی الجنة (الغنیة، ج:۱، ص۷٤)

فائدہ: گھر میں اندر جانے کے وقت سلام کرنا کتنا آسان ہے مگر رب کائنات سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اس گھر میں اپنے غیبی خزانوں سے خیر اور برکت نازل فرماتے ہیں۔

آجکل ہر گھر خیر اور برکت سے خالی پڑا ہے سلام نہیں تو خیر اور برکت بھی نہیں۔مشاہدہ کی بات ہے کہ جن گھروں میں سلام کی سنت زندہ ہو رہی ہے وہ اب بھی خیر اور برکت کے مرکز ہیں اگر سلام ہے تو شیطان نہیں اور اگر سلام نہیں تو اس گھر کا

مالک شیطان ہے۔ السلام علیکم دو کلمے ہیں دو کلمے نہیں ہے حقیقتاً خیر اور برکت کے خزانے ہیں شیطان کو گھر سے دنیا کے بڑے بڑے پہلوان لوگ نہیں نکال سکتے ہیں البتہ گھر کے دروازے میں محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے وظیفے اعلان کرو السلام علیکم اگر دن ہے تو شام تک محمدی صلی اللہ علیہ سلم کے وظیفے اعلان کے بعد شیطان نہیں آسکتا اور اگر شام ہے تو صبح تک شیطان اندر نہیں آسکتا یہ ہے سنت مصطفیٰ کی طاقت کہ یہ طاقت کسی مصنوعی آلات میں نہیں ہے۔ آج کے بعد گھر کے دروازے میں اندر جانے سے پہلے زور سے کہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب کے وقت ایک آدمی کو سلام کا جواب نہ دینا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں سلام کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے پیشاب کرتے وقت سلام نہ کرو اس لئے کہ میں پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہیں دیتا۔

عن جابر أن رجلاً سلم على النبى صلى الله عليه وسلم وهو يبول فقال اذا رايتنى على هذا فلا تسلم على فانك ان سلمت على وانا علىٰ هذا لم ارد عليك

(كنزل العمال، ج:۹، ص ۲۱۵)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیکم السلام کا جواب اس لئے نہیں دیا کہ پیشاب میں مصروف تھے اور پیشاب کرتے وقت کسی قسم کا ذکر جائز نہیں ہے۔ تو وعلیکم السلام کہاں سے درست اور جائز ہوگا چونکہ سلام بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

حضرت جابرؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیکم السلام نہیں کہا

حضرت جابر ابن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایک سفر میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی حاجت کیلئے روانہ کیا حاجت پورا ہونے کے بعد میں واپس آگیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا

من مسند جابر بن عبداللّٰہ کنا فی سفرٍ مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فبعثنی فی حاجة فجئت وھو یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی السلام(کنزل العمال، ج:۹، ص۲۱۵)

فائدہ: جو شخص نماز کی حالت میں ہو اسکو سلام نہیں کرنا چاہیے مگر ابتدا اسلام میں نماز کی حالت میں سلام کلام جائز تھے اس لئے حضرت جابرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا بعد میں (قوموا للّٰہ قنتین) نازل ہوا تو نماز میں سلام کلام منسوخ ہو گیا۔ پیشاب کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا لیکن پیشاب سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کر کے سلام کا جواب دیا ہے۔ اسی طرح حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ کو وعلیکم السلام نہیں کہا مگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ کو وعلیکم السلام کہا مذکورہ واقعات سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں ہر سلام کا جواب دیا ہے برابر ہے کہ پیشاب پر بیٹھے ہوئے حالت میں کیا گیا ہو یا نماز کی حالت میں ہو یہودوں کا سلام ہو یا کسی غیر کا یہودوں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیکم کا جواب عنایت فرمایا ہے ایک شخص اگر بہت لوگوں کو سلام کرے تو سب کو جواب دینا چاہیے تا کہ ہر ایک

کو مستقل اجر مل جائے سلام ایک ہے مگر ایک سلام کے بدلے میں دس آدمیوں کا وعلیکم السلام پر اللہ تعالیٰ ہر کسی کو علیحدہ علیحدہ جواب کا اجر عنایت فرمائیگا۔

حضرت جابرؓ کا فرمان کہ میں نے کسی پر نماز کی حالت میں سلام نہیں کیا

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کرنے کے بعد کہ مجھے جواب نہیں ملا میں نے کسی نمازی پر سلام نہیں کیا ہے۔ عن جابرؓ قال لومررت بقوم یصلون ما سلمت علیهم (کنزل العمال، ج:۹، ص:۲۱۵)

فائدہ: عاقل کیلئے اشارہ بھی کافی ہے اسکو دین پر عمل کرنا کہتے ہیں ہم کو اگر ہزار ہا بار علماء کرام کوئی مسئلہ بیان فرمائیں ہم پرانے عادت سے باز نہیں آتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے براء ابن عازبؓ کو وعلیکم السلام نہیں کہا

حضرت براءؓ ابن عازبؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے کہ میں نے وضو کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو سے فارغ ہوئے وضو سے فارغ ہونے کے بعد فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا وعلیکم السلام اور وعلیکم السلام کہنے کیساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ کیلئے میرے طرف ہاتھ مبارک پھیلایا اور مصافحہ کیا

عن البراء بن عازب انه سلم علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وهو یتو ضاء فلم یرد علیه حتی فرغ من الوضو رد علیه السلام ومد یده الیه فصافحه (کنزل العمال، ج:۹، ص:۲۱۵)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معلم نبی ہے یعنی امت کو تعلیم دینا والا اس لئے وضو

کے وقت سلام کا جواب نہیں دیتا ہے حالت وضو میں سلام کرنا منع ہے اس لئے کہ وضو میں ہاتھ دھونے کے وقت ہاتھ دھونے ی دعا ہے منہ میں پانی ڈالنے کے وقت منہ کا دعا ہے ناک میں پانی ڈالنے کے وقت ناک کی دعا ہے چہرہ دھونے کے وقت چہرہ کی دعا تو آخر تک وضو میں ایسی خالی جگہ نہیں ہے کہ آپ کسی کو سلام کے بدلے میں وعلیکم السلام کہے۔

اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ ذکر اور دعا یا کسی اور عبادت میں مشغول شخص کو سلام کرنا نہیں ہے تاہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (وانك لعلیٰ خلق عظیم) والا نبی ہے وضو کے بعد براہؓ کو وعلیکم السلام کہا سلام کا جواب فوراً کرنا ہے مگر عبادت میں کیا گیا سلام کا جواب عبادت سے فراغت کے بعد دینا چاہیے۔

عاشق کو معلوم ہے وضوء میں سلام نہیں
معشوقہ کی محبت سے وضوء میں سلام ہے
نماز دیدار رب کا نام ہے نماز میں سلام نہیں
معشوقہ کی محبت سے نماز میں سلام ہے
عاشق کو معلوم ہے پیشاب میں سلام نہیں
معشوقہ کی محبت سے پیشاب میں سلام ہے
مجنون کو معلوم ہے لیلیٰ کو سلام نہیں
لیلیٰ کی محبت سے لیلیٰ کو سلام ہے
ہم کو معلوم ہے مسجد میں سلام نہیں
اللہ کی محبت سے مسجد میں سلام ہے

پتھر سلام کرتے ہیں لیکن اس دور کے مسلمان نہیں

ہجرت سے پہلے مکی پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پیش کرتے تھے پتھر اگرچہ بے جان چیز ہے مگر تمیز ان میں موجود ہے ایک پتھر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کپڑے لیکر بھاگنا شروع کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر کو اپنے طرف متوجہ کراونچے آواز سے فرماتے ہیں ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے پشتو میں ایک شعر ہے۔(تانه کانړے د موسیٰ پیغمبر هیر شه! چه نیولے وی کبڑے په شاروان وو) اور قرآن کریم میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(وان منها لما یهبط من خشیة اللّٰه) اور بعض پتھر خوف خدا کی وجہ سے گرتے ہیں جب پتھر خوف خدا جانتے ہیں تو خدا بطریق اولیٰ جانتے ہیں جب خدا جانتے ہیں تو خدا کا رسول بھی جانتے ہیں جب ایک پتھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد سلام کرتے ہیں پہاڑ سلام کرتے ہیں درخت سلام کرتے ہیں افسوس مسلمان مسلمان کو دیکھنے کے بعد خاموش سے کیوں گزرتے ہیں۔ مذکورہ واقعات اس بات پر دلیل ہے کہ آجکل مسلمانوں کا دل پتھروں سے بھی چند گناہ ہوا ہے۔ اکثر لوگ ملنے کے وقت کسی کو سلام نہیں کرتے ہیں۔ پوری زندگی سلام کے بغیر گزر جاتے ہیں اگر ایک مسلمان دن میں صرف ایک بار بھی سلام کرتا ہے تو سال میں تین ہزار ساٹھ نیکیاں حاصل کریگا اور ایک سلام کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سنت بھی زندہ ہوتا ہے ایک سنت کا اجر فساد کے دور میں سو شہیدوں کے اجر کے برابر ہے فساد کا دور ہے ہیلو کا زمانہ ہے پلیز کا زمانہ ہے رخصتی کے وقت سلام چھوڑ کر شب بخیر بھولنے کا زمانہ ہے سلام چھوڑ کر خدا حافظ کا زمانہ ہے۔ پشتون قوم رخصتی کے وقت سلام کی بجائے (دخدائے په امان) کہتے ہیں سلام کرنا رخصتی کے وقت سنت ہے ملنے کے وقت سنت ہے۔ رخصتی کے وقت (هلکه لاړو) کا کیا

مطلب ہے السلام علیکم بولو کہ سلامتی کی دعا ہے کہ اے اللہ میں رخصت ہونے کے وقت اپنے مسلمان بھائی کو آفات اور مصیبتوں سے بچانے کیلئے آپ کے دربار میں سلامتی کی دعا مانگتا ہوں سلام کو ہر مومن کیلئے گلے کا ہار بنانا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا حضرت عمرؓ کو تین بار سلام اور اس پر گواہ کا مطالبہ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے ایک بار حضرت عمرؓ کے پاس حاضر خدمت ہو کر سلام کیا اور یہ بھی کہا کہ میں ابو موسیٰ اشعری ہوں حضرت عمرؓ نے نہ وعلیکم السلام کہا اور نہ اجازت دی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے دوبارہ سلام کہہ کر بتایا کہ میں ابو موسیٰ ہوں اور اسکے بعد پھر کہا السلام علیکم یہ اشعری ہے مگر عمرؓ کی طرف سے نہ جواب ملا اور نہ اجازت تین بار سلام کرنے کے بعد حضرت ابو موسیٰؓ واپس ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ ابو موسیٰ کو بلالو ابو موسیٰ کو بلا لو ابو موسیٰؓ واپس آیا حضرت عمرؓ نے فرمایا اے موسیٰ آپکو کس چیز نے واپس کر دیا ہم تو کسی کام میں مصروف تھے۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اجازت طلب کرنا صرف تین بار ہیں اگر تین بار میں اجازت نہ ملی تو واپس جاؤ حضرت عمرؓ نے کہا ابو موسیٰ یا تم اس بات کو گواہوں سے ثابت کرو ورنہ میں آپکو سزا دونگا۔ حضرت ابو موسیٰؓ گواہوں کی تلاش میں چلا گیا حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر ابو موسیٰ نے گواہ پیش کیا تو ٹھیک ورنہ میں اسکو قتل کرونگا۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے شام کے وقت بطور گواہ حضرت ابی ابن کعبؓ کو حاضر خدمت کیا۔ حضرت ابی ابن کعبؓ نے فرمایا یہ حدیث میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیلئے عذاب نہ بنو۔ حضرت عمرؓ نے سبحان اللہ کہا کہ بے

شک میں جب حدیث سنوں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ صحیح ثابت کردوں۔

عن ابی بردة عن ابی موسیٰ الا شعری قال جاء ابو موسیٰ الیٰ عمر بن الخطاب فقال السلام علیکم هٰذا عبدالله بن قیس فلم یاذن له فقال السلام علیکم هٰذا ابو موسیٰ السلام علیکم هٰذالاشعری ثم انصرف فقال ردواعلی ردواعلی فجاء فقال یا باموسیٰ ماردك کنا فی شغل قال سمعت رسول الله صلی الله علیهو سلم یقول الا ستیذان ثلاث فان اذن لك والا فارجع قال لتا تینه علیٰ هٰذا بینة، والا فعلت وفعلت فذهب ابو موسیٰ قال عمران وجد بینة تجدوه عند المنبر عشیة۔ وان لم یجد بینة فلم تجدووه فلما آن جاء بالعشی وجده قال یا ابا موسیٰ ما تقول اقدو جدت قال نعم ابی بن کعب قال عدل قال یا ابا الطفیل ما یقول هٰذا قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلك یا ابن الخطاب فلا تکونن عذابا علیٰ اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سبحان الله انما سمعت شیئاً فا حیت ان اثبت۔ (الجامع الصحیح لمسلم، ج:۲، ص۲۱۱)

فائدہ: اگر ایک شخص کسی کو سلام کرے اور کرنے والے کی طرف سے جواب نہ ملے تو اسکو چاہیے کہ دوبارہ سلام کرے اگر دوبارہ بھی جواب نہ ملے تو اسکو چاہیے تیسری بار سلام کرے اگر تیسری بار بھی وعلیکم کا جواب نہ ملے تو چھوتھے بار سلام کرنا سنت کے

خلاف ہے۔ بس واپس ہونا چاہیے حضرت ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ کو تین بار سلام کیا تین بار سلام کرنے کے بعد روانہ ہو گئے۔

ہم ایک بار بھی سلام نہیں کرتے ہیں اور اگر کسی کو ایک بار سلام کرے گے اور اسکی طرف سے وعلیکم السلام کا جواب نہ ملے تو زندگی بھر ہم اسکو دوبارہ سلام نہیں کرتے ہیں۔ سلام نبی کی سنت ہے ہر مسلمان کو کرنا ہے خواہ وہ جواب دیتا ہو یا نہیں دیتا سلام کرنے کیساتھ نام لینا بھی درست ہے کہ اس طرح بولے السلام علیکم میں فلاں ہوں کنیت لینا بھی درست ہے جیسا کہ میں ابو موسیٰ ہوں قبیلہ اور خاندان کا نام لینا بھی درست ہے کہ میں فلاں قبیلہ والا ہوں جیسا کہ میں اشعری ہوں۔

اجازت مانگنا تین بار ہے حضرت ابو موسیٰؓ نے عمرؓ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی ہم اگر کسی کا دروازہ کھٹکھٹانا شروع کرے تو اس وقت تک کھٹکھٹاتے ہیں جب تک نکلے نہیں ہم دعویٰ تو کرتے ہیں کہ دین جانتے ہیں لیکن حقیقتاً ہم کو معاشرتی دین معلوم نہیں ہے اصل چیز معاشرتی دین ہے سلام تو ایک بار سے زیادہ نہیں کرتے ہیں جو تین بار سنت ہے کھٹکھٹانا یہاں تک نہیں چھوڑتے ہیں جب تک گھر والا باہر نہ آجائے خواہ وہ کھٹکھٹانا دس بار کیوں نہ ہوں جو تین بار سے زیادہ نہیں ہے۔

میت سلام کرنے والے کو پہچانتا ہے

(۱) حضرت ابن عمرؓ کی عادت مبارک یہ تھی کہ ہر قبر کو السلام علیکم یا اہل القبور فرماتے تھے۔ عن سالم بن عبداللہ ان ابن عمرؓ قال لا یمر بقبر الا سلم۔

(۲) حضرت ابوھریرہؓ ایک ساتھی کیساتھ ایک قبر کے پاس گزرتے تھے تو گزرنے کے وقت حضرت ابوھریرہؓ نے اپنے ساتھی کو حکم کا دیا کہ اس قبر کو سلام کرو ساتھی نے کہا کیا قبر کو بھی سلام کرنا ہے حضرت ابوھریرہؓ نے جواب دیا کہ اگر قبر والا نے آپکو دنیا میں

ایک بار بھی دیکھا ہے تو سلام کرنے کے بعد آپکو ضرور پہنچانے گا یعنی آپکا پہچان ضرور کریگا کہ یہ فلان ہے۔

عن زید بن اسلم قال مرّ ابو هریرة وصاحب له علیٰ قبر فقال ابو هریرة سلم فقال الرجل اسلم علی القبر فقال ابو هریرة ان کان راك فی الدنیا یومأقط انهٗ لیعرفنك الان

(مصنف عبدالرزاق، ج:۳، ص:۵۷۶)

فائدہ: صحابہ کرامؓ نے اپنے استاد محترم کو مقبرہ پر سلام کرنے کے وقت دیکھا ہے تو ابوھریرۃ اور حضرت ابن عمرؓ ایک ایک قبر کو سلام کیوں چھوڑیگا۔

میت کو پتہ چلتا ہے کہ فلاں ساتھی نے یا فلاں رشتہ دار نے مجھے سلام کیا اور میرے لیے رب سے سلامتی کی دعا مانگی تو کتنا خوش ہوگا سلام کی وجہ سے اپنے میتوں کو مقبروں میں خوش کرو۔ حضرت ابوھریرہؓ اپنے ساتھی کو امر کرتا ہے کہ سلام کے بغیر جانا نہیں ہے سلام کر کے جاؤ ساتھی تعجب سے کہا کیا قبر کو بھی سلام ہے۔

مقبرہ کو بھی سلام کرنا سنت ہے اور اگر کسی جگہ میں ایک مردہ دفن ہے اسکو بھی سلام کرنا سنت ہے ایسا نہیں کہ مقبرہ کو سلام کرنا ہے ایک قبر کو نہیں کرنا ہے۔

روضہ مبارکہ کے بعد شہداء احد کو سلام کرنا

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنت البقیع کی طرف جائے اور سلام کرے جنت البقیع کی زیارت اور سلام کرنا بھی سنت ہے شہداء احد کی طرف جانے کو فقہاء کرام نے مستحب لکھا ہے شہداء احد کو سلام اس طریقے سے کرے۔

(سلام علیکم بما صبر تم فنعم عقبی الدار) قال ویزور الشهداء یعنی شهداء احدوان تیسر یوم الخمیس فهو

حسن ویقول سلام علیکم بما صبر تم فنعم عقبی الدار

(حاشیة الطحطاوی، ص۴۰۸)

جمعرات کے دن شہداء احد کی زیارت کرنا اور سلام کرنا بھی مستحب ہے اگر جمعرات کے دن کسی کو موقع میسر ہو جائے ورنہ کسی بھی دن جا سکتے ہیں۔

مردوں کو سلام کرنے کا طریقہ

زیارت کرنے والا جب مقبرہ کو پہنچ جائے بہتر یہ ہے کہ جوتے اتارے بعد میں مردہ کی طرف منہ کرے اور کہے السلام علیکم یا اهل القبر یغفر الله لنا ولکم انتم لنا سلف ونحن بالا ثر جب سلام سے فراغت ہو جائے تو دعا کرنے کیلئے قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا اور استغفار شروع کرے۔ (فتاویٰ ہندیہ، ج:۵، ص۳۵۰)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے ایک مقبرہ پر گزر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی طرف منہ کر کے کہا السلام علیکم یا اهل القبور (مرقات، ج:۴، ص۲۵۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کرنے کا طریقہ مروی ہے عن ابن عباسؓ قال مرّ النبی صلی الله علیه وسلم بقبور المدینة فاقبل علیهم بوجهه فقال السلام علیکم یا اهل القبور الخ

مستحب یہ ہے کہ مردوں کو سلام کرنے کے وقت اپنا چہرہ مردوں کے چہروں کی طرف کرے۔

صحابہ کرام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کرنے کی تعلیم

حضرت ہریرہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو

مردوں پر اس طرح سلام کی تعلیم دیتے تھے۔

السلام علیکم اهل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء الله بکم لا حقون نسال الله لنا ولکم العافیة عن بریدة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمهم اذا خرجوا الی المقابر السلام علیکم اهل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء الله یکم لا حقون نسأل لله لنا ولکم العافیة (مرقات، ج:٤، ص٢٥٢)

فائدہ: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کبھی کبھی مردوں کی زیارت کیلئے مقبروں میں جاتے تھے دوسرا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ انکو مقبرہ میں داخل ہونے کی وقت مردوں کو سلام کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔

ایک روایت میں السلام علیکم آیا ہے اور احمد کی روایت میں سلام علیکم آیا ہے یعنی الف لام کیساتھ بھی درست ہے اور الف لام کے بغیر بھی درست ہے۔

حضرت علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ مردوں کو سلام کرنا زندوں جیسا ہے جاہلیت کے دور میں لوگ پہلے نام لیتے تھے پھر دعا کرتے تھے السلام میں پہلے دعا ہے بعد میں نام لینا ہے۔

حماسی کے ایک شعر میں پہلے نام ہے پھر سلام ہے یہ جاہلیت کا شعر ہے علیک سلام الله قیس بن عاصم ! ورحمة ماشاء ان یترحما!

بعض شوافع حضرت کہتے ہیں کہ مردوں کو سلام اس طرح ہے علیکم السلام اور شوافع کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارک ہے کہ ایک صحابیؓ آکر کہا علیک السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مردوں کا سلام ہے اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ مردوں کا سلام علیکم السلام ہے۔ احناف کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ ان علیك السلام تحية الموتیٰ اس سے مراد یا زمانہ جاہلیت کے کفار ہے یا عادت سابقہ ہے۔

مقبرہ کا سلام بس یہی ہے السلام علیکم یا اھل القبور باقی کلمات سلام مختلف فیہ ہیں۔

کافر قیامت کے دن رب کا سلام نہیں سنیں گے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ونحشرهم يوم القيامة علىٰ وجوههم) تفسیر روح البیان اس آیت کے تفسیر میں لکھتے ہیں کہ کافر قیامت کے دن رب کا سلام نہیں سنیں گے۔قال فلا يسمعون سلام اللّٰه (روح البیان، ج:۱، ص ٦٧)

جب کافر قیامت کے دن رب کا سلام نہیں سنتے ہیں یعنی رب ان کو اپنا سلام نہیں سنائینگے تو مومن کو بھی کافر کو سلام کرنا نہیں ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سلام آزر کو

احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ کافر مشرک کو سلام کرنا نہیں ہے مگر قرآن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے کافر والد کو سلام کیا ہے (سلام علیک) تو اسکا مطلب یہ ہے کہ میرے طرف سے آپکو کسی قسم کی ایذاء اور تکلیف نہیں پہنچے گا اور قریب ہے کہ میں رب کے دربار میں آپکے لیے بخشنے کا دعا کرونگا۔

قال ابراهيم لابيه سلام عليك منى فلا ينالك منى ما تكره وسوف اسال اللّٰه لك بالهداية والمغفرة

(تفسیر المیسر، ج:۱، ص ۳۰۸)

کافر کو سلام نہیں ہے خواہ وہ کافر ابراہیم علیہ السلام کا والد آزر کیوں نہ ہوں کیونکہ سلام سلامتی کی دعا ہے اور سلامتی کی دعا ہر کافر کے حق میں اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے خواہ پیغمبر کے والد یا بیٹے وغیرہ کیوں نہ ہو۔

عبداللہ ابن رواحہ حضرت حمزہؓ پر روتے وقت سلام

حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد حضرت عبداللہ ابن رواحہ حمزہ اشعار پڑھتے ہیں: علیك سلام ربك فی جناب: مخالعلها فنعیم لا یزول

(تفسیر القرطبی، ج:٤، ص:١٨٨)

ترجمہ: حمزہ آپکو رب کا سلام جنتوں میں نصیب ہوگا مگر ہمیشہ اور دائمی نعمتوں کیساتھ حضرت عبداللہ ابن رواحہؓ نے شعر میں حضرت حمزہؓ کیلئے جنتوں میں رب کا سلام مانگا۔ اس شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ جنتوں میں بڑی نعمت رب کا سلام ہے اگر مسلمان دنیا میں سلام سلام کرتے ہیں تو انشاء اللہ مرنے کے بعد جنت میں ہمارا رب ہم کو سلام سلام کریں گے۔

مومن ے کے بعد جنت ہے جنت
رب کا سلام جنت میں نعمت ہے نعمت

فسلم فی الدنیا علیٰ من لقیتهٗ
فیصیبك سلام الرب عند لقائه

ابوجہل کو ایک وفد کا سلام

حبشیوں کے بادشاہ نجاشی نے بارہ آدمیوں کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جب وہ وفد آپؐ کے ساتھ بیٹھ گئے ابوجہل اور ابوجہل کے ساتھیوں نے

کہا اللہ ان شہسواروں کو برباد کرے پس کچھ دیر بعد وفد والوں نے اسلام قبول کیا ابو جہل نے کہا ابھی تک میں نے آپ سے زیادہ احمق اور بیوقوف لوگ نہیں دیکھے ہیں وفد والوں نے ابو جہل کیساتھ بحث مباحثہ چھوڑ کر کہا سلام علیکم ہم نے ہدایت پائی آپ کیلئے اپنے اعمال اور ہمارے لیے اپنے اعمال (تفسیر قرطبی، ج:۱۳، ص۲۹۶)

ان النجاشی وجه باثنی عشر رجلا فجلسوا مع النبی صلی الله علیه وسلم وکان ابو جهل ومن معه فقال لهم خیبکم الله من رکب وقبعکم من وفد لم تلبشوا ان صد قتموه ومارأینا رکباً احمق منکم ولا اجهل فقالوا سلام علیکم لم نال انفسار شداً لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔

فائدہ: ایک ساعت کے مسلمان ہیں مگر سلام بھی جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ جاہل اور بیوقوف کے ساتھ بحث مباحثہ کرنا نہیں ہے بلکہ اسکو سلام علیکم کہنا ہے قرآن میں بس یہی مذکور ہے (اذا خاطبهم الجاهلون قالواسلما) ابو جہل کو وفد نے اس لئے سلام کیا کہ ابو جہل سب سے بڑا جاہل تھا بلکہ جاہلوں کا کمانڈر تھا ہمیں بھی اس واقعہ سے سبق سیکھنا چاہیے کہ جاہل کو سلام کرے اور بحث نہ کریں۔

ایک نبی کو تین سلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے باپ کے بغیر پیدا فرمایا ہے قرآن مجید میں اسکو تین سلاموں کا ذکر کیا ہے (والسلام علی یو ولدت ویوم آموت ویوم ابعث حیا)

(۱) پہلا سلام عیسی علیہ السلام کو ولادت کے دن حضرت جرئیل علیہ السلام کا ہے۔

(۲) دوسرا سلام مرنے کے دن حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہے۔

(۳) تیسرا سلام قبر سے اٹھنے کے وقت فرشتوں کا ہے۔

قال الاول سلام جبرئیل علیه السلام یوم الولادة والثانی سلام عزرائیل علیه السلام یوم الموت والثالث سلام الملائکة یوم لبعث (غرائب التفسیر، ج:۲، ص:٦٩٦)

فائدہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ولادت کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا السلام علیکم جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات ہوگا تو وفات کی وقت ملک الموت کہے گا السلام علیکم اور قیامت کے دن اٹھنے کے وقت فرشتے کہیں گے السلام علیکم یہ عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت ہے پیدائش کے وقت اور وفات کے وقت اور اٹھنے کے وقت۔

جب کسی کے گھر میں بچہ پیدا ہوجائے تو لوگ ایک دوسرے کو مبارک کہتے ہیں البتہ عیسیٰ علیہ السلام کے پیدائش پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مبارک باد کی جگہ کہا السلام علیکم ایسے ناسمجھ بچے کو سلام کرنا نہیں ہے اس لئے کہ وہ نہ سلام سمجھتے ہیں اور نہ جواب مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھدار بچہ تھا اس لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کو سلام کیا۔

سلام علیکم میں فرشتوں کی نیت کرنے سے عذاب الٰہی ختم

آپ کو کوئی مسلمان بھی سامنے آئے تو وعلیک السلام کی بجائے وعلیکم السلام پڑھو اور السلام علیک کی بجائے السلام علیکم پڑھو اگر آپ السلام علیک کہے آپکو صرف ایک شخص جواب دیتا ہے اور اگر آپ السلام علیکم کہے آپکو اس شخص کے علاوہ دو فرشتے بھی جواب دیتے ہیں اور اگر آپ نے جواب میں صرف وعلیک السلام کہا آپکو صرف ایک شخص کے جواب کا اجر ملا اور اگر آپ نے وعلیکم السلام کہا آپکو تین جوابوں کا اجر ملیگا۔ جس پر فرشتوں نے سلام کیا یا سلام کا جواب دیا وہ شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بری ہے یعنی ایک فرشتے کے سلام کی برکت اور فرشتے کا جواب دینے کی برکت اللہ تعالیٰ

کے دربار میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے عذاب سے نجات دیگا۔

آج کے السلام علیکم میں فرشتوں کی بھی نیت کرتے ہیں تا کہ ایک سلام میں دو فائدے حاصل ہو جائے۔ پشتو میں مثال ہے۔(گذار یو کوی اور لگے پری دوہ ، او خلق وائی چہ یو غشی دوہ خکارہ وکڑہ)

قال اذا استقبلك رجل واحد فقل سلام عليكم واقصد لرجل والملكين فانك اذا سلمت عليها رد السلام عليك ومن سلم الملك عليه فقد يسلم من عذاب الله

(تفسیر الرازی، ج:۱۰، ص۱٦٤)

آسمانی فرشتوں کو ذاکر کا سلام

حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب ایک بندہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتے ہیں تو میں اس بندہ کو ایسی مجلس میں یاد کرتا ہوں جو اس مجلس سے بہتر ہے جب فرشتے اللہ تعالیٰ کی یہ بات سنتے ہیں سب کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم اس بندہ کیساتھ ملاقات کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس ذاکر بندہ کو ارشاد فرمائیگا کہ آسمانی فرشتے آپ کی خدمت میں حاضر ہیں آپ ان کو سلام کرو تا کہ پہلے سلام کی برکت سے آپکو سابقین کا درجہ حاصل ہو جائے پس وہ بندہ دائیں بائیں فرشتوں کو اس طرح سلام کریگا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

قول عليه الصلوٰه والسلام حكاية عن الله عزوجل اذا ذكرنى عبدى فى ملا ذكرتهٗ فى ملا خير من مثله فاذ اسمع الملائكة ذلك اشتاقوا الىٰ هذا العبد فقال الله تعالىٰ ان ملائكة السموت اشتا قو الى زيارتك واحبوا القرب

منك وقد جائك فابداهم بالسلام عليهم لتحصل لك فيه مرتبة السابقين فيقول العبد عن يمينه وعن شماله السلام عليكم ورحمة الله وبركاته (تفسیر الرازی، ج:۱، ص۲۳۶)

فائدہ: ذکر کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا کلام اور فرشتوں کا سلام نصیب ہوجاتا ہے فرشتوں نے رب کے دربار میں ذاکر کیساتھ ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور رب نے ملنے کے وقت ذاکر کو سلام کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ نے کہا آپ سلام میں پہل کرو تو سلام میں پہل کی برکت سے آپکو سابقین کا درجہ ملے گا بس ذاکر نے دائیں بائیں سب فرشتوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے کی وجہ سے سابقین کا درجہ پالیا اگر فرشتوں پر بھی سلام کرنا ہو تو سلام میں پہل کرنے والا اللہ تعالیٰ کو سب سے نزدیک بندوں داخل کر دیتا ہے۔ سبقت اور قرب خداوندی دونوں ڈگریاں سلام میں بغیر کسی مشقت کے پائیں جاتے ہیں۔

سر جھکانے کی بجائے سلام کرو

حضرت مولانا شیخ الحدیث حسن جان شہیدؒ قومی اسمبلی کے ممبر تھے قومی اسمبلی میں ایک بار اس نے کہا کہ ہمارے سامنے جناب سپیکر صاحب آپ کی طرف سے پارلیمنٹ کے قواعد وضوابط کی دفعہ نمبر۳ میں یہ درج ہے کہ ہر ممبر پارلیمنٹ ہاؤس میں داخل ہوتے وقت مسند سپیکر کو سر جھکائے اور جاتے وقت بھی مسند سپیکر کو سر جھکائے جناب سپیکر صاحب یہ قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف ہے، کسی کے سامنے سر جھکانا جائز نہیں اس لئے آپ خود بھی آتے وقت السلام علیکم کہہ دیا کریں اور ممبران صاحبان بھی آتے وقت السلام علیکم کہہ دیا کریں۔ (مرتبہ نمبر مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ)

فائدہ: سپیکر بھی مسلمان ہے ممبران بھی مسلمان ہیں صدر ہاؤس بھی مسلمانوں کا ہے

مگر آتے اور جاتے وقت سپیکر کو سر جھکانا پارلیمنٹ کے قواعد اور ضوابط میں ایک لازمی شق ہوگا۔

سلام اسلامی تعلیمات میں سکھایا جاتا ہے انگریزی تعلیمات میں سلام نہیں سکھایا جاتا بس جو اسلامی تعلیمات سے اپنے آپکو روشناس کرتے ہیں وہ آتے اور جاتے وقت سلام کرتے ہیں اور جو انگریزی تعلیمات سے اپنے آپکو تعلیم یافتہ سمجھتے ہیں وہ آتے اور جاتے وقت سر جھکاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کو جھکنا ہے۔ اگر پارلیمنٹ ہاؤس میں سلام کی بجائے سر جھکانا ہو تو مسلمان حکمرانوں کا سر رب کے علاوہ اغیاروں کو جھکے گا۔ اسلامی اور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پارلیمنٹ میں جس وقت سر جھکانے کی بجائے سلام کیا جاتا ہے تو سارے کافروں اور کافروں کے بادشاہوں کا سر اسلامی قانون کے سامنے جھک جاتے تھے جانوروں کا بھی یہی حال تھا۔

حضرت عائشہؓ کا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنیکی کہانی

حضرت زید ابن حسینؓ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت علیؓ کی شہادت کا خبر کلثوم ابن عمرؓ کے ذریعہ مدینہ منورہ پہنچا تو سنتے ہی تمام شہر میں کہرام مچ گیا کوئی آنکھ نہ تھی جو روئی نہ تھی بالکل وہی منظر پیش تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن پیش آیا تھا جب ذرا سکون پیدا ہو گیا تو صحابہؓ نے کہا چلو ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کو دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عم زاد کی وفات کا سن کر ان کا کیا حال ہے۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں سب صحابہ کرامؓ ہجوم کی صورت میں ام المومنین کے گھر پہنچ گئے اور اجازت لینی چاہی انہوں نے دیکھا کہ حادثہ کی خبر یہاں پہلے پہنچ چکی ہے اور ام المومنین غم سے نڈھال ہے اور آنکھوں سے تر بتر بیٹھی ہیں لوگوں نے یہ حالت دیکھی تو خاموشی سے لوٹ آئے حضرت زید فرماتے ہیں دوسرے دن خبر پھیل گئی کہ ام المومنین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کو جا رہی ہے مسجد میں جتنے بھی مہاجرین اور انصارؓ تھے استقبال کو اٹھ کھڑے ہوئے اور سلام کرنے لگے مگر ام المومنین نہ کسی کے سلام کا جواب دیتی تھی اور نہ بولتی تھیں حجرہ میں داخل ہونے کیساتھ دروازہ پکڑ کر کھڑی ہو گئیں اور ٹوٹی ہوئی آواز میں کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو سلام ابو القاسم تجھ کو سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکے دونوں ساتھیوں کو سلام۔

فائدہ: حضرت عائشہؓ کے سلام نے قیامت تک آنے والی عورتوں کیلئے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کو ثابت اور باعث اجر قرار دیا اور اسی طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ اور عمرؓ کو سلام کرنا بھی عائشہؓ سے ثابت اور باعث اجر قرار دیا۔

سلام کے بارے میں جو حدیث مروی ہے وہ صرف مردوں کیلئے نہیں عورتوں کیلئے بھی ہے مگر کوئی عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے اللہ تعالیٰ عرش سے جواب دیگا اور دس بار کہے گا وعلیک السلام۔ حضرت عائشہؓ نے مسجد میں کھڑے صحابہ کرامؓ کے سلام کا جواب اس لئے نہیں دیا کہ اس کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور یاران رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے سلام کرنا تھا۔

عورتیں اپنے گھروں میں بیٹھ کر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کر سکتی ہیں اور مدینہ منورہ میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کر سکتی ہیں۔ عورتوں کا اپنے شوہروں کے قبروں کو پردہ کیساتھ جانا بھی حضرت عائشہؓ کے عمل سے ثابت ہوا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا علیؓ کو سلام کے بعد ایک عظیم خوشخبری

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے موسم حج پر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وعلیکم السلام کہنے کے بعد ارشاد فرمایا اے علی یہ جبرئیل علیہ السلام ہے آپکو سلام کرتے ہیں میں نے کہا وعلیک وعلیہ السلام اسکے بعد آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی آپکو جبرئیل فرماتے ہیں ہر ماہ میں تین روزے رکھو پہلے روزے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ دس ہزار سال روزوں کا ثواب دیتا ہے۔ دوسرے روزے کے بدلے میں اللہ پاک تیس ہزار سال روزوں کا بدلہ دیتا ہے۔ تیسرے روزے کے بدلے میں اللہ پاک ایک لاکھ روزوں کا ثواب دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ اجر اور ثواب صرف میرے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ثواب آپ کیلئے بھی ہے اور جو آپ کی طرح یہ تین روزے رکھتے ہیں ان کیلئے بھی ہے۔

رایت فی الغنیة قال علیؓ کان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی الحج فسلمت علیه فقال یا علی هٰذا جبرئیل یقرئك السلام فقلت علیك وعلیه السلام ثم قال یا علی یقول لك جبرئیل علیه السلام صم من کل شهر ثلاثة ایام یکتب لك باول یوم عشرة آلاف سنة وبالیوم الثانی ثلاثون وبالیوم الثالث مأة فقلت یا رسول اللّٰہ هٰذا لی خاصة فقال یعطیك اللّٰہ هذا الثوب ولمن یعمل مثل عملك

(نزهة المجالس، ج:۱، ص۱۷۶)

فائدہ: اگر کسی کو خوشخبری دینا ہے تو خوشخبری دینے سے پہلے سلام کرنا ہوگا۔ حضرت علیؓ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سلام پیش کیا مگر بواسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علیؓ نے سلام کا جواب کیسے انداز میں دیا ہے اگر آپکو بھی کوئی شخص کسی کا سلام پہنچائے ایسے جواب دو (علیك وعلیه السلام) پہلے علیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے دوسرا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کتنی عظیم خوشخبری لائی ہے مگر سلام اس خوشخبری سے بھی عظیم ہے اس لئے جبرئیل علیہ السلام پہلے علیؓ کو سلام کرتے ہیں بعد میں خوشخبری سناتے ہیں اصل میں یہ حضرت علیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا یہ اس سلام کی برکت تھی۔ حج میں اگر علیؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ملتے ہیں تو سلام کر کے ملتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات صحابہ کرامؓ کیساتھ اور صحابہ کرامؓ کی ملاقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کبھی سلام علیکم اور وعلیکم کے بغیر نہیں ہوا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ہر ملاقات میں سلام کرنے اور جواب دینے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہماری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی زندگی جیسی ہو جائے۔ آمین

حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے کے وقت اپنے ماں کو سلام کا تحفہ پیش کرتے ہیں

بعض تفاسیر نے لکھا ہے کہ اللہ رب العزت نے جبرئیل علیہ السلام کو اس کام پر مامور کیا کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتا دو کہ اپنا اکلوتا بیٹا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ میرے اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دوستی ہے اور اس وقت ابراہیم بوڑھا بھی ہے بس میں اسکو خیر کی خوشخبری دے سکتا ہوں مگر ذبح کا کام بڑا مشکل ہے اس کے بعد رب ذوالجلال نے نیند کی حالت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر دو حضرت ابراہیم نے اٹھ کر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان گاہ کی طرف روانہ کیا اور قربان گاہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ذبح کے وقت فرمایا اے ابا جان میری طرف سے میری

اماں جان کو سلام کا تحفہ پیش کرو اور اگر میری ماں آپ سے پوچھے کہ میرا بیٹا کہاں ہے تم بولو کہ اسکو اس ذات کے ہاں چھوڑا ہوں جو مجھ سے اور آپ سے بہتر ہے

(نزهة المجالس:١٦٩)

فائدہ: دیکھو مرنے کے وقت انسان بات بھی نہیں کر سکتے اور اگر بات بھی کرے تو یہ بولیگا اللہ کے واسطے مجھے چھوڑو مجھے مارو نہیں لیکن جس بچے نے حضرت ہاجرہ کی دامن میں تربیت پائی ہے وہ ذبح کے وقت اپنی اماں جان کو ضرور سلام کا تحفہ بھیجتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ رخصتی اگر مرنے کا بھی ہو تو سلام سے رخصتی سنت ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنی ماں سے بچھڑا جا رہا ہے لیکن سلام کر کے رخصت ہو رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچانے کیلئے فرشتوں کی ایک خاص جماعت

حضرت امام النسائیؒ نے حضرت عبداللہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی ایک خاص جماعت ہے انکی بس صرف یہی ڈیوٹی ہے کہ وہ مجھے سلام کریں یہ فرشتے مجھے اپنی اُمتیوں کے سلام پہنچاتے ہیں۔

وروى النسائى عن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملائكة سياحين فى الارض يبلغوانى من امتى السلام(تفسير القرطبى،ج:٧،ص١٥٢)

فائدہ: یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ خاص فرشتے ہیں سلام کرنے والا کو یہ فرشتے نظر نہیں آتے ہیں مگر جب کسی امتی کے زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام جاری ہوتا ہے تو ان فرشتوں کی جماعت اس سلام کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچاتے ہیں۔

سوال: گذشتہ حدیث میں یہ مذکور تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل علیہ السلام سلام پہنچاتے ہیں اور اس حدیث میں ہے کہ فرشتوں کی ایک خاص جماعت یہ سلام پہنچاتے ہیں؟

جواب: دونوں پہنچاتے ہیں یعنی ہر ایک سلام کو جبرئیل علیہ السلام بھی پہنچاتے ہیں اور فرشتوں کی جماعت بھی پہنچاتے ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کو دو آدمی ایک کام کی خوشخبری لائے۔

دوسرا جواب: جبرئیل علیہ السلام امیر کی حیثیت رکھتے ہیں اور باقی فرشتے مامور کی حیثیت رکھتے ہیں۔

وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کا سلام

عمر ابن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے وفات کے بعد آپ میں سے جو بھی مجھ کو سلام کرے اسکا سلام مجھے جبرئیل علیہ السلام پہنچاتا رہیگا جبرئیل علیہ السلام فرمائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ فلاں ابن فلاں ہے آپکو سلام کرتے ہیں پس میں کہوں گا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(تفسیر القرطبی، ج:۷، ص۱۵۲)

فائدہ: ایک تو روضہ اطہر کے ساتھ سلام کرنا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں ایک روضہ اطہر کے بغیر سلام ہے وہ سلام حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچاتے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر امتی کا سلام قبول کر کے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں اگر زندگی میں ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی نہیں دیکھی ہے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے سلام کیا ہے تو مرنے کے بعد آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت علامہ قشیریؒ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام یہ ہے سلام علیک یعنی صرف دل میں نیت کر کے زبان پر سلام علیک یا رسول اللہ کہنے کے بعد آپکا سلام آنکھ کی جھپک سے بھی پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ جاتا ہے اگر مدینہ منورہ جانے کی طاقت نہیں تو سلام علیک کی طاقت ہر کسی کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

قال القشیریؒ والتسلیم قولك سلام علیك

(تفسیر القرطبی، ج:۷، ص:۵۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلام کی خوشخبری زندگی میں ارشاد فرمائی کہ وفات کیساتھ میرا سلام ختم نہیں ہوتا بلکہ قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیک یا رسول اللہ، رب ذوالجلال نے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مشروع قرار دیا اور اسی طرح ہر مردہ کو قبر کیساتھ سلام بھی قیامت تک سنت بھی ہے اور مشروع بھی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ہر امتی کا کے سلام کا جواب دیتے ہیں

حدیث مبارک میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو مسلمان مجھ کو سلام کرے اللہ تعالیٰ مجھ کو روح واپس کر کے میں خود اس سلام کا جواب دیتا ہوں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یسلم علی الا ردا اللہ علی روحی حتیٰ ارد علیہ السلام

(تفسیر روح البیان، ص ۲۲۱)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام ضرور کرو اور بھیج دو امتی کے سلام کی خاطر اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روح واپس کر کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

مسلمان کی زبان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکلا ہوا سلام ضائع نہ ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور پہنچے گا یا جبریل علیہ السلام کے ذریعہ یا فرشتوں کے ذریعہ یا خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو سنتے ہیں۔

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے زبان پر سلام کرو سلام کرنا آپکا کا کام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے (اوفوا بعھدی اوف بعھد کم) حضرت مولانا جلال الدین الرومیؒ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کے بارے کتنی عجیب اور حیرت انگیز اشعار فرماتے ہیں:

نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما زدور　　دردست ما ھمیں صلاتست والسلام

میں آپ کو کیا تحفہ بھیجونگا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت دور ہوں البتہ میرے ساتھ دو تحفیں ہیں وہ بھیجونگا ایک درد کا تحفہ ہے اور ایک سلام کا تحفہ ہے درود اور سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ہر جگہ سے ہر وقت بھیج سکتے ہیں ایسا نہیں کہ رات کے وقت میں بھیجنا مناسب نہیں دن میں بھیجونگا۔

ایک شاعر کیا خوب فرماتے ہیں:

الا ایھا الاخوان صلوا وسلمو　　علی المصطفیٰ فی کل وقت وساعة

فان سلام الھا شمی محمد　　تنجی من الاھوال یوم القیامة

اے بھائیوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرو درود پڑھو ہر وقت اور ہر ساعت میں اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے سے قیامت کے دن سلام کرنے والوں کو نجات نصیب ہوگا اور آپ کے درود اور سلام کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور بھی بڑھ جائیگی پشتو کا ایک شعر ہے:

ذکر د اللّٰہ کوہ

سلام پہ مصطفیٰ کوہ

یو نہ چہ غافل شی

ہر وخت ہمدا کوہ

یعنی سلام سے غفلت نہیں ہر وقت سلام کرنا چاہیے یہ سلام آپ کیلئے ذریعہ نجات ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے والا قیامت کے دن اونچا

تفسیر روح البیان نے لکھا ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام کرتے ہیں اور بھیجتے ہیں قیامت کے دن اسکی زبان درود اور سلام کی برکت سے سفید ہو گی اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام نہ بھیجنے والوں کی زبان قیامت کے دن کالی ہوگی اور قیامت کے دن لوگ اس نشانی سے ان کو پہچانیں گے۔

(تفسیر روح البیان، ج:۷، ص۲۲۴)

درود اور سلام کی برکت سے قیامت کے دن اپنی زبانوں کو سفید کرنا ایسے اور اگر قیامت کے دن کسی کی زبان کالی ہوگی یا چہرہ کالا ہوگا جہنم کی آگ سے دھونے کے بغیر واپس سفید نہ ہوگا یعنی جہنم میں جانا پڑھیگا۔

سلام سلام اے مصطفیٰ

صلوٰۃ صلوٰۃ اے مجتبیٰ

یہ ہیں ہر ایک کا زادِ راہ

سلام سلام اے مصطفیٰ

په نبی خیر الورئ که یو سلام کړے — رب لس واړے وعلیك تاته وائی

ما لا دغسی نبی لیدے ندے — دسلام جواب رب چه ځاته وائی

که دخپل رب نه وعلیکم سلام غواړی — مدینه کی محمدﷺ ته سلام وایا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام کرنا سب عبادتوں سے افضل

حضرت سہل ابن عبداللہ التستریؒ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو درود اور سلام سب عبادتوں سے افضل ہے یہ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ خود کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا سارے فرشتے بھی کرتے ہیں جب ایک کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور فرشتے بھی کرتے ہیں اور ہر مومن کو بھی اس کام کے کرنے کا امر ہو تو یقیناً یہ سب سے بہتر ہے۔ درود اور سلام کے علاوہ اور عبادت اللہ تعالیٰ نہیں کرتے۔ وہ صرف مسلمان کرتے ہیں۔ البتہ معراج کے شب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سدرۃ المنتھیٰ پہنچ گئے تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ اللہ تعالیٰ نماز پڑھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حیران ہوا کہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے سے بے نیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا میری نماز یہ ہے۔

سبحانی سبحانی یا سبوح قدوس رب الملئکة والروح قال سهل بن عبدالله التستریؒ الصلوٰة علیٰ محمد صلی الله علیه وسلم افضل العبادات لان الله تولا هاهو و ملائکتهٗ

(تفسیر روح البیان، ج:۷، ص۲۲٤)

درود کثرت سے پڑھو اور سلام بھی کرو پہلے درود ہے درود کے بعد سلام ہے دونوں قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اکھٹے کر دیئے ہیں۔

درود سلام پر جنت میں ایک عجیب درخت کا ملنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جسکا نام (محبوبہ) اس درخت کا پھل انار اور سیب کے درمیان ہے اور اس درخت کا میوہ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور ریشم سے زیادہ نرم ہے اس درخت سے وہ لوگ پھل کھائیں گے جو مجھ پر درود اور سلام پڑھتے ہیں۔

درریاض الاحادیث آوردہ کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمود کہ دربہشت درختشت کہ آنرا محبوبہ گویند میوہ او خرد تراست ازانار و بزرگ تراست از سیب واں میوہ ایست سفید ترازشیر وشیرین از عسل و نرم تراز مسکہ نخورد از آں میوہ الا کسی کہ ہر روز مداومت کند بہ گفتن اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وسلم

(تفسیر روح البیان، ج:۷، ص۲۳۲)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کی برکت سے جنت میں محبوبہ درخت کا پھل نصیب ہوگا جو دودھ سے زیادہ سفید شہد سے میٹھا اور ریشم سے نرم ہے۔ دوسرا یہ کہ درود اور سلام کی برکت سے جنت بھی نصیب ہوگی درخت تو جنت میں ہے جب درخت ملے گا تو اس سے پہلے جنت ملیگا۔

(ان اللّٰہ و ملائکۃ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلمو تسلیما) کی آیت جب نازل ہوئی تو حضرت کعب ابن عجرہؓ کھڑے ہوکر کہا السلام علیک یا رسول اللہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر درود کس طرح پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللهم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراهیم وعلیٰ آل ابراهیم انك حمید مجید

(تفسیر الدر المنثور، ص:٦٤٩)

شہد سے میٹھا میوہ تو ہر ایک کو پسند ہے مگر درود اور سلام کرنا کسی کو پسند نہیں ہے دودھ سے سفید میوہ ہر کسی کو پسند ہے مگر درود اور سلام کرنا کسی کو پسند نہیں ہے۔ ریشم سے نرم میوہ ہر کسی کو پسند ہے مگر درود اور سلام کسی کو پسند نہیں ہے۔ اللہ کی یاد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی برکتوں کا بیش بہا خزانہ ہے غم اور مصیبت ان کے ذریعہ ختم ہو جاتا ہے۔ سلام سے بدن بھی سلامت گھر بھی سلامت گھر والے بھی سلامت دنیا بھی سلامت اور آخرت بھی سلامت۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا درود اور سلام کی شان میں فرمان

حضرت ابوبکر صدیقؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے، جیسا کہ ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتی ہے۔ ایک ہزار نیکیوں سے اچھا ہے جب ایک بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار سلام کرے اللہ تعالیٰ اسکو دس بار سلاموں سے نواز دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا سلام ہزار نیکیوں سے اچھا ہے تو گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دس ہزار نیکیوں سے بھی بہتر ہے۔ قال الصدیق الاکبرؓ وسلام اللّٰہ افضل من الف حسنۃ تفسیر درمنثور میں اس طرح ہے والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عتق الرقاب یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا کرنا غلاموں کے آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے۔

(درمنثور، ج:٦، ص٦٥٤)

قسم ہے اللہ کے ذات پر احد کے شہداء پر جو بھی سلام کرتے ہیں جواب دیتے ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احد سے واپسی پر حضرت مصعب ابن عمیرؓ شہید دیکھ کر اسی جگہ کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا (من المومنین رجال صدقواما عاھد واللّٰہ) اس کے بعد دعا کی اور ارشاد فرمایا میں گواہی دیتا ہوں یہ سب شہید ہیں صحابہ کرامؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ شھداء احد کے پاس چلو اور ان کی زیارت کرو قسم ہے اس ذات پر جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپ میں سے کوئی شخص قیامت تک شہداء احد کو سلام کرینگے تو وہ وعلیکم السلام ضرور کہیں گے۔

عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین انصرف من اُحد مرّعلیٰ مصعب ابن عمرؓ وھو مقتول فوقف علیہ ودعالہ ثم قرأ (من المومنین رجال صدقوا ما عاھدواللّٰہ علیہ) قال اشھد ان ھؤلاء شھداء عنداللّٰہ یوم القیامۃ فائتو ھم وزور وھم فوالذی نفسی بیدہ لا یسلم علیھم احد الی یوم القیامۃ الا ردواللّٰہ علیھم

(درمنثور، ج:۷، ص ۵۸۷)

فائدہ: سلام کا جواب مردوں کی طرف سے ضرور ملتا ہے مگر شھداء کو سلام کا جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت کیساتھ ارشاد فرمایا حاجی حضرات اور معتمرین جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری کریں تو اکثر لوگ شھداء احد کی زیارت کرنے کے واسطے احد جاتے ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ لوگ شہداء احد کو سلام کرتے ہیں یا نہیں جانا تو سب کو نصیب ہوا البتہ سلام کسی کو نصیب اور کسی کو نہیں۔

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کی عجیب برکت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ آپ جب گھر میں داخل ہوتے ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو اور آپ جب کھانا کھاتے ہوں کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام ضرور لیا کرو جب آپ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کریں اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے تو شیطان اپنے ساتھیوں کو اعلان کرتے ہیں کہ اس گھر سے نکل جائیں اس گھر میں نہ ہم رات گزار سکتے ہیں اور نہ کھانا کھا سکتے ہیں اور اگر گھر میں داخل ہونے والا شخص سلام نہ کرے اور کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھے تو شیطان اپنے ساتھیوں کو اعلان کرتا ہے یہ ہے ہمارے لیے رات گزارنے کی جگہ اور کھانا کھانے کی جگہ۔

عن جابرؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذاد خلتم بیوتکم فسلموا علیٰ اھلھا واذا طعمتم فاذکرو بسم اللّٰہ واذا سلم احد کم حین یدخل بیتہ وذکر اسم اللّٰہ علیٰ طعامۃ یقول الشیطان لا صحابہ لا مبیت لکم ولاعشاء واذالم یسلم احدکم ولم یذکر اللّٰہ علی طعامہ یقول الشیطان لا صحابہ ادر کنتم المبیت والعشاء

(کنزل العمال، ج:۱۵، ص۳۹۹)

فائدہ: شیطان جب السلام علیکم سنتے ہیں اپنے ساتھیوں سمیت اس گھر سے نکل کر بھاگ جاتا ہے شیطان کو اور اصحاب شیطان کو اسلحہ کی نوک پر گھر سے نہیں نکالا جا سکتا کوئی بادشاہ کوئی پہلوان ایسا نہیں جو شیطان کو آپ کے گھر سے نکالے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کا ایک کلمہ السلام علیکم شیطان اپنے ساتھیوں سمیت آپ کے گھر سے نکال سکتا ہے اور اگر صرف السلام علیکم ایک گھر میں نہ ہوں اور سب کچھ ہوں تو یہ گھر

نہیں ہے۔ شیطانی مرکز ہے شیطان کھانا بھی اس گھر میں کھاتے ہیں اور رات بھی اس گھر میں گزارتے ہیں

کون ہے جو گھر میں سلام کرتے ہیں۔ پشتون حضرات گھر میں سلام کرنا عار سمجھتے ہیں کہ کیا میں اپنے بیوی کو بھی سلام کروں گا اس میں عار نہیں ہے برکت ہے اپنی بی بی سے اپنی حاجت پورا کرنا عار نہیں سمجھتے ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جو برکت ہے اپنے گھروں میں عار سمجھتے ہیں۔ صحیح پشتون اور غیرت مند وہ ہے جو دین کے کاموں میں غیرت کرے۔

مرنے کے وقت ہر اندام ایک دوسرے کو سلام کر کے رخصت ہوتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ مومن کو جب مرنے کے وقت ملک الموت فرشتہ حاضر ہو جائے تو مرنے والا مومن کے سارے اعضاء ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں کہ علیک السلام آپ مجھ سے جدا ہو رہے ہو اور میں آپ سے۔

عن انسؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المسلم اذا حضرت الوفاۃ سلمت الا عضاء بعضھا علیٰ بعض تقول علیك السلام تفارقنی وافارقك الی یوم القیامۃ

(کنزل العمال، ج:۱۵، ص٥٦٤)

فائدہ: دیکھو مسلمان کے اعضاء فراق اور جدائی کے لمحات میں ایک دوسرے کو سلام کر کے جدا ہوتے ہیں البتہ زندہ مسلمان جن کو رخصتی کے وقت سلام کرنا سنت ہے وہ سلام چھوڑ کر سلام کے بغیر رخصت ہوتے ہیں اپنے اعضاء سے عبرت حاصل کرو یہ

ہمارے لیے سبق ہے کہ رخصتی کا سلام کر کے رخصت ہو جاؤ۔

فارسی اشعار حدیث کی وضاحت کیلئے

بکوفت دست اجل اے دو چشم وداع سر بکنید

سلام رخصتی کی وجہ سے آپکا آنا بھی خیر کا ذریعہ بنے گا اور آپکا جانا بھی خیر کا ذریعہ بنے گا۔ پشتو شعر!

په سلام باند جداشه جدا ته شه

په کلام باند جدا شه چه جداشی

یو دمینی سلام وکړه بیا جدا شه

ستا سلام به زما یا دیگی چه جداشی

حدیث مبارک میں ہر مومن اور مسلم آیا جو مسلمان بھی حالت نزع میں ہو اسکے اعضاء جدائی اور فراق کے وقت علیک السلام علیک السلام کہتے ہیں۔ (وان من شی الا یسبح بحمد ربه) ہر چیز تسبیحات خداوندی میں مصروف ہے مگر ہم نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں۔

دغیر په ژبه نه پوهیگم چه غیر څهٔ وائی ماته

زه په سلام سلام پوهیگم که هرڅهٔ وائی ماته

دمعشوقی آواز م هسی په زړه خه لگی چه ته وائی ماته

زه په سلام سلام پوهیگم که هرڅهٔ وائی ماته

ایک شخص نے حضرت عمرؓ کے پاس چھینک پر سلام کیا

حضرت عبداللہ ابن شخیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ابن الخطابؓ کے پاس بیٹھے

ہوئے ایک شخص نے چھینک کر دی پس چھینک کے بدلہ میں الحمد للہ کی جگہ اس شخص نے السلام علیک کہا پشتو میں مثال ہے (وام دکوم ځائے او ڈب دکوم حائے نه خیجی) حضرت عمرؓ نے جواب دیا وعلیک السلام وعلیٰ آبیک یعنی آپ پر بھی سلام اور آپ کے باپ پر بھی سلام آپ کو معلوم نہیں کہ چھینک کے بعد سلام کرنا ہے یا الحمد للہ پڑھنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینک کے بعد میں الحمد للہ کو سنت قرار دیا ہے۔

عن ابن العلاء عن عبداللّٰه ابن الشخير قال عطس رجل عند عمر بن الخطاب فقال السلام عليك فقال عمر وعليك وعلىٰ ابيك اما يعلم احدكم ما يقول اذا عطس فليقل الحمد للّٰه ويقل القوم يرحمك اللّٰه وليقل هو يغفر اللّٰه لكم (كنز العمال، ج:۹، ص:۲۲۸)

اسی طرح حضرت سالم ابن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے چھینک کر دی پس چھینکنے والا نے الحمد للہ کی جگہ السلام علیکم کہا فقال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم عليك وعلى امك اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب آپ میں سے کوئی شخص چھینک کرے اس پر الحمد للّٰه رب العلمين اور الحمد للّٰه على كل حالٍ پڑھنا لازم ہے۔

فائدہ: چھینک کرنے والوں پر الحمد للہ پڑھنا تو سلام کیوں نہیں؟ الحمد للہ اس لئے واجب ہے کہ چھینک اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور نعمت کے بدلہ میں شکر ادا کرنا چاہیے اور شکر الحمد اللہ کے ذریعے ادا ہوتی ہے اور سلام سلامتی کی دعا ہے اور چھینک والا شخص سالم ہے کہ چھینک اسکو آتی ہے اس لئے سلام نہیں ہے۔ سلام ایک مقدس لفظ ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہاں کرنا چاہیے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے سامنے الحمد للہ کی جگہ السلام علیکم کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتنا غصہ ہوئے کہ آپ کے باپ پر سلام اور حضرت عمرؓ کتنا غصہ ہوئے کہ آپ کی ماں پر سلام انتہائی غصہ کی حالت میں لوگ ایک دوسرے کو باپ اور ماں یاد کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے جا سلام کرنے پر اسکو باپ یاد کیا اور حضرت عمرؓ نے اسکو ماں یاد کی۔

یہ سمجھتے نہیں کہ سلام کہا کرنا ہے اور کہا نہیں تقریباً نو جگہیں ایسی ہیں کہ وہاں سلام کرنا گناہ ہے اور بعض جگہیں ایسی ہیں کہ وہاں سلام کرنا سنت ہے انشاء اللہ وہ مقامات عنقریب ذکر کئے جائینگے۔

راستہ میں بیٹھ جانے والوں پر سلام کا جواب لازم

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن انصار کے مجلسوں میں ایک مجلس سے گزر رہے تھے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی طرف متوجہ ہو کر کہا اگر آپ راستوں میں بیٹھ جاتے ہیں تو آپ کے اوپر لازم ہے کہ سلام کرنے والوں کو وعلیکم السلام کہیں اور ان کو راستہ بھول جانے کی صورت میں راستہ بتائیں اور اگر مظلوم ہو اس کے ساتھ مدد کریں۔

عن البراء بن عازبؓ مر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیٰ مجلس من مجالس الانصار فقال ان جلستم فردوالسلام واھدوا اسبیل عینوا المظلوم

(کنز العمال، ج:۹، ص۲۲۴)

فائدہ: راستہ میں بیٹھے ہوئے انصار صحابہ کرامؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی تعلیم کے ارشاد فرماتے ہیں سلام کے بارے میں کہ اگر آپ ضرور بالضرور بیٹھتے ہو پس سلام کا جواب دینا آپ کے اوپر لازم ہے۔ راستہ میں تو ہزاروں لوگ گزرتے ہیں اگر

ہر ایک سلام کرے تو بیٹھے ہوئے شخص کو ہر ایک کا جواب دینا لازم ہے جتنا بھی سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے والوں پر ان سب کا جواب لازم قرار دیا ہے۔

تین چیزوں پر عمل کرنا ایمان کامل کی علامت ہے

حضرت عمارؓ سے روایت ہے کہ اگر تین چیزیں کسی مسلمان میں جمع ہو جائے تو گویا ایمان اسکا پورا ہو گیا: (۱) انصاف کرنا۔ (۲) ہر کسی کو سلام کرنا۔ (۳) تنگدستی میں خرچ کرنا۔

عن عمارؓ قال ثلاث من جمعهن فقد جمع الايمان الانصاف من نفسك وبذل السلام للعالم والا نفاق من الاقتار (الاذکار للنووی، ص ۲۶۷)

حقیقت میں حضرت عمارؓ نے دنیا اور آخرت کی خیر خواہی تین کاموں میں جمع فرمائی ہے کہ ہر کسی کو سلام کرنے میں عظیم حکمت یہ ہے کہ وہ شخص تکبر سے بالکل خالی ہو گا اور جو شخص تکبر سے خالی ہو وہ عاجزی کرنے والا بنیگا۔

بذل السلام للعالم کے الفاظ ہے جو حقیقت کے اعتبار سے ایک جامع اور باکمال کلمہ ہے عالم سے مراد ہر وہ شخص ہے جو مسلمان ہو تو ہر مسلمان کو سلام کرنا ایمان کامل کی علامت ہے۔ ہم جو جانتے ہیں سلام کرتے ہیں اور جو نہیں جانتے ہیں سلام چھوڑتے ہیں حدیث مبارک میں بس یہی موجود ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سلام جان پہنچان والوں کو کیا جانے لگے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرامؓ کس طرح سلام کرتے تھے

حضرت ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں

ہوتے تو سلام کرنے والا السلام علیکم کہتے تھے اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے بیٹھے ہوئے ہوتے تو سلام کرنے والا السلام علیک یا رسول اللہ کہتے تھے۔

عن ابن سیرینؒ قال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا سلم علیہ وھو فی القوم قالوا السلام علیکم واذا کان وحدہٗ قال السلام علیك یا رسول اللّٰہ

(کنز العمال، ج:۹، ص۲۱۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شب معراج میں ایک عجیب فرشتے کو سلام

سدرۃ المنتھیٰ کے نیچے رب کریم نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے۔ جسکی لمبائی ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر ہے فرشتے کے ایک ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ایک ہزار چہرے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے اور ہر ایک چہرے میں ایک ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں ایک ہزار زبانیں ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ شب معراج پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرشتہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرشتے کو سلام کیا وہ فرشتہ رب کی تسبیحات میں مشغول ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام نہیں سنا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اے فرشتے یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے آپکو سلام پیش کرتے ہیں اس فرشتے نے اپنا پر کھولا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہرہ انور پر بوسہ دیا اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری ہے اللہ رب العزت نے آپکی امت رمضان کی برکت سے بخش دی ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دو صندوق اس فرشتے کے سامنے رکھے ہوئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے فرشتے نے جواب دیا اس میں جہنم کی آگ سے روزہ داروں کی نجات اور خلاصی ہے اور میں اس پر گواہ ہوں۔ (نزھۃ المجالس، ج:۱، ص۱۶۱)

فائدہ: دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتھیٰ کیساتھ جس فرشتہ سے ملاقات کرتے ہیں تو گفتگو سے پہلے سلام کرتے ہیں ہم اگر بادشاہ وقت سے ملتے ہیں بادشاہ کا دیدار ہمیں سلام سے محروم کرتے ہیں۔

سلام کی سنت عمل میں لانا ہے خواہ سدرۃ المنتھی کیساتھ کیوں نہ ہو اور خواہ پہاڑوں اور صحراؤں میں کیوں نہ ہو۔

ہم اگر کوئی عجیب چیز دیکھیں تو سلام بھول کر تعجب میں پڑھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا فرشتہ دیکھا کہ ایسا فرشتہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا مگر دیکھنے کیساتھ فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتہ خدا کو سلام کیا اگرچہ فرشتہ خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ سلام کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا اور جواب دینا فرشتے کا کام تھا۔ آپ سلام کرتے رہیں جواب کو نہیں دیکھے۔

رمضان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کیلئے رمضان آنے پر یہ دعا ارشاد فرماتے، اللھم سلمنی لرمضان وسلم لی رمضان وسلمته منی واجعله متقبلاً۔ اے اللہ تعالیٰ مجھے رمضان کیلئے سلامت رکھے اور رمضان ہمارے لیے سلامتی کا مہینہ بنائے اور اس کو قبول فرمائیں۔

عن عبادة ابن الصامتؓ عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم کان یقول اذا دخل رمضان اللھم سلمنی لرمضان وسلم لی رمضان وسلمته منی واجعلهٗ متقبلاً

(نزهة المجالس، ج:۱، ص۱٦۱)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا رمضان کو بھی استقبالیہ کلمات میں سلام کیا ہے

اور رمضان کی خاطر اپنے اوپر بھی سلام کیا ہے اگر رمضان سے ملاقات کرنا ہے تو سلام سے کیا جائے سلام کی برکت سے رمضان خیریت سے گزرے گا اور سلام کی برکت سے قبولیت حاصل ہو جائیگی۔

سلمنی، وسلم لی، وسلمته منی سب الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آنے پر سلام جیسے کہیں ہیں رمضان آنے پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے اور چاند دیکھنے پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالسلامۃ والا سلام کہا ہے یعنی سلام کا لفظ اسلام میں ایک عظمت والا کلمہ ہے۔

جہاد سے پیچھے رہنے والے تین صحابہ کرامؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام اور جواب نہ کہنا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب ابن مالکؓ اور اسکے ساتھیوں کو سلام کلام سب چھوڑا رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کلام اس لیے چھوڑا کہ حضرت کعبؓ اور اسکے ساتھی ایک جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے حضرت کعبؓ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب نہیں دیتے۔ حضرت عمارؓ ایک بار زعفران سے رنگے ہوئے کپڑوں میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارؓ کو بھی سلام کا جواب نہیں دیا اور کہا جاؤ زعفران کے رنگ دھولو اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کو دو ماہ سے زائد نہ سلام کرتے اور نہ کلام اور یہ اس لیے کہ حضرت زینبؓ نے حضرت صفیہؓ کو یہودیہ کہا تھا۔

كما هجر كعب بن مالكؓ وصاحبيه وكان كعب يسلم عليه ولا يدرى هل حرك شفتيه بردالسلام عليه ام لا وسلم

عليه عمار بن ياسر وقد خلقه اهله بزعفران فلم يردعليه فقال اذهب فاغسل هذا عنك وهجر زينب بنت جحش وبعض الثالث ..... الما اعقل بغيرها فقالت انا اعطى ثلث اليهودية (زاد المعاد، ج:۲، ص۳۹۵)

فائدہ: کسی مصلحت کی بنا پر سلام چھوڑنا درست ہے عداوت کی بنا پر درست نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کس طریقہ سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ جب بھی کسی کے پاس جاتے تو دروازہ کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ دائیں جانب یا بائیں جانب میں کھڑے ہوکر کہا کرتے۔

السلام عليكم السلام عليكم وقال النبى صلى الله عليه وسلم اذا اتى الىٰ باب قوم لم يستقبل الباب من تلقائه وجهه ولكن من ركنه الا يمن اوالا يسر فيقول السلام عليكم السلام عليكم (زاد المعاد، ج:۱، ص۳۹۰)

فائدہ: کسی کے گھر جانے کا طریقہ بس یہی ہے اور سلام کرنے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ دائیں جانب یا بائیں جانب میں کھڑے ہوکر سلام کرو سلام کے بغیر کسی کے گھر نہ جائے تاکہ ملاقات بھی ہوجائے اور سلام بھی۔

آجکل کا جانا سنت کے مخالف ہے۔(۱) اول تو گھر کے دروازہ میں اکثر لوگ کھڑے نہیں ہوتے ہیں سیدھا گھر جاتے ہیں۔(۲) دوسرا یہ کہ سلام بھی نہیں کرتے ہیں گھر جانے سے پہلے کسی کے گھر جانے کا طریقہ سیکھ کر جانا چاہیے۔

صرف سر کا اشارہ سلام نہیں

سلام لفظ سلام کا نام ہے سر کے اشارہ کو سلام نہیں کہتے ہیں صرف ہاتھ کے اشارہ کو سلام نہیں کہتے ہیں البتہ ابتدائی اسلام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حالت نماز میں سر کے اشارہ، ہاتھ کے اشارہ سے سلام کا جواب دینا ثابت ہے۔

وقال یسمع المسلم رده علیه ولم یکن یرد بیده ولارأسه ولااصبعه الا فی الصلوٰه فانهٗ کان سلم علیه باشاره ثبت ذلك عنه فی عدة احادیث ولم یجی عنه ما یعار ضها الا بشیٔ باطل کحدیث یریه ابو غطفان رجل مجهول

(زادالمعاد، ج:۱، ص۳۹۳)

فائدہ: آجکل جدید دور نے سلام ہاتھ کے اشارہ اور سر کے اشارہ سے بدل دیا ہے جدید تعلیم یافتہ جوان طبقہ السلام علیکم عار سمجھتے ہیں ہم غیروں کو دیکھنے کی وجہ سے غیر ہونے والے ہیں۔

آجکل کا نوجوان طبقہ سلام کی جگہ ایکسکیوزمی اور پلیز وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ڈرائیور حضرات گاڑیوں میں جب ایک دوسرے کو روڈ پر آمنے سامنے ہو جاتے ہیں صرف بس لائٹ کا اشارہ دے کر سلام کرتے ہیں اور بعض حضرات صرف سر کا اشارہ دیتے ہیں اور بعض ہاتھ اٹھا کر سلام کافی سمجھتے ہیں۔

مقبرہ میں آپکا سلام اور اپنے بھائیوں کی تمنا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ قبرستان کی طرف نکل کر مسنون طریقہ سے سلام کیا اور پھر فرمایا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا صحابہ کرامؓ نے

سوال کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا آپ میرے صحابہ ہیں میرے بھائی وہ ہیں جواب تک نہیں آئے ہیں میں حوض کوثر پر ان بھائیوں کا پیش رو ہونگا۔

ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم خرج الیٰ المقبرۃ فقال۔ السلام علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاء اللّٰہ بکم لا حقون وددت ان رایت اخواننا قالوا یا رسول اللّٰہ السنا باخوانك فقال بل انتم اصحابی واخواننا الذین لم یا توا بعد وانا فر طھم علی الحوض فبین النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اخوانھم کل من یاتی بعدھم (تفسیر القرطبی، ج:۹، ص۲۲)

فائدہ: مقبرہ میں سلام علیکم کی برکت سے قیامت تک آنے والوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی کا لقب ملا ہر آنے والا امتی، امتی بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بھی ہے۔ سلام کیساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں آنے والوں مسلمان امت کے دیکھنے کی تمنا بھی ظاہر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہے۔ دیکھنے کی تمنا سلام کی برکت سے بھائیوں کا عظیم لقب بھی سلام کی برکت سے۔

مدینہ منورہ سے رخصتی کے وقت سلام اور دیگر اداب

مدینہ منورہ رخصت ہونے کے وقت دو نفل مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھنا اور پھر روضہ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ ادب کیساتھ عرض کرنا اور السلام علیك یا ابا بکر الصدیقؓ اور السلام علیك یا عمر بن الخطابؓ بھی عرض کرنا پھر دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ میرے سفر کو آسان فرمادے

اور مجھے یہ سلامت عافیت اپنے اہل وعیال میں پہنچا دے اور دونوں جہانوں کے آفتوں سے مجھے محفوظ رکھے اور یہ کہ مجھے مدینہ طیبہ کی حاضری دوبارہ نصیب فرما اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنا یہ سارے اُمور مدینہ منورہ سے رخصتی کے آداب میں سے ہیں۔(جواھر الفقہ، ج:٤، ص١٧٣)

فائدہ: مدینہ منورہ سے آنے کے وقت بھی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور جانے کے وقت بھی سلام کا ہدیہ پیش کرنا چاہیے۔

سلام سے بہتر اور بابرکت تحفہ نہیں ہے

حضرت ابو البختری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اشعب بن قیس اور حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ حضرت سلمان فارسیؓ سے ملنے آئے اور شہر مدائن کے ایک کنارے میں ان کے گھر کے اندر گئے اندر جانے کے بعد ان حضرات نے سلام کیا اور یہ دعائیہ کلمات کہیں۔ حیاك الله ابداً اللہ آپ کو زندہ رکھے پھر انہوں نے سلمان فارسیؓ سے پوچھا کیا آپ ہی سلمان فارسی ہیں اس نے کہا جی ہاں ان دونوں نے کہا کیا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں اس نے کہا معلوم نہیں اس پر اندونوں حضرات کو شک ہو گیا اور دونوں نے کہا شاید یہ وہ سلمان فارسی نہ ہو بالاخر ان دونوں نے کہا ملک شام میں آپکا ایک بھائی ہے ہم اس کی طرف سے آپکے پاس آئے ہوئے ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے پوچھا وہ کون ہے ان دونوں نے کہا وہ حضرت ابو الدرداءؓ ہے سلمان فارسیؓ نے کہا ابو الدرداءؓ نے آپ کو جو ہدیہ دیا ہے وہ کہاں ہے ان دونوں نے کہا ابو الدرداءؓ نے تو ہمیں کوئی ہدیہ نہیں دیا ہے حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو امانت آپ نے اس کی طرف سے لائیں ہیں وہ مجھے دے دیں آج تک جو بھی ان کے پاس سے آیا

ہے اس نے اپنے ساتھ ان کی طرف سے ایک ہدیہ ضرور لایا ہے بالآخر دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم اس نے ہمیں کچھ ہدیہ امانت نہیں دیا ہے بس اس نے ہمیں صرف اتنا کہا ہے کہ جب تم دونوں ان کے پاس پہنچ جائے تو انہیں میری طرف سے سلام پیش کرو۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا میں اس کے علاوہ اور کون سا ہدیہ تم دونوں سے چاہتا ہوں اور کونسا ہدیہ سلام سے بہتر ہوسکتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بابرکت اور پاکیزہ کلام ہے۔ (حیاۃ الصحابہ، ج:۲، ص ۵۶۳)

فائدہ: سلام سے بہتر ہدیہ اور تحفہ نہیں ہے اور یہ اللہ کی طرف سے ایک پاکیزہ اور بابرکت کلام ہے۔

سلام کو ہم تحفہ اور ہدیہ ہی نہیں سمجھتے ہیں مگر اصل ہدیہ اور تحفہ سلام ہی ہے حضرت ابو الدرداءؓ شام سے شہر مدائن میں اپنے رفیق خاص سلمان فارسیؓ کو کیا بھیجتے ہیں سلام علیکم بھیجتے ہیں اور حضرت سلمان فارسیؓ بھی بس یہی ہدیہ اور تحفہ کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں مانگتے ہیں۔

افسوس کی بات ہے ہم آنے والوں سے کیا چیز مانگتے ہیں اور سلمان فارسیؓ اشعث اور جریرؓ سے کیا چیز مانگتے ہیں۔

ہم دنیا جانتے ہیں تو دنیا مانگتے ہیں صحابہ دین جانتے ہیں تو مانگتے بھی ہیں۔

تین بندوں کے ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین بندوں کا ذمہ دار خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(۱) ایک مجاہد کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے جو دین کے خاطر اللہ تعالیٰ کے راستے میں

جہاد اور مجاہدہ کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہادت نصیب ہوگی تو اسکو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائینگے اور اگر زندہ واپس ہوا تو اسکو اجر اور مال غنیمت سے نوازا جائیگا۔

(۲) وہ نمازی جو نماز کے خاطر مسجد جاتے ہیں اسکا ذمہ دار بھی اللہ تعالیٰ ہے اگر مسجد میں مر جائے یا مسجد کے راستے میں مرنا نصیب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسکو اپنی ذمہ داری کیساتھ جنت میں داخل فرمائیگا اور اگر مسجد سے زندہ واپس ہوگا اللہ تعالیٰ اسکو اجر دینے کا ذمہ دار ہے۔

(۳) جو آدمی گھر میں سلام کیساتھ داخل ہوتا ہے اسکا ذمہ دار بھی اللہ تعالیٰ ہے اگر سلام کے بعد گھر کے اندر مر جائیگا اللہ تعالیٰ اسکو اپنے ذمہ داری سے جنت میں ٹھکانہ دیگا اور اگر زندہ رہ گیا اللاہ تعالیٰ اسکو اجر دینے کا ذمہ دار ہے۔

وفيها عنه صلى الله عليه وسلم ثلاثة كلهم ضامن على الله رجل خرج غازيا فى سبيل الله فهو ضامن على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة او يرده بما نال من اجر او غنيمة ورجل راح الى المسجد فهو ضامن على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة او يرده بما نال من آجر وغنيمة ورجل دخل بيته بسلام فهو ضامن على الله (زادالمعاد، ج:۲، ص:۳۷۹)

فائدہ: گھر میں داخل ہونے کے بعد السلام علیکم کی یہ برکت کافی ہے کہ اگر گھر کے اندر سلام کے بعد مرنا نصیب ہوا جنت میں داخل ہونے کا ذمہ دار خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے یہ ہے آقائے دو جہان کی وہ سنت جس میں رب کی طرف سے جنت کی ضمانت موجود ہے۔

جہاد کرنا ایک مشقت ہے نماز پڑھنا اور مسجد جانا بھی تکلیف سے خالی نہیں

ہے البتہ السلام علیکم میں کسی قسم کی مشقت نہیں ہے۔ مشقت نہیں ہے جنت ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن مسلمان کو گھر جانے کے وقت السلام علیکم کہنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

مسجد میں اندر جانے کے وقت تین چیزیں سنت ہیں

(۱) مسجد میں اندر جانے کے وقت اللھم افتح لی ابواب رحمتک کی دعا پڑھنا سنت ہے۔

(۲) مسجد میں تحیۃ المسجد پڑھنا سنت ہے اگر پڑھنے کی گنجائش ہو۔

(۳) مسجد میں تحیۃ المسجد پڑھنے کے بعد اگر لوگ ویسے بیٹھے ہیں سلام کرنا سنت ہے۔

وعلی هذا ین لداخل المسجد اذا کان فیه جماعة ثلاث تحیات مترتبة ان یقول عند دخوله بسم الله والصلوٰه علی رسول الله ثم لیصل رکعتین تحیة المسجد ثم یسلم علی القوم (زاد المعاد، ج:۲، ص۳۹۱)

فائدہ: مسجد میں اگر لوگ ذکر، تلاوت، نماز تعلیم تعلم میں مصروف ہو تو آنے والا شخص مسجد میں سلام نہ کرے اور اگر لوگ کوئی مشورہ یا کسی قسم عبادت میں نہیں بیٹھے ہیں تو آنے والا شخص مسجد میں سلام کر سکتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی عادت مبارک یہ تھی کہ مسجد میں وہ پہلے دو رکعات تحیۃ المسجد پڑھتے تھے اور بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے تو مسجد میں صحابہ کرامؓ سے سلام کرنا ثابت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کا جواب دینا بھی ثابت ہے۔

وکانت عادة القوم معه هکذا یدخل احدهم المسجد فیصل رکعتین ثم یجی فیسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجدوں کی طرح نہیں اگر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جانا نصیب ہوا تو السلام علیٰ رسول اللّٰہ اور السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته دونوں طریقوں سے پڑھنا درست ہے۔ (الاستذکار، ص ۴۷۱)

اس مسئلہ کو لکھنے کے وقت الحمد للہ بطور نعمت کہتا ہوں کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حالت اعتکاف میں بیٹھا ہوں اللہ تعالیٰ ہر عاشق رسول کو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جانا نصیب فرمائیں۔ آمین

صرف خاص لوگوں کو سلام کرنا، قیامت کی ایک نشانی

مشکوٰۃ المصابیح باب اشراط الساعۃ میں قیامت کی نشانیوں کی تفصیل موجود ہے البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص نشانی امت کو ارشاد فرمائی ہے کہ قیامت کے قریب لوگ سلام جانے پہچانے لوگوں کو کریں گے۔

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم

من اشراط الساعة السلام بالمعرفة (الاستذکار، ص ۴۷۰)

فائدہ: سلام ہے لیکن جانے پہچانے دوستوں سے ہے مثلاً اگر ایک ڈاکٹر ہے تو ڈاکٹروں کو سلام کرتا ہے جن کو جانتا ہے جن کو نہیں جانتا سلام نہیں کرتا ہے۔ اسی طرح ڈرائیور روڈ پر ان ڈرائیوروں کو سلام کرتا ہے جن کو سنتے ہوں تو یقیناً سلام جانے پہچانے لوگوں کو آجکل کرنا پڑا ہے اور یہ قیامت کی ایک نشانی قرار دی گئی ہے۔

قیامت کے دن شہداء کو فرشتوں کا سلام

قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ شہیدوں کو بلا کر بغیر حساب اور کتاب کے جنت میں داخل کریں گے تو فرشتے آکر اللہ تعالیٰ کو سجدہ کریں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم رات دن آپ کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں یہ کون لوگ ہیں جن کو آپ نے ہم پر ترجیح دی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میرے راستے میں تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ فرشتے یہ سن کر ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور یہ کہیں گے۔ السلام علیکم السلام علیکم بما صبر تم فنعم عبقی الدار (فضائل جہاد، ص ٤٦٥)

سلام کرنا سارے انبیاء پر ہونا چاہیے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب آپ مجھ پر سلام کرو تو سارے انبیاء کرامؑ پر سلام کرو اس لئے کہ میں ان میں سے ایک ہوں اور جب آپ مجھ پر درود بھیجتے ہوں تو عام درود بھیجدو۔

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سلمتم علی فسلموا علی المرسلین فانما احدھم وفی الحدیث قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا صلیتم علی فعننوا (تفسیر روح البیان، ص ۵۰۰)

فائدہ: سارے انبیاء پر درود و سلام پڑھنا چاہیے اگر سارے انبیاء علیہم السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سلام میں شریک ہونگے تو سب کا اجر آپ کو ملے گا۔

یہ سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی فرشتہ پہنچاتے ہیں

حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ سے مروی ہے کہ جو شخص جمعرات کے دن عصر کے بعد یہ دعا پڑھا کریں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتے ہیں کہ یا رسول اللہ فلاں ابن فلاں نے آپکو سلام بھیجا ہے۔۔

اللھم رب الشھر الحرام المشعر الحرام والرکن والمقام ورب الحل والحرام اقرا منی محمداً السلام ۔

(درود شریف حسین مجموعہ، ص۲٤)

حضرت ابن جریج کہتے ہیں۔ کہ مجھے کسی نے خبر دی ہے کہ سلام علیکم کا یہ کلمہ صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہونے کے وقت بھی پڑھتے تھے اور اس طرح ہر بار ملنے کے وقت صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے۔

عن ابن جریج قال اخبرت ان قولہ سلام علیکم قال کانوا اذاد خلوا علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بدأبھم فقال سلام علیکم واذا لقیھم فکذلك ایضا۔

(درمنثور، ج:۷، ص۲۷٦)

فائدہ: صحابہ کرامؓ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے فوراً سب سے پہلے سلام کرتے تھے گویا کہ کسی بھی صحابیؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کے بغیر ملاقات نہیں کی۔

سلام کے بعد سلام کرنے والے کے پیچھے بری بات کرنا حرام ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بے شک سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے درمیان پیار اور محبت کیلئے چھوڑا ہے جب ایک مسلمان کسی مسلمان کو سلام کرے اس کے بعد اس پر حرام ہے کہ اسکے پیچھے کوئی بری بات کہے۔

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان السلام اسم من اسماء اللّٰہ تعالیٰ جعلہٗ بین خلقہ، فاذا سلم المسلم علی المسلم فقد حرم علیہ ان یذکرہ الا بخیر

(درمنثور، ج:۵، ص۶۰۷)

فائدہ: سلام کے بعد بری بات کہنا حرام ہے سلام والے کے پیچھے بری بات کو کس چیز نے حرام کر دیا۔ السلام علیکم نے حرام کر دیا جس نے آپ کو سلام کیا اس نے آپ کیلئے سلامتی کی دعا مانگی جو آپ کیلئے سلامتی کی دعا مانگتے ہیں اس کے پیچھے بری بات کہنا۔ یقیناً حرام ہے مسلمان کے پیچھے بری بات کہنا سلام کے بغیر بھی حرام ہے مگر سلام والے نے آپ کیلئے دعا کی ہے آپ اگر دعا نہیں کر سکتے تو بری بات نہ کہو پشتو میں ایک مثال ہے۔ (ستا دخیر نہ توبہ دہ خو سہی درانہ کوری کہٗ)

سلام زمین میں امن کا پرچم ہے

حضرت ابوبکر صدیقؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ سلام زمین میں امن کا پرچم ہے۔

عن ابی بکر الصدیقؓ قال السلام امان اللّٰہ فی الارض.

(درمنثور، ج:۵، ص۶۰۷)

فائدہ: کون ہے جو سلام کو زمین میں امن کا پرچم کہتے ہیں یہ ابوبکر صدیقؓ ہیں وہ بات جھوٹ نہیں ہو سکتی جو ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں یقیناً سلام زمین میں امن کا پرچم ہے امن کا پرچم آجکل لوگوں نے چھوڑ کر شر کا پرچم یہودیوں کا پرچم اٹھایا ہوا ہے اور وہ کمال بھی سمجھتے ہیں۔

خندہ پیشانی کیساتھ سلام کرنا بہترین صدقہ ہے

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے کہ آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ خندہ پیشانی کیساتھ پیش آکر سلام کریں۔

عن الحسن ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان من الصدقة ان تسلم علی الناس وانت منطلق الوجه

فائدہ: سلام کرنا سنت ہے اور خندہ پیشانی کیساتھ صدقہ ہے یعنی خندہ پیشانی کیساتھ سلام کرنے میں دو فائدے ہیں:

(۱) سنت کا ثواب ملے گا۔

(۲) صدقہ کا ثواب بھی ملیگا۔

اگر صرف سلام ہو اور خندہ پیشانی کیساتھ نہ ہو تو سنت کا ثواب ملے گا صدقہ کا ثواب نہیں ملے گا۔ پشتو میں مثال مشہور ہے۔(په یو غشی دوه خکار و کړه) ایک سلام میں دو فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔

سلام زمینوں کیلئے امن کا پیغام ہے

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بیشک سلام اللہ تعالیٰ نے میری امت کیلئے تحیۃ اور دعا بنایا ہے اور اہل ذمہ کیلئے امن کا پیغام بنایا ہے۔

عن ابی امامة سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان اللّٰہ جعل السلام تحیة لا متنا وامانا لاهل ذمتنا

(درمنثور، ج:۵، ص۶۸)

فائدہ: سلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک اہم دعا ہے یعنی سلام کی دعا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطاء کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی دعا ملنے کے وقت چھوڑنا نہیں چاہیے ہے یہ دعا خیر سے خالی نہیں ہے بلکہ خیر ہے۔

سرخ لباس والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کا جواب نہ دینا

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ آپ پر ایک سرخ لباس والے شخص نے گزرتے ہوئے سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا۔

عن ابن عمروؓ قال مرعلی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علیہ فلم یرد علیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

فائدہ: سرخ لباس مردوں کیلئے نہیں عورتوں کیلئے ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زجراً سلام کا جواب نہیں دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام اور حضرت سعدؓ کا جواب نہ دینا

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کے پاس آکر کہا السلام علیکم سعد نے آہستہ کہا وعلیکم السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سمجھا کہ حضرت سعدؓ مجھے اجازت نہیں دے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے۔ حضرت سعدؓ جلدی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نکل کر کہنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کا جواب آہستہ دیا تا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام بار بار سنوں اور اس سے میرے گھر میں سلامتی آجائے۔

جاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی سعد فقال السلام علیکم فرد سعد وخافت فلما را النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ لا یوذن لہ انصرف فخرج سعد فی اثرہ فقال یا رسول اللّٰہ ما منعنی ان اسمعک الا انی اجبت ان استکثر من تسلیمک (عمل الیوم واللیلۃ، ج:۱، ص۲۸۳)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام مبارک سننا حضرت سعدؓ کو کتنا پسند تھا کہ بار بار سننے کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آہستہ سے جواب دیتے رہے سلام سننا اللہ تعالیٰ کا نام سننا ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سننے میں لذت ہے اور وہ لذت کسی قسم کے شراب میں نہیں پائی جاتی ہے۔

پیارے بیٹے ابراہیم کو آپ کا سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے بیٹے کو دفن کرنے کے بعد اور اسکے قبر پر پانی چھڑکنے کے بعد کہا! سلام علیکم۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رش علی قبر ابراھیم وانہ اول قبر رش علیہ وانہ قال حین دفن وفرغ منہٗ سلام علیکم ولا اعلمہ الا قال حثی علیہ بیدہ

(السنن الکبریٰ، ج۳، ص۵۷۷)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفنانے کے بعد اپنے بیٹے ابراہیم کو قبر میں سلام کیا معلوم ہوا کہ جس طرح مقبرہ میں بڑے مردوں کو سلام کرنا سنت ہے اسی طرح چھوٹے

بچوں کو بھی سلام کرنا سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم تقریباً دو سال کا تھا دوسرا یہ کہ ابراہیم کی پہلی قبر ہے کہ اسلام میں اس کے اوپر پانی چھڑکایا گیا ہے۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں سلام ہوں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ سات آسمان اور سات زمینوں کو اپنے ہاتھ میں اٹھائے گا اس کے بعد ارشاد فرمائینگے میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں سلام ہوں بادشاہاں لوگ کہاں ہیں متکبر لوگ کہاں ہیں۔

عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ جمع اللّٰہ السبعہ السموت السبع والارض فی قبضۃ ثم یقول انا اللّٰہ انا الرحمن انا السلام این الملوک این الجبارون

(درمنثور، ج:۷، ص۲٤۷)

فائدہ: قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ اپنا نام سلام لیتا ہے کہ میں سلام ہوں اور جنت میں بھی جنتیوں کیلئے سلام ہے سلام قولا من رب رحیم

ملأ للاعلیٰ میں فرشتوں کا سلام پر جھگڑا

حضرت ابوعبیدۃ بن الجراحؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی شب میں نے اللہ رب العزت کو حسین صور میں دیکھا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملا الاعلیٰ فرشتے کس چیز میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے کہا کفارات اور درجات میں اللہ تعالیٰ نے پوچھا درجات کیا چیز ہے میں نے کہا کھانا دینا درجات ہے۔ سلام پھیلانا درجات ہے اور رات میں ایسے وقت نماز پڑھنا جس وقت لوگ سوئے ہوئے ہوں درجات ہیں۔

عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لما کان لیلۃ اسری بی رایت ربی عزوجل فی احسن صورۃ فقال یا محمد فیم یختصم الملا علیٰ قلت فی الکفارات والدرجات قال فما الدرجات قلت اطعام الطعام وافشاء السلام والصلوٰۃ فی اللیل والناس نیام (درمنثور،ج:۷،ص:۲۰۵)

فائدہ: رب کے ملاقات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درجات معلوم ہوئے کہ کس چیز پر ملتے ہیں مسکینوں کو کھانا کھلانے سے جنتی درجات ملتے ہیں اور سلام پھیلانے سے جنتی درجات ملتے ہیں سلام پھیلانے کی برکت سے جنت میں درجات ملتے ہیں۔

پورا اجر ملنے والا کون

حضرت زید ابن ارقمؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نماز کے بعد جو یہ کلمات تین بار کہتے ہیں اسکو پورا اجر ملیگا۔کلمات یہ ہیں۔

سبحان رب العزۃعما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب العالمین۔ عن زید ابن ارقم عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من قال دبر کل صلوٰۃ سبحان.....الخ (درمنثور،ج:۷،ص۱٤۱)

فائدہ: وسلام علی المرسلین یعنی سارے نبیوں کو سلام کرنے کی برکت سے رب ذوالجلال قیامت کے دن پورا پورا اجر دیگا تو سلام مرسلین کو کرنا بھی نماز کے بعد ایک بابرکت عمل ہے۔

سلام جنتی تحیۃ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سلام کا تحفہ دیا ہے یہ حقیقت میں جنت والوں کا تحفہ ہے سابقہ امتوں کے لوگ ملاقات کے دوران جھک جاتے تھے سلام کی جگہ اور جھک جانے میں مشقت بھی ہے۔ پس اپنے کرم سے خالق کائنات نے ہمیں جنتی تحفہ عطا کیا یہ رب کا احسان عظیم ہے۔

قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم أعطیت السلام وھی تحیۃ اھل الجنۃ وکانت الا مم السابقۃ اذا لقی بعضھم بعضا انحنی لہ بدل السلام وفیہ مونۃ فاعطینا تحیۃ اھل الجنۃ فیا لھا من منۃ (فیض القدیر، ج:۱، ص٥٦٦)

فائدہ: دنیا میں مسلمانوں کو جنتی تحیہ مل گیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ ملنے کے وقت جنتی تحیہ پڑھنے کیوجہ سے آپ بھی جنت میں جائینگے جنتی تحیہ کا مطلب یہ ہے کہ جنتی لوگ ملنے پر ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں سلام کے بغیر نہیں ملتے ہیں۔

قیامت تک میری ہر امتی کو سلام کرو

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت میمونہؓ کے گھر میں جمع فرمایا اور ہم تیس صحابہ کرام تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا اور دعا کیا اور سلام کیا اور بعد میں ارشاد فرمایا میرے بعد ہر امتی کو ملنے کے وقت قیامت آنے تک سلام کرو۔

عن ابی سعید الخدریؓ قال جمعنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی بیت میمونہؓ ونحن ثلاثون رجلا فودعنا

وسلم علینا ودعیٰ لنا ووعظنا وقال اقرا واعلی من لقیتم من امتی بعدی السلام الاول بقالا ول الی یوم القیامة

(فیض القدیر، ج:۲، ص۶۸)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک آنے والے امت کو ملاقات کے دوران سلام کی وصیت کی ہے جو کسی چیز کے بارے میں وصیت کرتا ہے وہ اہم ہوتی ہے سلام ایک اہم تحیہ ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک رائج کرنے کی وصیت فرمائی۔

حضرت وھب ابن منبہ کو گالی دینے والے کا سلام

عنبر کہتے ہیں کہ میں وھب ابن منبہ کیساتھ بیٹھا ہوا تھا پس ایک شخص آکر کہنے لگا فلاں شخص نے آپکو گالی دی ہے حضرت وھب غصہ ہوکر کہنے لگا آپ سے بڑا شیطان میں نے دیکھا نہیں بس کچھ دیر بعد گالی دینے والا خود آکر کہنے لگا اللسما علیکم وھب ابن منبہ نے وعلیکم السلام کا جواب دینے کیساتھ اس سے مصافحہ بھی کیا اور اپنے ساتھ اسکو بیٹھا دیا۔

ثنا عنبر قال کنت جالسامع وھب بن منبه فاتاه رجل فقال انی مررت بفلان وھو یشتمك فغضب فقال ما وجد الشیطن رسولا غیرك فما برحت من عنده حتی اتاه الرجل الشاتم فسلم علی وھب فرد علیه ومدیده وصافحهٗ واجلسه الی جنبه (حلیه ج:٤، ص٥٩)

فائدہ: گالی دینے کے بعد سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا ایمان کامل کی علامت ہے اور ہاتھ ملانا اور اپنے ساتھ بٹھانا ہر کسی کا کام نہیں۔

ہم گالی والوں کیساتھ کیا سلوک کرتے ہیں یہ ہے شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جس نے ہمیں یہ تعلیم سکھائی کہ اگر گالی کے بعد فوراً بھی ملاقات ہو جائے تو گالی کے بجائے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کیا جائے۔ گالی شیطان کا کلمہ ہے اور سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ہے۔ شیطانی کلمات کی وجہ سے رحمانی کلمات چھوڑنا کامل مومن کا کام نہیں ہے رحمانی کلمہ کے اندر محبت پڑی ہے اور شیطانی کلمہ کے اندر عداوت پڑی ہے۔

حضرت ابوسوقہ اور حضرت میمون کا سلام

حضرت ابوسوقہ نے حضرت میمون کو ملنے کے وقت حیاک اللہ کہا حضرت میمون نے فوراً کہا یہ جوانوں کا تحیہ ہے مسلمان کا ملاقاتی کلمہ بس صرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے۔

عن ابی سوقه قال لقینی میمون بن مهران فقلت حیاك الله

فقال هٰذه تحیة الشباب قل بالسلام (حلیة، ج:٤، ص ٧٠)

فائدہ: حضرت میمون نے کہا سلام کرو حیاک اللہ ملنے کا کلمہ نہیں ہے حضرت میمون نے ملنے کے وقت سلام کے بغیر حیاک اللہ کلمہ کے جواب میں کچھ نہیں کہا بس صرف یہ بولا سلام کرو۔

رخصتی کے وقت سلام میں اہم فائدیں

رخصتی کے وقت سلام میں تین اہم فائدے ہیں۔

(۱) رخصتی کے سلام اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے خوش ہیں اس لئے ایک دوسرے کو آپس میں سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا فائدہ یہ ہے کہ سلام کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی دراندازی کیلئے نہیں جاتا اس لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

(۳) تیسرا فائدہ یہ ہے کہ بیٹھا ہوا شخص جانے والے سے اپنا مقصد صحیح طریقے پر حاصل کرے۔

قال سلام الوداع فيه فوائد منها التميز بين قيام المتاركة والكراهة ومنها ان يتدارك المتدارك بعض ماكان يقصده منها ان لا يكون ذهابه من التسلل

(حجة الله البالغه، ج:۲، ص۱۹۸)

فائدہ: ناراض آدمی سے رخصتی سلام کے بغیر کرتا ہے تو شریعت کتنا پیارا مذہب ہے کہ جانے والے مہمان کو سلام کرنے کی ترغیب دی کہ سلام کرو تا کہ پتہ چل جائے کہ ناراض نہیں ہے۔

حضرت ابوطلحہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا تحفہ دیا

حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میری طرف سے اپنی قوم کو سلام کرو اس لئے کہ میں ان کو پاکدامن اور صابر سمجھتا ہوں۔

عن ابی طلحةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرا قومك السلام فانهم ما علمت اعفة وصبر

(مشکوٰۃ، ج:۲، ص۵۸۸)

فائدہ: پاکدامنی اور صبر ایک بڑی نعمت ہے اور ایک عظیم الشان چیز ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہؓ کی قوم کو بدلے میں سلام دیتا ہے معلوم ہوا کہ عفت اور صبر ایک بڑی چیز ہے مگر سلام اس سے بھی بڑھ کر ہے دوسرا یہ کہ عفت اور صبر کی برکت سے اور

قوم ابوطلحہؓ کو نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا ہدیہ اور تحیہ ہمیشہ کیلئے مل گیا۔

کھانا پینا لانے کیساتھ فرشتوں کا سلام اور اہل جنت کا جواب

جنت میں فرشتے جنتی لوگوں کو کھانا لائینگے جو کھانا جنتی لوگ مانگیں گے کھانا لانے کیساتھ فرشتے کہیں گے السلام علیکم اور اہل جنت کہیں گے وعلیکم السلام جب کھانا کھائینگے سب کہیں گے۔ الحمد للہ رب العلمین (تفسیر الماتریدی، ج:۶، ص۱۴)

قال (وتحينهم فيها سلام) قال اهل التاويل ان الملئكة يا
تون بما اشتهوا ويسلمون عليهم ويردون السلام على
الملئكة فاذا طعموا وفرغوا قالوا عند ذلك الحمد لله
رب العلمين

فائدہ: فرشتے جنتی لوگوں کے خادم ہیں خدمت کریں گے کھانا لانے کیساتھ سلام کرتا ہے اور جنتی لوگ جواب دیتے ہیں۔ کیا ہمارے خادم خدمت کے ساتھ سلام کرتے ہیں۔ کھانا لانے کیساتھ سلام کرتے ہیں؟ اور مالک خادم کو جواب دیتا ہے؟ خادم سلام نہیں کرتا تو مالک جواب کس کو دیگا خادموں کو سلام سکھانا چاہیے اور مالکوں کو جواب دینا چاہیے۔

مرنے کے وقت ہر مومن کو دو سلام

محمد ابن کعب القرظی کہتے ہیں کہ مرنے کے وقت مومن بندے کو فرشتہ کہتے ہیں السلام علیک اے اللہ تعالیٰ کے ولی اللہ تعالیٰ خود آپ کو سلام کرتے ہیں اس کے بعد اسکی روح اس آیت کیساتھ قبض کرتے ہیں الذین تتوفھم الملئکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ۔ (تفسیر ابن ابی ماجہ، ج:۷، ص۲۲۸)

عن محمد بن كعب القرظی قال اذا استفاقت نفس العبد المومن جاء الملك فقال السلام عليك يا ولی الله الله يقرا عليك السلام ثم نزع بهذه الاية الذين تتوفهم الملئكة طيبين فيقولون سلام عليكم۔

فائدہ: مومن مرنے کے وقت تین سلام سنتا ہے۔ (۱) فرشتے کا سلام جو روح قبض کرنے کی خاطر آیا ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کا سلام سنتا ہے۔ (۳) رب کی طرف سے مرنے کے بعد جنت میں جو سلام جنتی لوگوں کو پیش کیا جائے گا وہ خوشخبری بھی فرشتہ مرنے کے وقت سناتا ہے۔

اگر ایک مومن دنیا میں سلام کیساتھ زندگی گزارے انشاء اللہ مرنے کے وقت تین سلام نصیب ہونگے جب تین سلاموں میں مریگا تو عذاب الٰہی سے سلامتی پائیگا۔

مالا دمینی شربت راکژه زه په سلام سلام به ستا خواته درځمه

حضرات انبیاء کرام قیامت کے دن یا سلام یا سلام کہیں گے

قیامت کا دن ایک ہولناک دن ہے ہر شخص فریاد کرے گا حضرات انبیاء کرامؑ میدان محشر میں ایک خاص ترانہ پڑھیں گے وہ ترانہ یہ ہے۔

يا سلام يا سلام يا سلام قال هو الاسم الكريم الذی تدعوابه الانبياء يوم القيامة يا سلام يا سلام يا سلام سلمنا الله من غضبه ووقنا عقوبته وادخلنا جنته بحرمة اسم (او ضح التفاسیر، ج:۱، ص۶۷۹)

فائدہ: قبر سے اٹھنے پر سلام، میدان محشر میں سلام، پل صراط پر سلام، جنت کے دروازوں میں سلام، جنت کے اندر سلام جنت بھی سلام اللہ تعالیٰ بھی سلام مومن کے منہ

پر بھی سلام مرنے کے وقت سلام، سلام ایک ایسا ترانہ ہے جو ہر وقت مومن کی زبان پر بولا جائیگا۔

سلام اہل جنت سے کبھی بھی ختم نہ ہوگا

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں سلام جنت والوں سے کبھی بھی ختم نہ ہوگا جنتی لوگوں کی ملاقات رب ذکر فرماتے ہیں کہ انکا ملنا سلام ہوگا۔

وقال الحسن البصریؒ ان السلام لا ینقطع عن اهل الجنة كما قال من قائل تحيتهم يوم يلقونه سلام (زهرة التفاسير، ج:۷، ص۳۵۵۱)

فائدہ: دنیا میں قیامت برپا ہونے کیساتھ ساتھ ہر چیز ختم ہو جائے گی مگر سلام دنیا سے ختم ہوکر جنت میں ہمیشہ کیلئے بولا جائیگا۔ جنت میں ہمیشہ کیلئے رہیگا۔

ھد والی الطیب من القول سے سلام مراد ہے

اور جنتی لوگوں کی ایسے مکان کی طرف راہنمائی کی جائیگی کہ جس میں کلام طیب کے سوا کوئی چیز کا سننا نہیں ہوگا اور کلام طیب فرشتوں کا سلام ہے اور مبارکبادی ہے جنتی لوگوں کو

قال هدوالى الطيب الى مكان لا يسمعون فيه الا الكلام الطيب وهو سلام الملئكة (تفسير الا يحى، ج:۳، ص۵۰)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ھد والی الطیب یعنی (فرشتوں کے سلام کی طرف) فرشتوں کے منہ سے جو سلام نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قول طیب کہا ہے اور طیب سب سے اچھی چیز کا نام ہے تو سلام بھی سب سے اچھا کلام ہے۔ جنت میں فرشتے بھی

جنتی لوگوں کو سلام کریں گے اور اللہ تعالیٰ بھی جنتی لوگوں کو سلام کرے گا اور جنتی لوگ آپس میں ملنے کے وقت سلام کریں گے اللہ تعالیٰ ہمیں سلام کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

سلام علیکم لا نبتغی الجاهلین کا مطلب

اس قرآنی آیت میں سلام علیکم سے سلام تحیہ مراد نہیں ہے۔ سلام علیکم سے مراد اعراض کرنے کی سلام مراد ہے جدا ہونے کے خاطر سلام مراد ہے۔

قال ليس المراد بهٰذا السلام سلام التحية ولكن المراد به سلام المتاركة والا عراض والفراق ومعناه امنة لكم منا سلامة (فتح البيان، ج: ۱۰، ص ۱۳۳)

فائدہ: ہر جگہ میں سلام تحیہ کیلئے نہیں بلکہ یہاں سلام فراق کیلئے ہے اسکو سلام فراق اور سلام اعراض اور سلام متارکہ کہتے ہیں۔

بیت المعمور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المعمور کو پہنچے اور اللہ تعالیٰ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سلام کیا (سلام علینا) وسلام علی عباد اللہ الصالحین سلامتی ہو ہم پر اور سلامتی ہو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر

واما البيت المعمور فانتقل اليه محمداً صلى الله عليه وسلم وقال لربه سلام علينا وعلىٰ عباد الله الصالحين لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك (السراج المنير، ج: ٤، ص ١١١)۔

فائدہ: بیت المعمور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کے سامنے ملنے کے وقت پہلے

سلام اپنے آپ کیا اور دوسرا سلام نیک بندوں کو کیا بیت المعمور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام نہیں چھوڑا ہم اپنے گھروں میں کیوں چھوڑتے ہیں۔

اہل اعراف کا اہل جنت کا سلام

اعراف جنت اور جہنم کے درمیان ایک مقام کا نام ہے جن کے نیک اعمال اور بداعمال برابر ہوں وہ اعراف میں رہیں گے تو اعراف والے اہل جنت کو اعراف سے کہیں گے سلام علیکم قال اللہ تعالیٰ(ونادوا) یرید اصحاب الاعراف (اصحاب الجنة أن سلام علیکم) فردوا علیهم السلام جنت والے اہل اعراف کو جنت سے کہیں گے وعلیکم السلام علامہ کلبی کہتے ہیں کہ جب اعراف والے جنت کو دیکھیں فوراً جنت والوں کو سلام کریں گے۔ (التفسیر البسیط، ج:۹، ص۱۵٤)

فائدہ: تعجب کی بات ہے کہ اعراف سے اعراف والے جنت میں جنت والوں کو سلام کریں گے اور ابھی انٹرنٹ کا دور ہے دور دور ملکوں سے لوگ ایک دوسرے کیساتھ باتیں کرتے ہیں مگر سلام کی جگہ بس صرف ہیلو کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دارالسلام کی طرف بلاتے ہیں

دارالسلام جنت کا نام ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعوت دیتے ہیں کہ شرک چھوڑو اور گناہ بھی چھوڑو اور نیک اعمال کی طرف متوجہ ہوں کہ تاکہ مرنے کے بعد دارالسلام میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوں۔

قال اللہ تعالیٰ(واللہ یدعوا الیٰ دارالسلام) ای بترك الشرك والمعاصی والا قبال علی الطاعات والصالحات ودارالسلام الجنة اذهی الخالیة من الکدر والتفتیص فلا

مرض ولاهرم ولا موت ولا حزن

(ایسر التفاسیر، ج:۲،ص٤٦٤)

فائدہ: جنت کو دارالسلام اس لئے کہتے ہیں کہ اسمیں سلامتی ہے، بیماری نہیں ہے نہ بڑھاپا ہے نہ کوئی غم ہے اور نہ مرنا ہے ہر قسم غم اور حزن کی باتوں سے خالی ہے اور ہر قسم خوشی اور نعمتوں سے بھرا ہوا ہے۔

دنیا کے گھر غموں، مصیبتوں اور ہر قسم پریشانیوں کا گھر ہے۔

جنت میں سب سے بڑی نعمت

حضرت ابن عطاءؒ کہتے ہیں کہ جنت میں ہر نعمت عظمت والی ہے اس لئے کہ ہمیشہ کیلئے ہے مگر سب نعمتوں کا سردار نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام ہے جو واسطہ کے بغیر ہے اور کس طرح سلام کرتے ہیں السلام علیکم مرحبا میرے بندوں کو جنہوں نے میرے امر کا اتباع کیا ہے۔

عن ابن عطاء اعظم عطية للمومن فی الجنة سلام الله عليهم من غير واسطة السلام عليكم مرحبا بعبادی الذين أرضوفی باتباع امری

(البحر المدير فی تفسير القرآن المجيد، ج:٤،،ص٤٤٢)

فائدہ: رب کا سلام جنت میں ان بندوں کو کیلئے ہے جنہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی۔

اسلام سلام ہے

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے

اسلام کے بارے میں دریافت کیا کہ اسلام کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا نرم باتیں کرنا اسلام ہے لوگوں کو کھانا کھلانا اسلام ہے۔ سلام پھیلانا اسلام ہے۔

عن عبداللّٰہ بن عمرؓ قال سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما الاسلام قال طیب الکلام واطعام الطعام وافشاء السلام

فائدہ: سلام کرنا نہیں سلام پھیلانا اسلام ہے اور کرنا سنت ہے اگر سنت زندہ کرنی ہو تو سلام کرو اور اگر اسلام میں کمال حاصل کرنا چاہو تو لوگوں میں سلام پھیلاؤ۔

سلام کی برکت سے ساری دنیا کی آگ بجھ گئی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں پھینکے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم علیہ السلام پر پس سلام کی برکت سے ابراہیم علیہ السلام بھی آگ میں سلامت رہے اور اس دن دنیا کی تمام آگ سلام کی برکت سے بجھ گئی۔

ومن المعروف فی لل اثار آنه لم یبسق یوم یومئذ نارفی الارض الا طفئت فلم ینتفع فی ذلك الیوم بنار فی العالم

اگر سلام نہ ہوتا تو دنیا کی آگ ہمیشہ کیلئے ٹھنڈی ہوتی

نار ابراہیم کو رب کی طرف سے حکم ہوا کہ اے آگ نمرود ٹھنڈی ہو جا اگر اس کے بعد سلام نہ ہوتا کہ اے آگ ٹھنڈی ہونے کے بعد سلام بن جا ابراہیم پر تو دنیا کی آگ ہمیشہ کیلئے ٹھنڈی رہتی سلام کی برکت سے سلامتی والی بن گئی۔

قال ولولم یقل وسلاماً علیٰ ابراھیم بقیت ذات بردٍ ابدا

(تفسیر البغوی، ج:۵، ص۳۲۸)

فائدہ: لفظ سلام کی برکت سے کہ اللہ تعالیٰ نے آگ کو سلام کا حکم کیا ٹھنڈی نہ رہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سونے کیوقت ایک درخت کا سلام

مسند احمد میں ذکر ہے کہ ایک درخت زمین کو پھاڑتے ہوئے نبی علیہ السلام کے پاس آکر کھڑی ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمارہے تے پس اس درخت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔

وفی مسند احمد جاء ت شجرة تشق الارض حتی قامت عنده وهو نائم فسلمت علیه

(الاشارة الی سیرة المصطفیٰ، ج:۱، ص٤٣٦)

دو صحابہ کرامؓ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

حضرت کعب ابن مالکؓ اور براءؓ دونوں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباسؓ مسجد کے کھونے میں بیٹھے تھے دونوں نے السلام علیک یارسول کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے پوچھا کیا آپ ان دونوں کو جانتے ہیں حضرت عباسؓ نے کہا جی جانتا ہوں یہ کہ براء ابن معرور اپنی قوم کے سردار ہیں اور دوسرا کعب ابن مالک ہیں۔ (السیرة البنویة، ج:۱، ص۲۳۹)

قال فدخلنا المسجد فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم والعباس فی ناحیة المسجد جالسین فسلمنا ثم جلسنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس هل تعرف هذین الرجلین یا ابا الفضل قال العباس نعم هذا البراء بن معرور سید قومه وهذا کعب بن مالك

فائدہ: جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر سلام کرنا غنیمت سمجھا تو دونوں نے سلام کیا۔

ہر ملاقات اور سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس مسلمان بھائی کیساتھ جب بھی ملاقات کا موقع ملے تو سلام کرے۔

لقوله عليه الصلوٰة والسلام اذا لقى احد كم اخاه فليسلم عليه (عون المعبود، ج:١٤، ص٧٣)

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام افضل ہے قبر مبارک کیساتھ

مسجد حرام میں اندر جانے کیوقت سلام کرنا مشروع ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونے لگے تو جانے کے ساتھ بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پڑھے اور جب مسجد سے باہر نکلنے لگے تو بسم اللہ والسلام علیٰ رسول اللہ ضرور پڑھے اور اسی طرح ہر نماز کے وقت سلام کرنا مشروع ہے تاہم مسجد میں جانے کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا قبر پر سلام سے افضل ہے۔

عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل احدكم المسجد فليقل بسم الله والسلام علىٰ رسول الله اللهم اغفرلى ذنوبى وافتح لى ابواب رحمتك واذا خرج قال بسم الله والسلام علىٰ رسول الله (مجموعة الفتاوىٰ، ج:٢٧، ص٣٩٨)

فائدہ: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اندر جانے کے ساتھ سلام کرنے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے تو مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنا مشروع ہے۔

فرشتوں کا تعزیہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت سلام

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے تو فرشتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت کی ہم نے کچھ سنا لیکن دیکھا نہیں تعزیت کے ساتھ فرشتوں نے کہا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہر مصیبت کی تعزیہ ہے یعنی ہر مصیبت کا بدل اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں ہے محروم وہ ہے جو ثواب سے محروم ہے۔

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته عن جابرؓ قال لما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم عز تهم الملئکة یسمعون الحس ولا یرون الشخص فقالت السلام علیکم اهل البیت ورحمة الله وبرکاته ان فی الله عزاء عن کل مصیبة فانما المحرم من حرم الثواب والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔ (الخصائص الکبری، ج۲، ص۴۸۷)

نماز جنازہ کے ساتھ لوگوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لوگ اندر جاتے نماز جنازہ پڑھتے اور السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته پڑھتے تھے۔

قال علیؓ لا یقوم علیه احد هوا ما مکم حیا و میتا فکان یدخل الناس رسلاً رسلاً فیصلون علیه صفا صفا لیس لهم

امام یکبرون ویقولون السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته (الخصائص الکبریٰ، ج:۲، ص۴۸۷)

فائدہ: جنازہ کیساتھ جاتے وقت صحابہ کرامؓ نبی علیہ السلام کے جسد اطہر کو سلام کرتے تھے اور فرشتوں نے بھی جسد اطہر کو السلام علیکم وفات کے بعد کہا یعنی سلام کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر ایک اور سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہ کرام ب نے کسی کا سلام در رسول سے سنا جو کہہ رہا تھا السلام علیکم یا اهل البیت هر نفس مرنے والا ہے سوائے اس کے نہیں تمہیں قیامت کے دن پورا پورا اجر ملیگا۔

فلما سکن ما بهم سمعوا تسلیم الرجل علی الباب یقول السلام علیکم یا اهل البیت کل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامة (الخصائص الکبریٰ، ج:۲، ص۴۸۸)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تعزیت بھی ہوتی ہے نماز جنازہ بھی پڑھی جاتی ہے اور در رسول سے مختلف قسم کے سلام بھی سنے جاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فرشتوں نے اہل بیت کو سلام کیا ہے اور صحابہ کرامؓ نے خود جسد اطہر کو السلام علیك ایهالنبی کا خزانہ پڑھا ہے اس کے بعد قیامت تک جتنے لوگ مدینہ منورہ پہنچ جاتے ہیں وہ الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ ضرور پڑھتے ہیں۔

سلام میں مسلموں کی عزت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے آپ سلام پھیلاؤ سلام کیوجہ سے آپ اونچے ہو جاؤ گے یعنی سلام پھیلانے کی برکت سے مومنوں کے درمیان اللہ تعالیٰ

سلام والوں کو ایک امتیازی عزت بھی دیگا اور رفعت بھی دیگا۔

وفی روایه اخریٰ افشواالسلام کی تعلوا ای انه بافشاء اسلام بین المومنین یر فعهم اللّٰه عزوجل ویعزهم (شرح الترغیب، ج:۳، ص۳۸)

فائدہ: دو چیزیں سلام میں پائے جاتے ہیں: (۱) لوگوں کے درمیان عزت۔ (۲) لوگوں کے درمیان اونچائی ہر ایک مسلمان بس انہی دو چیزوں کے تلاش میں ہے اللہ کرے کہ سلام کی برکت سے دونوں مل جائے آمین۔

چالیس صفات میں ایک سلام

حضرت ابن عمروؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ چالیس صفات ہیں سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ ہم کسی کو دودھ والا جانور صرف دودھ دینے کی خاطر دیدے اور جو بھی ان چالیس صفات میں سے کسی ایک پر ثواب کی نیت سے عمل کرے اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں داخل فرمائیگا۔ حسان فرماتے ہیں ہم نے ان چالیس خصلتوں میں دودھ والے جانور کے بعد سلام کے جواب کو دوسرے نمبر پر پایا۔

وروی البخاری عن ابن عمرو عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال اربعون خصلة اعلاهن منیحة العنز مامن عامل یعمل بخصلة منها رجاء ثوابها وتصدیق موعود ها الا ادخله اللّٰه بها الجنة قال حسان فعددنا مادون منیحة العنز من ردالسلام (شرح الرغیب ،ج:۳، ص۳۹)

سلام میں مزاح جرم ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا مزاح اُڑانا کسی بھی شخص کو اسلام کے دائرہ سے نکال سکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں مزاح سے گریز کر کے ثواب اور اجر کی اُمید رکھنی چاہیے، سلام میں مزاح نہیں کرنا چاہیے۔

ولا يبعدان يكفر هذا للانسان الذى يستهزأ بسنة النبى صلى الله عليه وسلم على هذا لنحو لا بدان ترجوا فيها الثواب واحذر من ادخال المزاح فيها فلا يسلم فى مزاح۔

(شرح الترغيب، ج:٤، ص:٣٩)

ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا ہاتھ کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے

صرف ہاتھ کے اشارے سے سلام باعث گناہ ہے اگر ہاتھ کے ساتھ زبان پر بھی سلام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہاتھ ختم فرما دیگا۔

قال ثم اذا سلمت علىٰ انسان بيدك تساقطت الخطايا من بين يدك ويده (شرح رياض الصالحين، ج:٦، ص٧٩)

فائدہ: جب سلام کی وجہ سے ہاتھ کو حرکت دینے سے ہاتھ کا گناہ ختم ہو جاتا ہے تو زبان حرکت کا کیا حال ہوگا یعنی زبان کا گناہ خود بخود ختم ہو جائیگا اور انسان کیلئے زبان سب سے خطرناک عضو ہے۔

افشاء السلام کا واضح مطلب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے (افشوا السلام) سلام پھیلاؤ تو پھیلانے کا واضح مطلب یہ ہے کہ سلام مسلمان کی عادت اور خصلت بن جائے یہ

مطلب نہیں کہ ہر کسی کو ہر جگہ میں سلام کرنا ہوگا۔

قال وللافشاء اكثر وابلغ من ايقاء السلام فقط فالالقاء قديكون مرة ومرتين ثم تركه لكن افشاء السلام يدل على الكثره حتى يصير سمة من سمات المسلمين ويكون علامة علىٰ ان هٰذا المجتمع مجتمع اسلامى

(شرغ رياض الصالحين، ج:٦، ص٧٩)

فائدہ: مسلمانوں کی مجلس میں آنے والوں کا سلام بھی افشاء السلام میں داخل ہے کہ غیروں کو سلام کی وجہ سے معلوم ہوگا کہ یہ مجمع مسلمانوں کا مجمعہ ہے۔

سلام کی برکت سے لوگ آپکو قبر میں دعا کرے ہیں

اگر آپ کا کسی سے تعلق اور سلام نہ ہو تو آپ کو قبر میں دعا کون دے گا جبکہ قبر پر لوگ تین وجہ سے کھڑے ہوتے ہیں پہچان کیوجہ سے سلام کی وجہ سے اور محبت کی وجہ سے مرنے کے بعد میت کیلئے دعا سب سے مفید چیز ہے۔

قال فاذا لم تكن بينك وبين الناس محبة او معرفة او سلام فلن تجد من يقف على قبرك يدعولك ويسال الله عزوجل ان يرحمك وانت فى قبرك(شرح ريا الصالحين، ج:٧، ص٧٩)

لیلۃ قدر کی رات فرشتوں کا سلام

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے رحمت خدا وندی اور سلام ان بندون کو پیش کرتے ہیں جو اولیاء اللہ ہوں اور فرشتے اپنی طرف سے ہر اس بندہ کو درود وسلام پیش کرتے ہیں جو ذکر اللہ میں مشغول ہو۔

قال المغرون تنزل الملئكة ومعهم جبرئيل فى ليلة القدر بالرحمة من الله والسلام علىٰ اوليائه فيصلون ويسلمون على كل عبد قائم او قاعد يذكر الله تعالىٰ (التفسير البسيط، ج:٢٤، ص١٩٥)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر کی رات رب کا سلام ہر اس مومن کیلئے ہے جو کسی بھی نیک عمل میں مصروف ہو۔

قال ابن عباسؓ فى رواية عطاء سلام علىٰ اولياء الله واهل طاعته (تفسير البسيط، ج:٢٤، ص١٩٧)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اللہ تعالیٰ کا سلام

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ابو بکر صدیقؓ بھی بیٹھا تھا اور ابو بکر صدیقؓ نے جو لباس پہنا تھا وہ بہت پرانا اور پھٹا ہوا لباس تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیقؓ کیوں اس طرح پھٹا اور پرانا لباس پہنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر صدیقؓ نے سارا مال مجھ پر فتح مکہ مکرمہ سے پہلے خرچ کیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا ابو بکر صدیقؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام کرو اور اس سے پوچھو کہ آپ اس وقت اللہ تعالیٰ سے راضی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا آپ مجھ سے اس فقر اور فاقہ میں راضی ہو۔ ابو بکر صدیقؓ رو پڑے اور کہا میں رب سے راضی ہو رب سے کس طرح ناراض ہو سکتا ہو۔

قال ابن عمرو بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس وعنده ابو بكر وعليه عباءة قد خللها علىٰ صدرة بخلال اذ

نزل جبرئیل صلی اللّٰہ علیہ وسلم فا قراہ السلام عن اللّٰہ وقال لہٗ یا رسول اللّٰہ ما لی اری ابا بکر علیہ عباء ۃ قد خللھا علیٰ صدرہ بخلال فقال انفق مالہ علی قبل الفتح قال فاقراہ من اللّٰہ السلام وقل لہٗ یقول لک ربک اراضی انت عنی فی فقرک ھذا ام ساخط قال فالتفت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الیٰ ابی بکر وقال یا ابا بکر ھذا جبرئیل یقرئک السلام ویقول اراضی انت عنی فی فقرک ھذا آم ساخط قال فبکیٰ ابو بکرؓ وقال اعلی ربی اسخط ان عن ربی راضی (احیاء علوم الدین، ج:۲، ص۱۸۰)

فائدہ: ابوبکر صدیقؓ کو رب کا سلام دو چیزوں کی برکت سے ملا۔

(۱) سارا مال اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کرنے کیوجہ سے۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ پرانے لباس پہننے کی برکت سے رب اسکو نہیں دیکھتے کہ آپکا لباس پرانا ہے میں آپکو سلام نہیں کرونگا بلکہ جسکا لباس پرانا ہو اسکو سلام کرتے ہیں۔

مسلمان کے ہر کام پر فرشتوں کا سلام

لیلۃ القدر کی رات فرشتے مسلمان کو جس عمل میں بھی ملیں گے سلام کرتے ہیں

والثانی من بمعنیٰ علی تقریرہ علی کل امر من المسلمین سلام من الملئکۃ (زادالمسیر، ج:٤، ص٤٧٣)

لیلۃ القدر کی رات سلام کی فضیلت

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ لیلۃ القدر کی رات فرشتے سلام کرنے کیلئے اور شفاعت کیلئے اترتے ہیں جن بندوں کو لیلۃ القدر کی رات فرشتوں کا سلام نصیب ہوگا سلام کی برکت سے اس بندہ کی مغفرت ہو جائیگی۔

روی عن علی انهم ینزلون یسلموا علینا ویشفعوا لنا فمن اصابته التسلیمة غفرلهٗ ذنبه (تفسیر الرازی، ج:۳۲، ص ۲۳۳)

سلام نہ کرنے والا بخیل ہے

حضرابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے عاجز بندہ وہ ہے جو دعا میں عاجزی کرتا ہو اور سب سے بخیل بندہ وہ ہے جو سلام میں بخل کرتا ہو۔

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعجز الناس من عجز فی الدعاء وابخل الناس من بخل بالسلام (الترغیب والنترهبر، ج:۲، ص۲۸۸)

فائدہ: دعا میں عاجزی کرنا قبولیت کی علامت ہے البتہ سلام میں بخل کیوں کرے حالانکہ سلام پر پیسے خرچ نہیں ہوتے صرف زبان کو حرکت دینے سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت زندہ ہوتی ہے بخل کا شرمناک تاج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام نہ کرنے والوں کے سروں پر ہمیشہ کیلئے رکھا ہے۔

مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بات سلام

حضرت عبداللہ ابن سلامؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ

تشریف لائے تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لانا شروع کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو خوب سوچ سمجھ سے دیکھا میں سمجھ گیا کہ یہ چہرہ مبارک جھوٹے والوں کا چہرہ نہیں پس پہلی بات جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی وہ یہ تھی اے لوگوں سلام پھیلاؤ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور رات میں نماز پڑو جس وقت لوگ سو رہے ہوں بس آپ جنت میں سلام کیساتھ داخل ہو جائینگے۔

عن عبداللّٰہ بن سلامؓ قال اول ما قدم رسول اللّٰہ الیٰ المدینۃ انجفل الناس الیہ فکنت فیمن جاء ہ فلما تأملت وجھہ علمت ان وجھہ لیس بوجہ کذاب قال وکان اول سمعت من کلامہ ان قال ایھا الناس افشو السلام واطعموا الطعام وصلوا باللیل والناس نیام (الترغیب واللترھین، ص ۳٤)

فائدہ: سب سے پہلے مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ منورہ کو سلام پھیلانے کا ارشاد فرمایا ہے اس سے بڑھ کر سلام کی عظمت اور کیا ہو سکتی ہے (افشو الاسلام) وہ کلمہ ہے جو آپؐ کے زبان مبارک سے مدینہ منورہ میں جاری ہوا ہے۔

جنت میں سلام کیساتھ کون جائیگا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے رحمٰن کے عبادت کرو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور لوگوں میں سلام پھیلاؤ جنت میں سلام کیساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

عن عبداللّٰہ بن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اعبدو الرحمن واطعمو الطعام وافشو ا السلام تدخلو الجنہ بسلام

مہاجرین حضرات کو اللہ تعالیٰ کا سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے پہلے جنت کو فقراء مہاجرین داخل ہو جائینگے ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو دل کی خواہش دل ہی میں لیکر جاتا ہے پورا کرنے کی توفیق ہی اسکو نہیں ملتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ میں سے جس کو چاہے گا حکم دے گا کہ مہاجرین صحابہؓ کے پاس جاؤ اور ان کو میرا اسلام پہنچاؤ فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے مالک ہم تیرے آسمان کے باشندے ہیں اور مخلوق میں تیرے برگزیدہ بندے ہیں کیا تو ہم کو حکم دے رہا ہے کہ ان کے پاس جائیں اور ان کو سلام کریں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا یہ میرے ایسے بندے تھے کہ میرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ (گلدستہ تفاسیر، ج:۲، ص ۲۴۸)

اہل جنت ہر چیز فرشتوں سے سلام کے ذریعہ مانگتے ہیں

جنت کا نام دارالسلام اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس میں رہنے والوں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف سے سلام پہنچاتے رہیگا بلکہ لفظ سلام اہل جنت کی اصطلاح ہو گی جس کے ذریعہ وہ اپنی خواہشات کا اظہار کرینگے اور فرشتے وہ اشیاء ان کو مہیا کرتے ہیں۔ (گلدستہ تفاسیر، ج:۲، ۲۵۷)

فائدہ: اگر ہم دنیا سے دارالسلام بنائے یعنی ہر جگہ سلام سلام کرتے رہیں اور ہر کسی کو سلام سلام کرتے رہیں و دارالسلام جنت بھی نصیب ہوگا اور دارالسلام جنت میں فرشتے ہم کو سلام سلام کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی ذات خود بھی ہم کو سلام سلام کریں گے۔

سلام کا جواب دینا صدقہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ مسلمان کے سلام کا جواب دینا

صدقہ ہے۔(قول معروف و مغفرة خير من صدقة يتبعها اذى) سلام قول معروف ہے تو ایک بہتر صدقہ بھی ہے۔(کنزل العمال، ج:۱۰،ص۴۷)

رب کی رضا سلام میں

سلام پھیلاؤ چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہے ہر کسی کی بس یہی خواہش اور تمنا ہوتی ہے کہ رب مجھ سے راضی ہو سلام ایک چھوٹا سا کلمہ پھیلانے پر رب راضی ہو جاتا ہے۔

قبیلہ حمیر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کی وجہ سے بددعا نہ دی

حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بیٹھے ہوئے تھے پس ایک شخص آیا جو میرے گمان کے مطابق قبیلہ قیس کا تھا اس نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجد و آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض کیا وہ دوسری جانب سے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح اعراض کیا تیسری جانب سے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اعراض کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ حمیر پر رحم کریں انکی زبانوں پر ہمیشہ سلام سلام جاری رہتا ہے اور ہاتھوں پر طعام دیتے ہیں اور وہ امن اور ایمان والے ہیں۔

عن ابی هريرة قال كنا عند النبی صلى الله عليه وسلم فجاه رجل أحسبه من قيس فقال يا رسول الله العن حميرا فاعرض عنه ثم جاء ه من الشق الأخر فاعرض عنهٗ ثم جاء من الشق الأخر فاعرض عنه فقال النبی صلى الله عليه وسلم رحم الله حميرا افواهم سلام ويديهم طعام وهم

اهل امن وایمان (شرح المشکاۃ لطیبی، ج:۱۲، ص۳۸۳۶)

فائدہ: سلام کیوجہ سے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ حمیر کو بددعا نہیں دی اور کثرت سلام کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے رحمت کی دعا اور اہل امن و ایمان کا لقب دیا۔

حضرت ابن عمرؓ کا ایک پھانسی شدہ کو تین بار سلام

حضرت عبداللہ ابن الزبیرؓ کو کافروں نے سولی پر چڑھایا حضرت ابن عمرؓ نے دیکھ کر کہا السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب قسم ہے میں نے آپکو اس سے منع کیا تھا۔

كان عبدالله بن الزبيرؓ مصلو با فوقف عليه فقال السلام عليك ابا خبيب السلام عليك ابا خبيب السلام عليك ابا خبيب اما والله لقد انهاك عن هذا ثلاث مرات (شرح المشكاة للطيبي، ج:۲، ص۳۸۳۸)

فائدہ: پھانسی شدہ یا ویسے پڑے ہوئے لاش پر سلام کرنا حضرت ابن عمر سے ثابت ہے اور اگر پڑے ہوئے مردے کو سلام ہو جائے یہ درست ہے اور تین بار السلام علیکم کرنا بھی درست ہے۔

حضرت زید ابن خارجہؓ کا مرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

حضرت زید ابن خارجہؓ مرنے کے عبد کفن میں یہ کہتا تھا سلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اس کے بعد کہا حضرا بو بکر صدیقؓ رسول خدا کا خلیفہ تھا جسم کے اعتبار سے ضعیف اور امر اللہ کے اعتبار سے مضبوط۔

قال فاذا الصور من تحت الثياب فكشفنا عن وجهه فقال

هذا احمد رسول الله سلام عليك يا رسول الله ورحمة الله وبركاته ثم قال ابو بكر الصديق الأمين خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ضعيفا فى جسمه قويا فى امر الله صديق صديق (من عاش بعد الموت، ج:۱، ص۱۳)

فائدہ: دیکھو صحابہ کرامؓ مرنے کے بعد کفن میں بس یہی ترانہ سلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اگر زندہ ہیں تو بھی سلام سلام کرتے ہیں اور اگر مردہ ہیں تو بھی سلام سلام کرتے ہیں۔ مرنے کے بعد بھی صحابہ کرامؓ کا سلام مکمل ہے۔ وبرکاتہ تک ہے۔

مرنے کے بعد ایک اور میت کا سلام

حضرت ربعیؒ کہتے ہیں کہ ہم تین بھائی تھے درمیان والا بھائی عبادت گزار اور روزہ دار تھا اور ہم سے افضل بھی پس میں ایک دفعہ کہیں چلا گیا جب میں واپس آیا گھر والوں نے کہا کہ آپکا بھائی مرنے کی حالت میں ہے پس میں نکل کر اسکے پاس پہنچا تو ان کی لاش ایک کپڑے میں لپٹی ہوئی پڑی تھی میں سر کے پاس بیٹھ کر رو رہا تھا میرے بھائی نے کپڑا اپنے چہرے سے دور کر کہا السلام علیکم میں نے کہا اے بھائی کیا مرنے کے بعد بھی زندگی ہے اس نے کہا میں نے اپنے رب سے بھی ملاقات کی اور اللہ تعالیٰ کے نبی سے بھی ملاقات کی اور رب نے مجھے بہت کچھ عطا کر لیا۔

عن ربعى بن الخراش قال كنا اخوة ثلاثه وكان اعبدنا واصومنا وافضلنا الا وسط منا فغبت غيبة الىٰ السواد ثم قدمت على اهل فقالو ادرك اخاك فانه فى الموت فخرجت اسعىٰ اليه فانتهيت وقد قضى وسجى فقعدت عندراسه ابكيه قال فرفع يده فكشف الثوب عن وجهه وقال السلام

علیکم قلت ای أخی أحیاۃ بعد الموت قال نعم انی لقیت ربی عزوجل فلقینی بروح وریحان ورب غیر غضبان وانه کسانی ثیابا خضرا من سندس وانی لقیت رسول اللّٰہ۔

فائدہ: مرنے کے بعد بھائی کو فوراً السلام علیکم کہنا ثابت ہے

(من عاش بعدالموت، ج:۱، ص۱۸)

ایک بوڑھی عورت کو صحابہ کرامؓ کا سلام

حضرت سھلؓ فرماتے ہیں کہ ہم ہر جمعہ کے دن ایک بوڑھی عورت کے پاس جایا کرتے تھے (ایک خاص قسم کھانا کھانے کی خاطر) اور جانے کے بعد ہم سب اسی بوڑھی عورت کو سلام کرتے تھے۔

عن سھل بن سعد انھم کا نوا یذھبون یوم الجمعة الی عجوز تصنع لھم طعاماً من سلق وشعیر فیسلمون علیھا

(تکملہ فتح الملھم، ج:۵، ص۱۵۹)

فائدہ: صحابہ کرامؓ کسی جگہ میں بھی سلام نہیں چھوڑتے ہیں اگر ایک بوڑھی عورت کے پاس صحابہ کرامؓ کا جانا ہوتا ہے تو بھی سلام نہیں چھوڑتے ہیں سلام چھوڑنا صحابہ کرام اور صحابیات کے معاشرہ میں نہیں تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جبرئیل امین سے ملنے کے وقت اس نے مجھے اس بات کی خوشخبری سنائی کہ آپ کا رب یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار سلام بھیجے میں اسکو سلام بھیجونگا پس میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔

(حصن حصین، ص۲۸۳)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والوں سے رب کتنا خوش ہوتے ہیں کہ بذات خود اللہ تعالیٰ ان کو وعلیکم السلام سے نوازا کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رب کی طرف سے وعلیکم السلام پر خوشی کی وجہ سے زمین پر سر مبارک رکھ کر سجدہ شکر ادا کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو بندہ کی طرف سے سلام نہیں

دنیا میں کسی بھی بندہ کیلئے رب ذوالجلال کو سلام بھیجنا جائز نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے۔

عن علقمة عن ابن مسعودؓ قال كنا اذا صلينامع رسول الله صلى الله عليه وسلم نقول لسلام على الله السلام علىٰ جبرئيل السلام على ميكائيل فقال لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام ولكن قولوا التحيات لله.....

(المسند الجامع الكتب العشره، ص ٩٤)

فائدہ: اللہ تعالیٰ کو سلام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ میری طرف سے آپ پر سلامتی ہو کیا اللہ تعالیٰ کو کوئی بندہ سلامتی دے سکتے ہیں اور کیا اللہ تعالیٰ کو کسی سے خطرہ ہے نہیں ہے اللہ تعالیٰ خود سلامتی دینے والا ہے۔

لیلۃ القدر کی رات مسجد والوں کو فرشتوں کا سلام

حضرت امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر کی رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ فرشتے مسجدوں میں عبادت گزار لوگوں کو سلام کرتے ہیں۔

قال الشعبیؒ هو تسليم الملئكة ليلة القدر على اهل المساجد

(تفسیر البغوی، ج:۵، ص۲۸۹)

لیلۃ القدر کی رات سب سے بڑا سلام

لیلۃ القدر کی رات سب سے بڑا سلام قرآن کا نزول ہے۔

قال لان اعظم السلام فیھا نزول القرآن

(نظم الدرر فی تناسب الایا والسور، ج:۲، ص۱۸۳)

بیس آدمیوں کو سلام کا اجر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ایک دن میں بیس آدمیوں کی جماعت کو سلام کیا یا الگ الگ بیس آدمیوں کو سلام کیا اور وہ اسی دن مر گیا اس کیلئے جنت واجب ہوگی اور اگر رات میں مراتب بھی جنت واجب ہوگی۔ (کنزل العمال، ج:۱، ص۷۵)

نابینا کو سلام نہ کرنا خیانت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ نابینا کو سلام نہ کرنا خیانت ہے۔ (کنزل العمال، ج:۱۰، ص:۸۰)

ایک سلام پر پچاس نیکیاں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی پورا سلام پر رب کی طرف سے پچاس نیکیاں لکھ دی جاتی ہے۔ (کنزل العمال، ج:۱۰، ص۷۵)

حضرت عبداللہ ابن سلامؓ کی عادت

حضرت عبداللہ ابن سلام مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت پہلے آپ صلی اللہ

علیہ وسلم پر سلام کرتے بعد میں مسجد کی دعا پڑھتے اور نکلنے کے وقت پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرتے اور بعد میں مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھتے۔

قال أن عبداللّٰه بن سلام كان اذا دخل المسجد سلم على النبى صلى اللّٰه عليه وسلم وقال اللهم افتح لى ابواب رحمتك واذا خرج سلم على النبى صلى اللّٰه عليه وسلم ويتعوذ من الشيطٰن (مصنف ابن ابی شیبه، ج:۱، ص۲۹۸)

مسجد میں حضرت ابو بردہ کا سلام

حضرت ابو بردہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مسجد میں جانے کے بعد حضرت عبداللہ ابن سلام کو سلام کیا حضرت ابن سلام نے کہا ہم نے تو اٹھنے کا ارادہ کیا ہے اور آپ بیٹھتے ہیں۔

عن ابى بردة قال دخلت مسجد المدينة فاذا عبداللّٰه بن سلام فسلمت ثم جلست فقال يا ابن اخى انك جلست ونحن نريد القيام۔ (مصنف ابن ابی شیبة، ج:۵، ص۲٤۱)

حضرت ابو الشعثاء کا سلام

حضرت ابو الشعثاءؒ نے کہا السلام علیکم مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کو نہ چھوڑو۔

عن ابى الشعثاء قال سلام عليكم بالصلوٰة فيما بين العشائين فانه يخفف عن احدكم من حدثه ويذهب عنه ملغاه اول الليل (مصنف، ج:۱، ص۱۵)

حضرت حبیبؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجا

حضرت حبیبؓ نے پھانسی پر لٹکانے سے پہلے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں میری جان کی کوئی قیمت نہیں بلکہ میری قتل تو ایک معمولی بات ہے اے اللہ یہاں کوئی ایسا نہیں جو اس وقت تیرے رسول تک میرا سلام پہنچا دے اے اللہ تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام پہنچا دے۔

وحی کے ذریعہ سلام اور موت کی خبر

حضرت اسامہ ابن زیدؓ سے روایت ہے کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور یہ وہی دن اور وہی وقت تھا کہ سینکڑوں میل دور مکہ مکرمہ میں حضرت خبیبؓ کو پھانسی دی جا رہی تھی اور حضرت خبیبؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کو سلام پہنچا رہے تھے وحی کے ذریعہ حضرت خبیبؓ کا سلام رب ذوالجلال نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیا وحی کی کیفیت جاری ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ارشاد فرمایا۔ (ام السیر، ج:۵، ص۵۱٤)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے صحن میں صرف سلام کے واسطے بیٹھتے تھے

حضرت ابو امامہؓ نے ایک بار وعظ فرمایا کہ اب تمہیں دنیا پسند آنے لگ گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اعمال کا شوق تھا اس لئے وہ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہم اس لئے یہاں بیٹھتے ہیں کہ ہم لوگوں کو سلام کریں اور لوگ ہمیں سلام کریں۔ (حیاۃ الصحابہ ج:۲، ص۵۵۸)

حضرت جعفرؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی قبروں پر سلام کرتے تھے

حضرت جعفرؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ دوستی اور محبت رکھتے تھے جس وقت سید الاولین والآخرین کی قبر مبارک کو صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی قبور پر بھی سلام وتسلیم کرتے تھے۔

(رحماء بینھم، ۲:، ص۳۳۸)

ھامہ کا سلام حضرت سلیمان علیہ السلام کو

ھامۃ ایک جنیہ تھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آکر کہا السلام علیک یا نبی اللہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنیہ کو وعلیک السلام یا ھامۃ کا جوابد یکر کہا آپ زمین کے فصلوں سے کوئی نہیں کھاتے ھامہ نے کہا اسلئے کہ حضرت آدم علیہ السلام اس کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا آپ پانی کیوں نہیں پیتے ھامہ نے کہا اس لئے کہ پانی میں اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو غرق کیا ہے۔

ھامة جاء ت الیٰ سلیمان بن داود علیه السلام فقالت اسلام علیك یا نبی اللّٰه فقال وعلیك السلام ھاھة اخبرنی کیف لا تاکلین من الزرع قالت یا نبی اللّٰه ان آدم آخرج من الجنة بسببه قال فکیف لا تشر بین الماء قالت یا نبی اللّٰه لانه غرق فیه قوم نوح فمن آجل ذٰلك لا أشربه

(حیوۃ الحیوان، ج:۲، ص۳۸۷)

حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو ملنے کیوقت سلام کیا

حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام بہت زمانہ بعد آپس میں ملے۔ ملنے کیوقت حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام کرنے کا ارادہ کیا پس دونوں آپس میں گلے لگائے اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا السلام علیک اے غموں کیساتھ جانے والا مجھ سے۔

فکما لقیهٗ ذهب یوسف لیبداه بالسلام فمنع من ذلك لیعلم ان یعقوب اکرم علی اللّٰه منه فاعتنقه و قبله وقال السلام علیك ایها الذاهب بالاحزان عنی

(درمنثور، ج:٤، ص٥٨٣)

فائدہ: حضرت یعقوب نے اپنے پیارے بیٹے کو سلام کیا یعنی سلام ہر زمانہ میں ملنے کے وقت ایک دینی ترانہ رہ چکا ہے۔

سال میں ایک بار شہداء احد کو شیخین کا سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ سال میں ایک بار شہداء احد کے پاس جا کر کہا سلام علیکم اور اسی طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان بھی سال میں تین بار شہداء احد کو سلام کرتے تھے۔

قال کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یاتی قبور الشهداء علی رأس کل حول فیقول (سلام علیکم بما صبر تم فنعم عبقی الدار) (درمنثور، ج:٤، ص٦٤١)

روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کی برکات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو بھی مجھ پر قبر کیساتھ سلام کرے رب ذوالجلال کی طرف سے ایک مقرر کردہ فرشتہ وہ سلام مجھے پہنچاتے ہیں اور یہ سلام اس امتی کیلئے آخرت کے مشقتوں اور دنیا کی مصیبتوں کیلئے بھی کافی ہے اور میں خود اس کیلئے قیامت کے دن گواہ بھی ہوں اور سفارشی بھی ہوں۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يسلم على عند قبرى الا وكل الله به ملكا يبلغنى وكفى امراخرته و دنياه وكنت له شهيدا وشفيعا يوم القيامة

(درمنثور، ج:۱، ص۵۶۹)

حضرت انسؓ کا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

حضرت منیبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو دیکھا کہ قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میرا گمان یہ ہوا کہ حضرت انسؓ نے نماز پڑھنے لگے ہیں پس حضرت انسؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر سلام کیا اور سلام کے بعد واپس ہو گئے۔

عن منيب بن عبدالله بن ابى امامة قال رايت انس بن مالكؓ الى قبر النبى صلى الله عليه وسلم فوقف فرفع يديه حتى ظننت انه افتتح الصلوٰه فسلم على النبى صلى الله عليه وسلم ثم انصرف (درمنثور، ج:۱، ص۵۷۰)

بیت اللہ شریف کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

قیامت کے دن بیت اللہ شریف اللہ کا گھر مدینہ منورہ جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح سلام پیش کریں گے السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح وعلیک السلام کا جواب دینگے سلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ خدا سے پوچھیں گے کہ میری امت کا کیا حال ہے خانہ خدا جواب دیگا کہ جو زندگی میں میرے پاس حاضر ہوئے تھے ان کا میں ذمہ دار ہوں اور جو حاضر نہ ہوئے انکا آپ ذمہ دار ہونگے۔

عن االزهری قال اذا کان یوم القیامة رفع اللّٰه الکعبةالبیت الحرام الی بیت المقدس فیمربقبر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بالمدینة فیقول السلام علیك یا رسول اللّٰه ورحمة الله وبرکاته فیقول النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعلیك السلام یا کعبة اللّٰه ما حال امتی فتقول یا محمد اما من وفد الی من آمتك فانا قائم بشانه واما من لم یفد من امتك فانت القائم بشانه (درمنثور،ج:۱،ص:۳۲۹)

سلام کا جواب نہ دینے والا جنت میں نہیں جائیگا

اگر ایک مسلمان بحیثیت مسلمان کسی شخص کو سلام کرے اور وہ سلام کا جواب کسی عناد اور حسد یا عداوت کی وجہ سے نہ دے وہ شخص اسی دن مرنے کے بعد جنت میں نہیں جائیگا یا سلام کرنے والا اور جواب نہ دینے والا دونوں جنت میں اکھٹے نہ ہونگے۔

فان سلم علیه فلم یقبل سلامهٗ ورد علیه سلامهٗ ردت علیه

الملائكة ورد على الأخر شيطان فان ماتا لم يجتمعا فى الجنة (الأدب للبيهقى، ص۹۳)

حضرت ابن عمرؓ کا ایک اندھا غلام کو سلام

حضرت ابن عمرؓ نے ایک اندھے غلام پر گزرنے کے وقت سلام کیا لیکن اس غلام نے سلام کا جواب نہیں دیا حضرت ابن عمرؓ کو کسی نے کہا کہ اندھا ہے

ولقدمر بعبد اعمىٰ فجعل يسلم عليه والاخر لايرد عليه فقيل انه اعمىٰ۔ (التوضيح، ج:۲۹، ص٤٤)

حضرت ابن مسعودؓ پر ایک اعرابی کا سلام

حضرت ابن مسعودؓ مسروق اور علقمہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آکر سلام کیا اور سلام میں اعرابی نے عبداللہ ابن مسعودؓ کا نام لیا حضرت ابن مسعودؓ ہنس پڑے اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ سلام کرنا پہچان کی وجہ سے قیامت کے نشانی ہے۔

وفى المشكل لابى جعفر الطحاوى عن مسروق كنت انا وعلقمه وابن مسعود وهو بيننا فجاء اعرابى فقال السلام عليكم يا ابن ام عبد فضحك عبدالله وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة السلام بالمعرفة (التوضيح، ج:۲۹، ص٤٦)

سلام کے بغیر رات تک نہیں چھوڑنا

حضرت ابن زید کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سلام کے بغیر کسی صحابی سے اندر

جانے کی اجازت مانگی تین بار اجازت مانگنے کے باوجود وہ صحابی اسکو دیکھتے رہے لیکن اجازت دیتے نہیں چھوتی بار اس نے السلام علیکم کہہ کر اجازت طلب کی پس صحابی نے اجازت دیدی اس کے بعد صحابی نے فرمایا اگر آپ رات تک سلام علیکم کے بغیر مجھ سے اجازت مانگتے تو صبح تک آپکو اجازت نہیں ملتی۔

وقال ابن زید استاذن رجل علی رجل من الصحابة وهو قائم علی الباب فقال أ ادخل ثلاث مرات وهو ینظر الیه فلم یاذن له فقال السلام علیکم ا ادخل قال نعم ثم کان لو اقمت الی اللیل وانت تقول أادخل ما أذنت لك

(التوضیح،٦٥)

جیل میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کا یوسف علیہ السلام کو سلام

حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک خوبصورت اور پاکیزہ انسان کی شکل میں آکر جیل میں حضرت یوسف علیہ السلام کو سلام کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام کے بعد پوچھا کہ میرا باپ کیسا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ کی وجہ سے بہت پریشان ہے اور اسکی پریشانی کا سفر ان عورتوں کے پریشانی تک پہنچا ہے جن کی اولاد وفات پا چکے ہو اور اسکا اجر بھی ستر شہداء کے اجر تک پہنچا ہے۔

قال اتی یوسف جبرئیل علیه السلام وهو فی السجن فسلم علیه وجاء ه فی صورة رجل حسن الوجه طیب الریح نقی الثیاب فقال له یوسف ایها الملك الحسن الوجه الکریم علیه الطیب ریحه حدثنی کیف یعقوب قال حزن علیك حزنا شدیدا قال فما بلغ من حسنه نه قال حزن سبعین

مثكله قال فما بلغ من اجره قال اجر سبعين شهيدا

(درمنثور، ج:٤، ص٥٠٧)

حضرت یوسف علیہ السلام نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو مصر سے سلام بھیجا تھا

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو ایک پیغام دیا کہ جب آپ اپنے باپ کو پہنچ جائیں تو میری طرف سے اس کو سلام کا پیغام پہنچا دے اور یہ پیغام بھی پہنچا دے کہ مصر کا بادشاہ آپ کے حق میں یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو یہاں تک زندہ رکھیں کہ اپنے بیٹے یوسف کو دیکھیں۔

قال يوسف عليه السلام فاذ اتيم ابا كم فاقرا واعليه منى السلام وقولواله ان ملك مصريد عوللك ان لا تموت حتى ترىٰ ابنك يوسف

(درمنثور، ج:٤، ص٥٠٦)

شہداء احد سلام والوں کو خود وعلیکم السلام کہتے ہیں

حضرت سھل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد کے پاس کھڑے ہو کر کہا ان کی زیارت کرو اور ان کو سلام کرو اللہ کی ذات کی قسم قیامت تک جو بھی شہداء احد کو سلام کرتے ہیں میری امید ہے کہ شہداء احد خود وعلیکم السلام کہتے ہیں۔

عن سهل بن سعد قال وقف النبى صلى الله عليه وسلم على قتل احد فقال اشهد والهولاء الشهداء عند الله عزو جل يوم القيامة فاتوهم وزورو هم وسلموا عليهم فوالذى نفسى بيده لا يسلم عليهم احد الى يوم القيامة الا رجوت

له اوقال الا ردوا عليه

(الصحیح من احادیث السیرۃ، ج:۱، ص:۲۷۹)

وفات نبی کے بعد دو انبیاؤں کا سلام

حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت یسع علیہ السلام نے وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دروازہ میں اس طرح سلام کیا۔ السلام علیکم یا اھل البیت لمبا واقع ہے لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا سلام کرنے والے در نبی پر خضر اور یسع علیہما السلام ہیں۔ (وسائل، ج:۲، ص ۳۶۳)

وفات کے وقت دین میں داخل ہونے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے قریب اپنے امتیوں کو ایک پیغام چھوڑا اور وہ پیغام یہ تھا کہ میرے مرنے کے بعد جو بھی دین اسلام میں داخل ہوتے ہیں میری طرف سے ان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہنچا دیں۔

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عند وفاته وقددنا الاجل فاقرا واعلیٰ انفسکم وعلیٰ من دخل فی دینکم بعدی منی السلام ورحمة اللّٰہ

(وسائل الوصول فی شمائل الرسول، ج:۱، ص ۳۵۰)

مرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کرنے کی وصیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے وفات کے بعد میرے پاس حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل اور حضرت اسرافیل کے

بعد دیگرے آئیں گے اور اس کے بعد ملک الموت فرشتہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اور اس کے بعد اور فرشتے اور اس کے بعد آپ تشریف لاتے رہیں مگر میری وصیت ہے کہ آپ مجھ پر جماعتوں کے شکل میں داخل ہو کر نماز جنازہ ادا کرو اور جنازہ کے بعد مجھ کو سلام کرو۔ لیکن مجھے تکلیف نہ پہنچاؤ۔

قال فاول من یدخل علی من خلق اللّٰہ ویصلی علی جبرئیل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملك الموت مع جنود کثیرۃ ثم الملئکۃ ثم انتم فادخلوا علی افواجاً فصلو علی افواجا زمرۃ زمرۃ وسلموا تسلیما ولا تؤذونی

(وسائل ج:۱،ص:۳۵۵)

مرنے کے وقت رب اور جبرئیل دونوں کا سلام

حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر سلام پیش کیا اور کہا آپکا رب آپ کو سلام کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آپ نے کس طرح پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیا میں نے اپنی ذات کو تکلیف اٹھانے والا پایا۔

قالت عائشہؓ وجاء جبرئیل علیہ السلام فی ساعۃ فسلم فعرفت حسہ وخرج اھل البیت فدخل فقال ان اللّٰہ عزوجل یقرا علیك السلام ویقول کیف تجدك وھو اعلم بالذی تجد منك ولکن اراد ان یزید کرامۃ وشرفاً فقال اجدنی وجعاً

(وسائل،ج:۲،ص۳۵۷)

ابراہیم کی ولادت پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کا سلام

ماریہ قبطیہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم جب پیدا ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا السلام علیکم اے ابراہیم کے باپ

قال وولدت ماریه ابراهیم فجاء جبرئیل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال السلام علیك یا ابا ابراهیم

(مستعذب الاخبار با طیب الاخبار، ج:۱، ص۱۳۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اندر جانے کے وقت سلام کرتے تھے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ مسجد میں اندر جانے کے وقت دعائے مسجد کے بعد والسلام علی رسول اللہ ارشاد فرماتے تھے اور باہر جانے کے وقت بھی دعائے مسجد کے بعد والسلام علی رسول اللہ ارشاد فرماتے تھے۔

وکان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل المسجد یقول باسم الله والسلام علیٰ رسول الله واذا خرج قال بسم الله والسلام علی رسول الله (وسائل الوصول، ج:۱، ص۲۹۰)

حضرت ابو الدرداءؓ کا اپنے بھائی کو سلام

حضرت ابوالدارداءؓ نے اپنے بھائی کو لکھا کہ جو دنیا گزرا اس کی فکر نہ کرو اور جو باقی ہے اس میں صرف اللہ تعالیٰ کے رزق پر اعتماد رکھو اور آخر میں اس نے اپنے بھائی کو سلام علیکم لکھا۔

ان ابا الدرداءؓ کتب الی اخ له اما بعد فلست فی شی من امرالدنیا ارج لمن مضی منهم رحمة الله وثق لمن بقی

منهم رزق الله والسلام (حلية الاولياء، ج:۱، ص۲۰۲)

سلام کا جواب دینے والا سب سے بہتر انسان ہے

حضرت صہیبؓ لوگوں پر ہمیشہ کھانا کھلاتے تھے حضرت عمرؓ نے اس کو فرمایا صہیب آپ لوگوں کو جو کھانے کھلاتے ہیں یہ اسراف ہے حضرت صہیبؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ میں سب سے بہتر انسان وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔

ان صهيباًؓ كان يطعم الطعام الكثير فقال له عمر يا صهيب انك تطعم الطعام الكثير وذلك سرف فى المال فقال صهيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خياركم من اطعم الطعام ورد السلام (حلية، ج:۱، ص۱٤۹)

سلام کی برکت سے دن رات عافیت

حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں جس رات میں نے کسی کو سلام کیا ہے اس رات کو میں نے ہمیشہ عافیت سے گزارا ہے اور جس دن میں نے کسی کو سلام کیا ہے اس دن کو میں نے عافیت سے گزارا ہے۔

قال ابو الدرداءؓ مابت ليلة سلمت فيها لم أرم فيها بداهية ولا اصبحت يوماً سلمت فيه لم ارم فيه بداهية الا عوفيت عافية عظيمه (حلية، ج:۱، ص۲۰٦)

فائدہ: دن میں صرف ایک سلام کی برکت سے پورا دن عافیت ملتی ہے اور رات میں صرف ایک سلام کی برکت سے پوری رات عافیت ملتی ہے تو دن رات میں کم از کم ایک

ایک سلام عافیت کا ضامن ہے۔

حضرت فاطمہؓ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ جاؤ اور اپنے باپ سے ایک خادم مانگو تاکہ آپ کیساتھ خدمت میں معاون ہو جائے۔ حضرت فاطمہؓ اپنے باپ کے گھر شام کے وقت آکر باپ نے پوچھا کس حاجت کیلئے حاضر ہوئی حضرت فاطمہؓ نے کہا صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام علیکم کیوجہ سے آئی اور کوئی حاجت نہیں ہے حیا کیوجہ سے حضرت فاطمہؓ نے اپنی حاجت چھپائی۔

عن علیؓ انه قال قدم علیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم بسبی فقال علیؓ لفاطمة ائتنی اباك فسله خادماً تقی به العمل فاء تت اباها حین امست فقال لها مالك یا بنیة قالت لاشی جئت لا سلم علیك واستحیت أن تسال شیئاً

(حلیه، ج:۱، ص۴۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذؓ کو سلام کی وصیت کرتے ہیں

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر میرے ساتھ روانہ ہو گئے پس مجھے پانچ چیزوں کی وصیت ارشاد فرمائی۔(۱) اللہ سے ڈرو۔ (۲) سچ بولو۔(۳) وفاداری کرو۔(۴) امانت میں خیانت نہ کرو۔(۵) سلام کثرت سے کرو۔

فاخذ بیدی ثم مضی معی فقال او صیت بتقوی الله وصدق الحدیث وفاء العهد اداء الامانة وبذل السلام

(حلیه، ج:۱، ص۲۲۳)

سلام اور اجازت کے بغیر اندر جانے کا انجام

علامہ کاسانیؒ نے بدائع الصنائع میں لکھا ہے کہ اگر ایک شخص اجازت اور سلام کے بغیر داخل ہو جائے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے بندہ آپ نے نافرمانی کی اور آپ نے اذیت پہنچائی دنیا کے تمام مخلوق انس و جن کے علاوہ یہ اعلان سنتے ہیں سب ایک آواز سے کہتے ہیں ہلاکت ہو فلاں بندہ پر کہ اس نے رب کی نافرمانی کی اور اس نے اذیت پہنچائی۔

وفی بعض الاخبار ان من دخل بیتا بغیر اذن قال له الملك الموكل به عصیت واذیت فیسمع صوته الخلق كلهم الا الثقلین فیصعد صوته الی السماء الدنیا فتقول ملائكة السماء اف لفلان عصی ربه واذیٰ

(بدائع الصنائع، ج:۵، ص۱۲٤)

فائدہ: گھر میں سلام اور اجازت کے بغیر جانے سے فرشتے اس بندہ کو بددعا کر دیتی ہے اور کہتے ہیں کہ اے فلاں آپ نے رب کو اذیت اور تکلیف پہنچائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کا سلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب نمرود کی آگ میں پھینکا گیا تو پھینکنے کے بعد اور آگ میں پہنچنے سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا السلام علیک یا ابراہیم میں جبرئیل ہوں کیا آپ کی کوئی حاجت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو میری کوئی حاجت نہیں ہے۔

لما جی بابراهیم علیه السلام وان ارمی استقبله جبرئیل علیه السلام بین المنجنیق والنار فقال السلام علیك یا

ابراهيم انا جبرئيل لك حاجة قال اما اليك فلا حاجتي الى بل (الرقة والبكاء لا بن خزيمه، ج:۱، ص٦٤)

فائدہ: حضرت جبرئیل علیہ السلام خلاء میں حضرت ابراہیم کو ملنے کے وقت السلام علیک نہیں چھوڑتے ہیں معلوم ہوا کہ سلام ایک اہم چیز ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آخری کلمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلام ہے

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مرنے کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا آپکا رب تیری ملاقات چاہتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی طرف سے جو حکم ہے وہ پورا کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ یہ میرا آخری آنا ہے زمین کو پس اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔

فقال جبرئيل عليه السلام ان الله قد اشتاق الى لقائك قال يا ملك الموت أمض لما امرت به فقال جبرئيل السلام عليك يا رسول الله هذا آخر موطى الارض فتوفى رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ (الخصائص الكبرىٰ، ج:۲، ص٤٧٨)

فائدہ: حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آخری کلمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ السلام علیک یا رسول ہے مرنے کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصتی کے وقت سلام نہیں چھوڑا ہے۔

ملک الموت مرنے کے وقت سلام کرتے ہیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ملک الموت فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس مرض وفات میں آیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت علیؓ نے کہا واپس جاؤ ہم کسی اہم کام میں مشغول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوحسن آپکو پتہ ہے یہ کون ہے یہ ملک الموت فرشتہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا کی جب اندر آیا تو یہ ارشاد فرمایا آپکا رب آپکو سلام پیش کرتے ہیں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ملک الموت فرشتے نے نہ اس سے پہلے کسی گھرانے کو سلام کیا ہے اور نہ اسکے بعد کریگی۔

عن ابن عباسؓ قال جاء ملك الموت الى النبى صلى الله عليه وسلم فى مرضه ورأسهٗ فى حجر علىؓ فاستاذن فقال السلام عليكم ورحمة وبركاته وبعد سطر قال ان ربك يقرئك السلام فبلغنى ان ملك الموت لم يسلم على اهل بيت قبله ولا يسلم بعدهٗ (الخصائص الکبریٰ، ج:۲، ص۴۷۹)

قرآن ابتداء سے انتہاء تک تک سلام ہے

جس طرح لیلۃ القدر ابتداء سے انتہاء سلام ہے اسی طرح قرآن بھی ابتداء سے انتہاء تک سلام یعنی قرآن سب کے سب السلام ہے اور السلام بعینہ سلام ہے۔

قال انها ليلة ولد فيها الامن والسلام من بدأها الى ختا مها فهى ليلة القرآن والقر ان من مبدائه الى ختامة سلام ورسالة القرآن هى الاسلام الذى هو السلام

(التفسیر القرآن، ج:٦، ص١٦٣٧)

اہل شام کا نصاریٰ پر سلام

حضرت سہیل فرماتے ہیں کہ میں اپنے باپ کیساتھ شام چلا گیا پس اہل شام نصاریٰ کی عبادت خانوں پر گزرنے کے وقت سلام کرتے تھے میرے باپ نے مجھے کہا آپ نصاریٰ پر سلام میں پہل نہ کرو۔

عن سهيل قال خرجت مع ابى الى الشام فجعلوا يمرون بصوامع فيها نصارىٰ فيسلمون عليهم فقال ابى لا تبدوهم بالسلام (الأدب للبيهقى، ج:۱، ص:۸۸)

ایک عورت کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا میری بیوی آپکو سلام پیش کرتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ حج کرنے کے بارے مجھ سے پوچھتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میری طرف سے اس عورت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پیش کرو اور اسکو بتاؤ کہ میرے ساتھ حج کرنے رمضان شریف میں عمرہ کرنے کے برابر ہے۔

عن ابن عباسؓ ان رجلا اتي النبى صلى الله عليه وسلم فقال ان امراتى تقرا عليك السلام ورحمة الله وانها سالتنى الحج معك فقال النبى صلى الله عليه وسلم اقرئها السلام ورحمة الله وبركاته واخبرها انها تعدل حجة معى يعنى عمرة فى رمضان (فتح السلام، ص:۵۲)

سلام چابی کی حیثیت رکھتی ہے

حضرت ابوھریرہؓ کا ارشاد ہے جب آپ سے کوئی شخص اندر آنے کی اجازت سلام کے بغیر مانگتے ہوتو آپ اسکو بولو کہ اگر چابی لائی اجازت ہے اور اگر چابی نہ لائی اجازت نہیں۔ حضرت عطاءؒ نے ابوھریرہؓ سے پوچھا کہ چابی سلام ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ نے کہاہاں چابی سے مراد سلام ہے۔

عن عطاء قال سمعت ابوھریرۃ یقول اذا قال الرجل ادخل ولم یسلم فقل لا حتی تاتی بالمفتاح قلت السلام قال نعم

(الجامع الصحیح للسنن، ج:۱۱، ص۲۷٦)

سلام سے ہر مومن کی شان بڑھ جاتی ہے

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام پھیلاؤ تا کہ آپ اونچے درجہ تک پہنچ جاؤ۔

عن ابی الدرداءؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم افشوا السلام کی تعلوا (الجامع الصحیح، ج:۲، ص۲۷٦)

سلام کرنے سے مومن کی بخشش

حضرت ھانی ابن زیدؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی مجھے ایک ایسا عمل بتائے جن کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہوسکوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ مغفرت اور بخشنے کے اسباب میں ایک کثرت سے سلام کرنا ہے اور دوسرا اچھا کلام کرنا ہے یعنی سلام پھیلانا جنت میں داخل کرانیوالا عمل ہے۔

عن هانی بن زیدؓ قال قلت یا رسول اللّٰہ دلنی علی عمل یدخلنی الجنة قال ان من موجبات المغفرة بذل السلام وحسن الکلام (الجامع، ج:۱۱،ص۲۷۶)

سلام میں سلامتی کی ضمانت

حضرت ابن عازبؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سلام پھیلاؤ سلام پھیلانے کی برکت سے آپکو سلامتی مل جائیگی سلام پھیلانا سلامتی کا ضامن ہے۔

عن البراء بن عازبؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم افشو السلام سلموا (الجامع، ج:۱۱،ص۲۷۶)

سلام میں سب سے آگے حضرت ابن عمرؓ

حضرت بشیر ابن یار کہتے ہیں کہ صحابہ کرام میں حضرت ابن عمرؓ سلام کرنے میں سب سے آگے تھے۔

عن بشیر ابن یسار قال ما کان احد یبدا او یبدا ابن عمر بالسلام (الجامع، ج:۱،ص۲۷۶)

حضرت جابرؓ کا حجاج پر سلام نہ کرنا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں حجاج کے پاس جا کر سلام نہیں کیا۔

عن جابرؓ بن عبداللّٰہؓ قال دخلت علی الحجاج فما سلمت علیه (الجامع، ج:۱۱،ص۲۷۶)

فائدہ: حضرت جابرؓ نے حجاج پر سلام ظلم کی وجہ سے نہیں کیا یا حجاج حکومتی مسائل میں

مشغول تھے اس لئے سلام نہیں کیا نہ ظالم پر سلام ہے اور نہ امیر پر جب وہ حکومتی مسائل میں مشغول ہو۔

بحرین سے آنے والے شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب کیوں چھوڑا

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ بحرین سے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا وہ شخص غمزدہ اپنے گھر جا کر بیوی سے شکایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ عورت نے کہاں شاید آپ کے ہاتھ میں انگوٹھی ہے اسلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا اس شخص نے ہاتھ سے انگوٹھی اور بدن سے جبہ اتار کر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیکم السلام کا جواب عنایت فرمایا پس اس شخص نے سوال کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ابھی میں نے کچھ دیر پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے جواب اس لئے نہیں دیا کہ آپ کے ہاتھ میں آگ کا انگارہ تھا۔

عنْ ابی سعیدؓ قال اقبل رجل من البحرین الیٰ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فسلم علیہ فلم یرد وفی یدہ خاتم من ذھب وعلیہ جبتہ حریر فانطلق الرجل محزونا فشکا الی امراتہ فقالت لعل جبتك وخاتمك فالقھا ثم عد ففعل فرد السلام فقان جئتك آنفابك فاعرضت عنی قال کان فی یدك حجر من نار (الأدب المفرد بالتعلیقات، ج:۱، ص۵۶۹)

فائدہ: ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا سونے کی انگوٹھی آجکل عرف اور معاشرہ میں مردوں کا عام رواج بن چکا ہے سونے کی انگوٹھی سے بچنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا ہے اور سونے کی انگوٹھی پہن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا ہے۔

سلام کے بعد ہاتھ چومنا ثابت ہے

عبدالرحمٰن بن زرین کہتے ہیں کہ ہم ربذہ پر گزر رہے تھے کہ کسی نے کہا یہاں حضرت سلمۃ ابن اکوع ہے ہم سلمہ ابن اکوع کے پاس جا کر سلام کیا وعلیکم السلام کے بعد حضرت سلمہ نے دونوں ہاتھ نکال کر کہا ان ہاتھوں سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کیا ہے۔ پس ہم نے کھڑے ہو کر سلمہ کا ہاتھ چومنا شروع کیا۔

عن عبدالرحمن بن زرین قال مررنا بالربذه فقیل لنا هاهنا سلمه بن الاکوع فایتناه فسلمنا علیه فاخرج یدیه فقال بایعت بها تین نبی اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فاخرج کفاله ضخمة کانها کف بعیر فقمنا الیها فقبلنا ها

(الجامع للسنن، ج:۱۱، ص۳۳۱)

فائدہ: عبدالرحمٰن نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ سلام کرنے کے بعد چوما ہے تو سلام کے بعد ہاتھ چومنا ثابت ہے۔

عبادت رحمٰن کا اور سلام مسلمان کا

حدیث مرفوع میں ہے کہ آپ عبادت صرف رحمٰن کا کرو اور عبادت کے بعد ہر مسلمان کو ملنے کے بعد سلام کرو تو گویا کہ عبادت رحمٰن کا ہے اور سلام مسلمان کا ہے۔

وصححه ابن حبان من حديث عبدالله بن عمرو رفعه اعبد و الرحمن وافشو السلام (فتح الباری، ج:۱۱، ص۱٤)

سلام کی ایک عظیم فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ عبادت رحمٰن کا کرو اور سلام کو پھیلاؤ۔ عبادت اور سلام پھیلانے کی برکت سے آپ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

قال صلى الله عليه وسلم اعبد والرحمن وافشو السلام وفيه تدخل الجنان (فتح الباری، ج:۱۱، ص۱۹)

پیشاب کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کے دوران ایک شخص نے سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا لیکن جواب کے بعد کہا کہ مجھ پر پیشاب کرتے وقت سلام نہ کرو اور اگر اس کے بعد آپ نے ایسا کیا میں جواب نہیں دونگا۔

عن عبدالله بن عمر ان رجلاً مر برسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يهريق الماء فسلم عليه الرجل فرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال اما انه لم يحملنى على السلام عليك الا انى خشيت ان تقول سلمت فلم يرد على السلام فاذا رأتينى هكذا فلم تسلم على فانك ان تفعل لاارد عليك (مسند سراج، ج:۱، ص٤۱)

ایک چرواہے کا سلام

احادیث مبارکہ میں مروی ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ کسی علاقے سے گزر رہے تھے جہاں ایک چرواہا بکریاں چرا رہے تھے چرواہے نے صحابہ کرام کو دیکھ کر فوراً سلام علیکم کہا۔ صحابہ کرامؓ نے یہ سمجھا کہ شاید وہ جان بچانے کی خاطر اپنے آپکو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں چنانچہ انہوں نے تحقیق کے بغیر قتل کر ڈالا اور بکریاں بطور غنیمت لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ (تفسیر مکہ، ص: ۵۹۰)

(مختلف خطوط اور اس میں سلام)

حضرت خالد بن ولید کا سلام

حضرت خالد بن ولید نے رستم اور مہران اور فارسی والوں کو خط لکھ کر خط کی ابتداء سلام سے کی اور خط کے آخر میں بھی سلام نہیں چھوڑا۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی رستم ومهران وملا فارس سلام علی من اتبع الهدیٰ اما بعد فانا ندعوکم الی الاسلام فان ابیتم فاعطوا لجزیة عن یدوانتم صاغرون والسلام علیٰ من اتبع الهٰدیٰ

(مسند ابن الجعد، ج:۱، ص ۳۳۵)

حضرت عمرؓ کا سلام حضرت ابوعبیدہؓ کو

شام سے حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت عمرؓ کو تکالیف کے بارے میں کچھ شکایت لکھی حضرت عمرؓ نے پہلے حضرت ابوعبیدہؓ کو سلام لکھا اور سلام کے بعد تسلی لکھی کہ ہر مشقت کے بعد دو سہولتیں آتی ہیں دونوں خطوط سلام پر مشتمل تھے۔

لما اتیٰ ابو عبیدة الشام حضر هو وأصحابه واصابهم جهد شدید قال فکتب الیه عمر سلام اما بعد فانه لم تکن شدة الاجعل الله بعد ها مخرجا ولن یغلب عسیر سرین فکتب الیه ابو عبیدة سلام اما بعدالخ

(مصنف ابن ابی شیبه، ج:٤، ص١٢٣)

نجاشی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجنا

نجاشی حبشوں کے بادشاہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خط کے ذریعہ سلام بھیجا تھا اور وہ سلام کچھ اس طرح تھا۔ السلام علیکم یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ وہ ذات ہے جس نے مجھے ہدایت بخشی ہے۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بسم الله الرحمن الرحیم الی محمد رسول الله من النجاشی اصحمة سلام علیك یا رسول الله ورحمة الله وبرکاته الله الذی (لا اِلٰهَ الا هو الذی هدا نی الاسلام۔ والسلام علیك ورحمة الله وبرکاته)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام نجاشی کو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کے ذریعہ نجاشی کو اس طرح سلام بھیجا تھا

والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی النجاشی ملك الحبشة۔ والسلام علی من اتبع الهدیٰ۔

کسریٰ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

کسریٰ کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کے ذریعہ سلام علی من اتبع الھدیٰ بھیجا تھا اور کسریٰ نے خط کو پھاڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا ملک بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ (شرح زرقانی،ج:۵،ص۱۵)

مقوقس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیجا تھا

مقوقس قبطیوں کا بادشاہ تھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط کے ذریعہ سلام علیک بھیجا تھا۔بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم لحمد بن عبداللّٰہ من المقوقس عظیم القبط سلام علیك اما بعد وقد کرمت رسولك وبعثتهٗ الیك بجارتین واهدیت الیك بغلة لترکبها والسلام خط کے ابتداء اور انتہاء دونوں میں سلام تھا۔ (شرح الرزقانی،ج:۵،ص۳۲)

صاحب یمامۃ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام بھیجنا

صاحب یمامہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کے ذریعہ (سلام علی من اتبع الھدیٰ) بھیجا تھا اور سلام کے بعد اسکو اسلام کے طرف بلایا۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم الی هونه بن علی سلام علی من اتبع الهدیٰ واعلم ان دینی سیظهر الی منتهی الحف والحافر فاسلم تسلم واجعل لك ما تحت قدمیك

(شرح الزرقانی،ج:۵،ص٤٤)

حضرت عمرؓ کے خط میں حضرت ابوموسیٰ کو سلام

حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰؓ کو لکھا جو لوگوں کو ظاہر بتائے اور اسکے باطن ظاہر سے خلاف ہو اللہ تعالیٰ اس بندہ کو دنیا میں شرمندہ کرے گا اور آخر میں ابوموسیٰؓ کو سلام لکھا۔

کتب عمرؓ الیٰ ابو موسیٰ من تزین للناس بغیر ما یعلم اللّٰہ من قلبہ شانہ اللّٰہ عزوجل والسلام (حلیہ، ج:۱، ص۵۳)

حضرت عائشہؓ کا خط اور خط کے اول اور آخر میں سلام

مدینہ منورہ کے ایک رہائشی سے مروی ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ مجھے ایک ایسا خط لکھے جو نصیحت اموز کلمات پر مشتمل ہو۔ حضرت عائشہؓ نے اس طرح لکھا: سلام علیک سلام کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی لوگوں کے غصہ میں تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو لوگوں کے تکلیف اور ایذا رسانی سے اسے بچا دیتا ہے اور جو شخص لوگوں کی رضامندی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ والسلام علیک

عن رجل من اھل المدینۃ قال کتب معاویۃؓ الی عائشۃؓ ان اکتبی توصینی فیہ ولا تکثری علی قال فکتبت عائشہ الی معاویۃؓ سلام علیك اما بعد فانی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من التمس رضی اللّٰہ بسخط الناس کفاہ اللّٰہ مونۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللّٰہ

وكله الله الى الناس والسلام عليك۔

(دروس ترمذی، ج:٤، ص٧٠٤)

فائدہ: دیکھو صحابہ کرام اور صحابیات کے لکھی ہوئی باتیں بھی سلام علیکم سے خالی نہیں ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح خط کے شروع میں سلام لکھا جاتا ہے اسی طرح خط کے آخر کے اختتام پر بھی سلام لکھنا چاہیے۔ خط میں لکھے ہوئے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے۔

حضرت حسنؒ کے خط میں عمر بن عبدالعزیز کو سلام

عون بن معمرؒ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے عمر ابن عبدالعزیز کو ایک خط لکھا خط میں سب سے پہلے حسن نے سلام علیک لکھا اور سلام علیک کے بعد مختصر اور ایک قیمتی نصیحت لکھی وہ یہ تھی آپ حقیقتاً دنیا میں نہیں ہے اور آخرت میں ہمیشہ ہونگے۔

عن عون بن معمر قال كتب الحسن الىٰ عمر بن عبدالعزيز سلام عليك اما بعد فكانك بالدنيا لم تكن وبالأخرة لم تزل (الزهد لا بن الى الدنيا، ج:١، ص١٢٧)

فائدہ: حضرت حسنؒ کی نصیحت جتنی بھی قیمتی ہو لیکن سلام کرنے سے قیمتی نہیں ہے اس لئے اپنی قیمتی نصیحت سے پہلے حضرت حسن نے سنت سلام ذکر کرنے کے بعد نصیحت شروع کی خط لکھنا ہو تو ہمیشہ کیلئے سلام علیک سے شروع کرنا چاہیے سلام علیک لکھنا خطوط میں صحابہ کرامؓ اور تابعین سے ثابت ہے۔

حضرت ابن عمرؓ کا عبدالملک کو سلام

حضرت ابن عمرؓ نے بیعت کے متعلق عبدالملک کو ایک خط لکھا اور وہ خط یہ تھا:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم لعبد الملك امیر المومنین من عبداللّٰہ بن عمرؓ سلام علیك الخ

فائدہ: ایک جلیل القدر صحابہ حضرت ابن عمرؓ ایک بادشاہ وقت کو خط لکھنے کیوقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد سلام علیک لکھتے ہیں اگر بادشاہ کو خط لکھنا ہوتو اس میں بھی سلام علیک لکھنا سنت ہے اور اگر ایک فقیر آدمی کو خط لکھنا ہوتو اس میں بھی سلام علیک لکھنا سنت ہے۔ خط کے سلام علیک میں کسی کا امتیاز نہیں ہے نہ بادشاہ کا اور نہ گدا کا ہر کسی کیساتھ ملنے کا کلمہ بھی سلام علیکم ہیں اور ہر کسی کو خط لکھنے کا کلمہ بھی سلام علیکم ہے شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل اور انصاف قائم کرنے کی خاطر خط کی ابتداء اور انتہا میں ہر کسی کو صرف سلام علیکم سنت قرار دیا۔

حضرت زیدؓ کا حضرت معاویہؓ کو سلام

حضرت زید ابن ثابتؓ نے حضرت معاویہؓ کو خط لکھا اور وہ خط یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سلام علیک۔

فائدہ: ہر گفتگو شروع کرنے سے پہلے سلام کرنا یا لکھنا سنت ہے تحریری مکاتب و مراسلہ بھی ایک قسم کا کلام ہے لہٰذا ان کی ابتداء بھی سلام کرنے سے ہونا چاہیے اسی پر حضرات صحابہ کرامؓ اور خیر القرون اور اسکے بعد لوگوں کا تعامل ہے۔ (شمائل کبریٰ، ج:٤، ص٤٩٩)

کسریٰ کو خط میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

کسریٰ شاہ فارس کا نام تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ایک خط لکھا جو حقیقت کے اعتبار سے دعوت نامہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط میں اس طرح سلام لکھا تھا (سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ) سلام اس پر ہو جو ہدایت کا اتباع کرنے

والا ہو وہ خط یہ تھا۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللّٰہ الیٰ کسریٰ عظیم فارس سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ وامن باللّٰہ والیوم الأخر فاسلم تسلم والسلام۔

فائدہ: غیر مسلم کو السلام علیکم نہ ملنے کیوقت کرنا چاہیے اور نہ لکھنے کیوقت اسکو والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ لکھنا چاہیے یا صرف والسلام۔

شاہان عمان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

جیفر اور عبدالنبی شاہان عمان کے نام تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک دعوت نامہ لکھا اور اس دعوت نامہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہان عمان کو دعوت نامہ کے شروع میں سلام لکھا۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم من محمد بن عبداللّٰہ ورسولہ الیٰ جیفر و عبدالنبی الجلندی سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ اما بعد فانی ادعو کما بدعایۃ الاسلام اسلما تسلما فاجاب الی الاسلام ھو واخوہ جمیعا۔

فائدہ: خلاصہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کسی کیساتھ ملنے کے وقت سلام کو چھوڑا ہے اور نہ کسی کو خط لکھنے کے وقت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع یہ ہے کہ ہر کسی سے ملنے کیوقت اور ہر کسی کو خط لکھنے کیوقت سلام کو نہ چھوڑے۔

حضرت منذر ابن ساوی کو خط میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

منذر ابن ساوی مسلمان تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو خط میں

سلام علیک لکھا تھا اور وہ خط یہ تھا

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللّٰہ الی المنذر بن ساوی سلام علیك فانی احمد الیك اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو۔ اما بعد فانی اذکرك اللّٰہ عزوجل

(شرح زرقانی، ج:۱، ص:۳۶)

فائدہ: یہ سارے خطوط اور ہر خط میں سلام اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خط میں سلام چھوڑنا نہ سہواً ثابت ہے اور نہ قصداً اور نہ خطاء۔

حضرت معاذؓ کو خط میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کے نام ایک تعزیت نامہ لکھا جو اس کے صاحبزادے کی وفات پر اظہار تعزیت پر مشتمل تھا اس تعزیت نامہ کی ابتداء بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد سلام علیک سے کیا تھا وہ تعزیت نامہ یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللّٰہ الیٰ معاذ بن جبلؓ سلام علیك فانی احمد الیك اللّٰہ الہ الا ھو اما بعد الخ (شمائل کبریٰ، ج:٤، ص٤٩٩)

فائدہ: سلام لکھنا خطوط کیساتھ خاص نہیں ہے اگر کسی کو مصیبت پہنچنے کی خاطر تعزیت نامہ لکھنا ہو اس میں بھی سلام لکھنا سنت ہے دیکھو جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط مبارکہ بادشاہان وقت کو سلام سے خالی نہیں تھے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت نامہ بھی سلام سے خالی نہیں تھا۔

خوشی کے وقت بھی سلام کرنا یا لکھنا سنت ہے اور غم اور مصیبت کے وقت بھی

سلام کرنا یا لکھنا سنت ہے ایسا نہیں کہ خوشی کے وقت طبعیت ٹھیک ہو تو سلام کرنا ہے اور مصیبت کے وقت طبعیت خراب ہو تو سلام چھوڑنا ہے اور ہم اسی طرح بھی کرتے ہیں۔

ملکہ بلقیس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اور سلام

قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت بلقیس کا ایک لمبا واقعہ ذکر ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس کو ایک خط لکھ کر ھد ھد پرندے کے حوالے کیا تا کہ ملکہ بلقیس کو خط سلیمانی پہنچا دیا جائے بلقیس کو اور اہل بلقیس کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے خط یہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ سلیمان ابن داؤد کی طرف سے بلقیس کو جو ملکہ سباء قوم کا ہے اس کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا اور اس کے بعد سلام لکھا سلام کے بعد پورا مضمون لکھا لکھنے کے بعد سلیمان علیہ السلام نے خط کو مہر زدہ کر کے روانہ کیا۔

من عبدالله سليمان ابن داود الى بلقيس ملكة سباء بسم الله الرحمن الرحيم السلام على من اتبع الهدىٰ اما بعد ان لا تعلوا على وآتونى مسلمين فلما كتب سليمان الكتاب طبعه بالمسك وختمه بخاتمه (تفسير خازن، ج:۳، ص۴۰۹)

فائدہ: نبی خدا سلیمان علیہ السلام کا بھیجا ہوا خط سلام سے خالی نہیں تھا لیکن افسوس کہ آجکل کے خطوط و رسالے میسج وغیرہ اکثر اوقات سلام کے بجائے پلیز مہربانی قسم قسم کے الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں دوسرا یہ کہ سلیمان علیہ السلام کا بھیجا ہوا خط ایک کافر اور غیر دین ملکہ کی طرف تھا۔ لیکن اسکے باوجود بھی سلیمان علیہ السلام نے اسکو خط سلام کے بغیر نہیں لکھا۔

آجکل دور میں خطوط اور رسالے موبائل اور انٹرنٹ کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں اگر خط لکھنا یا رسالہ لکھنا موبائل میں میسج سینڈ کرنے کے نام پر ہو یا کسی اور نام پر ہو تو

سلام چھوڑنا خلاف سنت ہے بہت کم لوگ میسج انٹرنٹ پر بھیجے ہوئے رسالوں اور میسجوں میں سلام لکھتے ہیں۔ کمپنی والے جو میسج بھیجتے ہیں ابھی تک انہوں نے بھی سلام نہیں لکھا عید کے دن عام اور خاص لوگ عید کی مبارک بادی بھیجتے ہیں۔ رشتہ داروں دوستوں وغیرہ کو لیکن یہ سب سلام سے خالی بھیجے جاتے ہیں اس لئے اس خلاف سنت طریقہ کو چھوڑ کر نبی کریم صحابہ کرام، بزرگان دین کی پیروی کر کے اپنی نشست و برخاست اور گفتگو وکلام، خط وکتابت کی ابتداء سلام سے ہونی چاہیے۔

حضرت خالد ابن ولید کا خط اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد ابن الولید کو بنی حارثہ کی طرف روانہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد کو حکم کیا کہ بنی حارثہ کیساتھ قتال کرنے سے پہلے انکو اسلام کی طرف بلاؤ تین دن تک اگر انہوں نے اسلام قبول نہ کیا تو آپ ان کے ساتھ قتال کرو۔ حضرت خالد ابن الولیدؓ نے ان کو اسلام کی طرف بلا کر ان حضرات نے اسلام کو قبول کیا اس کے بعد حضرت خالدؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا اور خط یہ تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت خالد بن الولیدؓ کو السلام علیکم حمد اور ثنا کے بعد آپکا خط مجھے پہنچا کہ بنی حارثہ نے اسلام قبول کیا آپ ان کو خوشخبری سناؤ اور ان کو جہنم کی آگ سے ڈراؤ اور آپ واپس تشریف لائیں پس حضرت خالد بن الولیدؓ ان کی طرف سے کچھ لوگ وفد کے شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے روانہ کیے۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خالد ابن الولیدؓ کیساتھ پانچ آدمی آکر سب نے آنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور سلام کے بعد کلمہ شہادت پڑھا۔

(نزھۃ المجالس، ج:۲، ص۷۰)

فائدہ: حضرت خالد بن الولیدؓ کے خط میں دو سلام تھے شروع میں سلام اور اختتام بھی سلام پر اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط مبارک میں بھی دو سلام تھے شروع میں بھی سلام اور آخر میں بھی سلام ہر خط میں دو سلام لکھنے چاہیے۔ ایک شروع میں دوسرا آخر میں بنی حارثہ نے نیا نیا اسلام قبول کیا لیکن آنے کے بعد سب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیک یا رسول اللہ کہا ہمارا اسلام پچاس سال کا ہے لیکن پچاس میں ہم نے نہ سلام سیکھا اور نہ عمل میں لایا۔

ھمدان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو بار سلام کیوں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو ایک قوم کی طرف دعوت اسلام کیلئے بھیجا اس قوم نے حضرت علیؓ کی دعوت پر اسلام قبول کیا اسلام لانے کے بعد حضرت علیؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط پڑھ کر اس قوم کے اسلام لانے کی خوشی میں سر بسجود ہوئے سجدے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار فرمایا: السلام علیٰ ھمدان

فاسلمت همدان جميعا فكتب عليؓ الى رسول الله صلى الله عليه وسلم باسلامهم فلما قرا رسول الله صلى الله عليه وسلم الكتاب خرّ ساجد اثم رفع راسه فقال اسلام على همدان السلام على همدان

(السنن الکبریٰ، ج:۲، ص۵۱۶)

فائدہ: ھمدان موجود نہیں ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت خوشی کی وجہ سے فرمایا السلام علی ھمدان السلام علی ھمدان فرمایا۔

اس واقعہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ غائب شخص پر سلام کرنا درست ہے اور

ایک بار نہیں دو بار ایک بار سنت اور دوسری بار خوشی کیوجہ سے۔

مسیلمہ الکذاب کے خط میں

مسیلمۃ الکذاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط بھیجا اور خط میں مسلیمۃ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام علیک لکھنے کے بعد باقی خط لکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں خط لکھ کر اس طرح سلام لکھا۔(سلام علی من اتبع الھدیٰ)

سلام علیك اما بعد فانی قد اشركت فی الأمر معك فلك المدر ولی الوبر ولكن قريش قوم يعتدون فكتب اليه رسول الله صلی الله عليه وسلم من محمد رسول الله صلی الله عليه وسلم الی مسيلمة الكذاب سلام علی من اتبع الهدیٰ اما بعد فان الارض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين (تفسیر ابن کثیر،ج:۵،ص۲۹۷)

فائدہ: جھوٹے نبوت کا دعویدار حقیقی نبی کو خط میں سلام لکھتے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جواب میں سلام لکھا سلام ایک ایسا کلمہ ہے کہ جھوٹی نبوت کے دعویدار بھی اس کو نہیں چھوڑتا ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کے خط میں ایک یہودی کو سلام

حضرت کریب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھے بلا کر کہا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عبداللہ ابن عباسؓ کی طرف سے فلاں تیمیائی عالم کو سلام علیک اور سلام کے بعد باقی خط لکھیں کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا آپ یہودی کو سلام لکھتے ہیں۔حضرت ابن عباسؓ نے کہا ان اللہ ھو السلام اللہ تعالیٰ سلام ہے

عن کریب قال دعانی ابن عباسؓ فقال اکتب بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم من عبداللّٰہ بن عباس الیٰ فلان حبرتیماء سلام علیك فانی احمد الیك اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد قال فقلت تبدوہ تقول السلام علیك فقال ان اللّٰہ ھو السلام ثم قال اکتب سلام علیك اما بعد فحد ثنی عن مستقرو مستودع ثم بعثنی بالکتاب الی الیھودی فاعطیتہ ایاہ۔

(تفسیر الطبری، ج:۱۱، ص۵٦۷)

فائدہ: ایک یہودی کافر کو حضرت ابن عباسؓ نے دوبار سلام علیک لکھا ہے صحابہ کرام کافر کو بھی سلام کے حق میں نہیں چھوڑتے ہم مسلمان کو بھی سلام نہیں کرتے ہیں۔

قیصر کے خط میں سلام

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قیصر نے حضرت معاویہؓ کو ایک خط لکھا خط میں قیصر نے سلام علیک لکھنے کے بعد ایک سوال یہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے مکرم بندہ کون ہے معاویہؓ نے جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام اور عورتوں میں سے سب مکرم کون ہے تو حضرت معاویہؓ نے جواب دیا مریم بنت عمران۔

عن ابن عباسؓ قال کتب قیصر الی معاویۃ سلام علیك اما بعد فانبئ باکرم عبداللّٰہ واکرم اما ئہ علیہ فکتب الیہ اما بعد کتبت الی تسالنی فقلت اکرم عبادہ فادم خلقہ بیدہ وعلمہ الاسماء کلھا واما اکرم امائہ علیہ فمریم بنت عمران (تفسیر ابن ابی حاتم، ج:۸، ص۲٤۸۸)

فائدہ: قیصر کے خط میں سلام علیک موجود ہے البتہ معاویہؓ کے جوابی خط میں قیصر کو

سلام علیک موجود نہیں ہے۔

خط کی ابتداء میں سلام تحیہ اور آخر میں دعا ہے

خط لکھنے کے ساتھ خط کی ابتداء میں لوگ سلام لکھتے ہیں الف لام کے بغیر یہ تحیۃ کا سلام ہے اور آخر میں لوگ والسلام الف لام کیساتھ لکھتے ہیں یہ دعا ہے تو ایک خط میں دو سلاموں کا مطلب بس یہی ہے:

قال وختماه بالسلام معرفا علیٰ عادة السلام فی اخر الرسائل فهو سلام دعاء لا سلام تحية والسلام التحية يكون فی صدر الرسالة (فتاویٰ السبکی، ج:۱، ص ۷۰)

فائدہ: خط سلام سے شروع کرنا ہے اور سلام پر ختم کرنا ہے تاکہ سنت بھی زندہ ہو جائے اور جس کو خط لکھا جائے اسکو دعا بھی ہو جائے تو دونوں کام ہو جائینگے خط سیکھنے سے پہلے خط کی شرعی طریقہ سیکھنا ضروری ہے۔

اللهم تقبل منا

سلام علیکم فانی مفارق وعیناى من الخُرن تدمع

فان عشنا فالله يجمع بيننا وان متنا فالقيمة بيننا تجمع

سلام اور اسلام

یعنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کے شرعی احکام

مصنف

مولانا مفتی شیر عالم حقانی

مدرس و رفیق دارالافتاء

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ناشر:

مرتمر المصنفین

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ناشر:

مرتمر المصنفین

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک